e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 296 Wednesday , July 30 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۹۶) لکھنؤ، بروز بدھ ۳۰-جولائی ۲۰۲۵، مطابق ۴/صفر المظفر ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

ہائی کورٹ کے آٹھ ایڈیشنل ججز کو مستقل جج، سات کی مدت کار میں توسیع کی سفارش

نئی دہلی، (یو این آئی) چیف جسٹس بی آر گوائی کی سربراہی میں سپریم کورٹ کالجیم نے آٹھ ایڈیشنل ججوں کو مستقل ججوں کے طور پر تقرری اور سات کی مدت کار میں ایک سال کی توسیع کی سفارش کی ہے سپریم کورٹ کے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، کالجیم نے آندھرا پردیش، کلکتہ، چھتیس گڑھ اور کرناٹک ہائی کورٹس کے ایڈیشنل ججوں کے ناموں کی سفارش کی ہے بیان میں کہا گیا ہے کہ آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے لیے جسٹس ہری ناتھ نونیپلی، جسٹس کرن مائی مانڈاوا عرف کرن مئی کنپرتھی، جسٹس سمتی جگدم اور جسٹس نیاپتی وجے کے ناموں کی سفارش کی گئی ہے۔اسی طرح چھتیس گڑھ ہائی کورٹ کے لیے جسٹس رویندر کمار اگروال اور کرناٹک ہائی کورٹ کے لیے جسٹس گروسدھیا بسواراج کے نام تجویز کیے گئے ہیں۔

شراوستی: مبینہ غیر قانونی مزار پر چلا بلڈوزر

شراوستی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع شراوستی میں ضلع انتظامیہ نے بھنگا۔ سرسیا مارگ پر نگر پالیکا پریشد کی ریزروزمن پر غیر قانونی طور سے بنے مزار کو گرا کر سرکاری زمین کو پاک کرایا ہے۔ یہ کاروائی انتظامیہ میونسپل کارپوریشن اور محکمہ ریونیو کی مشترکہ مہم کے تحت کی گئی۔ یہ اراضی پلاٹ نمبر- 121، رقبہ 0.1420 ہیکٹر نگر پالیکا بھنگہ کے تحت آتی ہے اور اسے لکڑی کے ذخیرہ کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ انتظامیہ کو کافی عرصے سے اطلاع مل رہی تھی کہ کچھ لوگوں نے اس زمین پر ناجائز قبضہ کر کے مزار تعمیر کر رکھا ہے۔ انتظامیہ نے فوری طور پر سختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سرکاری اراضی پر ناجائز قبضوں کے خلاف کارروائی کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجے کمار دویدی کی قیادت میں نگر پالیکا پریشد، محکمہ ریونیو اور پولیس فورس کے عہدیداروں کی ایک مشترکہ ٹیم نے پہلے زمین کی حد بندی کی اور تجاوزات کی صحیح طور پر نشاندہی کی اور متعلقہ فریقوں کو پیشگی اطلاع دی گئی۔

آپریشن سندور پر پارلیمنٹ میں حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان زوردار بحث

دنیا کے کسی لیڈر نے جنگ نہیں روکی

آپریشن سندور نے دہشت گردوں کے آقاؤں کو سمجھا دیا ہے کہ اگر حملہ کیا تو منہ توڑ جواب ملے گا، پی ایم مودی کا لوک سبھا میں اپوزیشن پر جوابی حملہ، ٹرمپ کے دعووں کی تردید

نئی دہلی۔ (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو لوک سبھا میں کہا کہ آپریشن سندور کے دوران دنیا کے کسی رہنما نے پاکستان کے ساتھ فوجی کارروائی روکنے کے لیے نہیں کہا تھا۔ اپوزیشن کے ان الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہ پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دباؤ پر روکی گئی، وزیر اعظم نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران دنیا کے کسی رہنما نے اسے روکنے کا نہیں کہا۔ مسٹر مودی نے آپریشن سندور پر بحث میں مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے سوچا بھی نہیں تھا۔ ہندوستان نے پاکستان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز، جو کہ ہندوستان کی کارروائی سے دنگ رہ گئے، نے اسے روکنے کی درخواست کی۔ پاکستان نے کہا بس کرو، بہت مارا، اب اور نہیں، حملہ بند کرو۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ آپریشن سندور نے دہشت گردوں اور انہیں پناہ دینے والے ان کے آقاؤں کو یہ سمجھا دیا ہے کہ اگر مستقبل میں کوئی دہشت گردانہ حملہ کیا گیا تو

آپریشن سندور کے دوران امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے فون پر بات چیت کے دوران کہا تھا کہ پاکستان ایک بڑا حملہ کرنے والا ہے، تو میرا جواب تھا کہ اگر پاکستان کا یہ ارادہ ہے تو اسے اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔ ہم بڑا حملہ کر کے جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ ہم گولیوں کا جواب گولوں سے دیں گے، آپریشن سندور کے دوران ہم نے پاکستان کی فوجی طاقت کو تباہ کیا، یہ ہمارا ردعمل تھا، یہ ہمارا جذبہ تھا، آج پاکستان کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ ہندوستان کا ہر ردعمل پہلے سے زیادہ مضبوط ہے، مستقبل میں ضرورت پڑی تو ہندوستان کچھ بھی کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ لوک سبھا میں دہرانا چاہتے ہیں کہ آپریشن سندور جاری ہے۔ پاکستان نے آئندہ ہمت کی تو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ آج کا ہندوستان خود اعتمادی سے بھرا ہوا ہے۔ ملک خود انحصاری کا منتر لے کر پوری طاقت کے ساتھ تیز رفتاری سے آگے بڑھے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران ہندوستان نے اتنا بڑا حملہ کیا کہ انہیں اس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی اور جوہری بلیک میلنگ اب نہیں چلے گی مسٹر مودی نے منگل کو لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث کے دوران کہا کہ آپریشن سندور کے بعد دہشت گرد اور ان کے آقاؤں کی نیند غائب ہو چکی ہے اور وہ اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ اگر دوبارہ کوئی حملہ کیا گیا تو ہندوستان انہیں ان کے گناہوں کی سخت سزا دے گا۔ آپریشن سندور نے واضح کر دیا ہے کہ دہشت گردوں کے آقاؤں کو ہندوستان میں کسی بھی حملے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ انہوں نے خبردار کیا "دہشت گردوں کے آقاؤں کو سمجھ لینا چاہیے کہ اگر اب ہندوستان میں کوئی دہشت گردانہ حملہ ہوا تو ہندوستان اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے طریقے سے، اپنے انداز میں جواب دے گا اور اب کسی بھی قسم کی 'نیوکلیئر بلیک میلنگ' کام نہیں آئے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے خلاف پہلے سے طے شدہ اہداف کو نشانہ بنانے پر ہندوستانی فوج کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہوگی۔

آپریشن سندور نے کمزور سیاسی قوت ارادی کو ظاہر کیا

پاکستان کے ڈیفنس پر حملہ نہ کرنا غلطی تھی، فوج کو پوری چھوٹ ملنی چاہیے تھی، پی ایم مودی اپنی شبیہ کیلئے سیکورٹی فورسز کا استعمال کرتے ہیں، یہ ملک کیلئے بہت خطرناک ہے، راہل گاندھی کا مودی حکومت پر حملہ

نئی دہلی۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا ہے کہ آپریشن سندور کے دوران جب ہندوستان نے پاکستان کو پہلے حملے کی اطلاع دی تو یہ واضح ہو گیا کہ ہندوستان میں سیاسی عزائم کی کمی ہے منگل کو لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ جب پہلگام دہشت گردانہ حملہ ہوا تو پورے ملک نے ایک آواز میں پاکستان کی مذمت کی انڈیا الائنس کے رہنماؤں نے آپریشن سندور میں متحد ہو کر حکومت کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی قوت ارادی اہم ہے اور ہندوستان نے یہ سیاسی عزم اور قوت ارادی 1971 میں دکھائی تھی اور جب جنرل مانک شا نے اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی سے کہا کہ آپریشن گرمیوں میں نہیں کیا جا سکتا اور چھ ماہ کا وقت مانگا تو انہیں فوراً یہ کہہ کر اجازت دے دی گئی کہ بنگلہ دیش کو آزادی ملنی چاہیے۔ اس آزادی کا فائدہ یہ ہوا کہ پاکستانی فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیے اور بنگلہ دیش کا قیام عمل میں آیا۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ اب فوجی افسران جس طرح کے انکشافات کر رہے ہیں وہ چونکا دینے والے ہیں۔ ایک طرح سے پاکستان کو بتایا گیا ہے کہ اگر ہم آپ کے فوجی اڈوں پر حملہ کر رہے ہیں تو آپ بھی حملہ کریں۔ مطلب یہ کہ ہم میں سیاسی قوت ارادی کا فقدان ہے۔ یہ پیغام پاکستان کو پہلے ہی دے دیا گیا تھا۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی روکنے کا بار بار اعلان کر رہے ہیں اور وہ اس بات کو درجنوں بار دہرا چکے ہیں۔ اگر یہ سچ نہیں ہے تو وزیر اعظم نریندر مودی کو کہنا چاہئے کہ مسٹر ٹرمپ جھوٹ بول رہے ہیں۔

راہل گاندھی نے پہلگام حملہ کو انتہائی ظالمانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ "جو کچھ ہوا وہ غلط ہوا۔ سبھی نے اس کی مذمت کی۔ ہم چٹان کی طرح منتخب حکومت کے ساتھ کھڑے رہے۔" اس حملہ کے بعد ہندوستانی فوج کے 'آپریشن سندور' سے متعلق انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ڈیفنس پر حملہ نہ کرنا غلطی تھی۔ پی ایم مودی کو چاہیے تھا کہ وہ فوج کو پوری چھوٹ دیتے، لیکن فوج کے ہاتھ باندھ دیے گئے تھے۔ ساتھ ہی راہل گاندھی نے کہا کہ پی ایم مودی اپنی شبیہ چمکانے کے لیے سیکورٹی فورسز کا استعمال کرتے ہیں۔ اپنی تقریر کے دوران راہل گاندھی نے کہا کہ "ہم پہلگام حملہ کے بعد نروال صاحب کے گھر گئے، ان کا بیٹا بحریہ میں تھا۔ مجھے ایسا لگا کہ میں اپنی فیملی کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ انھوں نے مجھے اپنی فیملی کے بارے میں بتایا۔ ان سے 2 گھنٹے بات ہوئی۔ بہن نے کہا کہ میں دروازے کی طرف دیکھتی ہوں، لیکن میرا بھائی اب کبھی نہیں آئے گا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یوپی میں بھی متاثرہ کنبہ سے ملاقات کی۔ کشمیر میں بھی متاثرہ کنبہ سے ملا۔ ہم سیاسی کام سے لوگوں سے ملاقات کرتے رہتے ہیں۔" فوجی جوانوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ "جب بھی میں فوج کے کسی شخص سے ہاتھ ملاتا ہوں تو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ فوج کا آدمی ہے، یہ ٹائیگر ہے۔ ٹائیگر کو آزادی دینی پڑتی ہے۔ اسے باندھ نہیں سکتے ہیں۔" راہل گاندھی نے فوج کے استعمال کے لیے سیاسی عزائم کی اشد ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ "سیاسی عزائم کی ضرورت ہوتی ہے۔ فوج کے استعمال کے لیے سیاسی عزائم ضروری ہیں۔ جنرل سیم مانک شا نے 1971 میں اندرا گاندھی سے کہا تھا کہ میں گرمی میں آپریشن نہیں کر سکتا۔ اس پر اندرا گاندھی نے ان سے کہا کہ آپ کو جتنا وقت چاہیے لیجیے۔

شاہ نے پارلیمنٹ میں کیا 'آپریشن مہادیو' کا ذکر

پہلگام واقعہ کے قصورواروں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈران لگاتار مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر رہے ہیں اور کئی ایسے سوالات پوچھ رہے ہیں جن کے جواب ابھی تک نہیں دیے گئے ہیں۔ اس درمیان مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے آج لوک سبھا میں ایک اہم دعویٰ کیا۔ انھوں نے 28 جولائی کو چلائے گئے آپریشن مہادیو کے بارے میں کہا کہ پہلگام میں جن دہشت گردوں نے لوگوں کو مارا تھا، انھیں اس آپریشن میں ڈھیر کر دیا گیا ہے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملہ کے بعد فوج کی طرف سے دہشت گردوں کی تلاش زور و شور سے جاری تھی۔ فوج پوری وادی میں ایک ساتھ کئی سرچ آپریشن چلا رہی تھی اور مشتبہ افراد سے پوچھ تاچھ بھی کر رہی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ گزشتہ روز جانکاری ملی کہ پہلگام میں لوگوں کو مارنے والے دہشت گرد جنگل میں چھپے ہوئے ہیں۔ فوج نے اس خفیہ جانکاری کے بعد ہی دہشت گردوں کے خاتمہ کا منصوبہ تیار کر لیا۔ 'آپریشن مہادیو' کے لیے فوج نے ڈرون سے دہشت گردوں کی شناخت کی۔ بعد میں نیشنل رائفلز کے جوانوں نے انھیں موت کی نیند سلا دیا۔ ہلاک دہشت گردوں میں ایک کا نام سلیمانی شاہ بتایا جاتا ہے، جو لشکر طیبہ کا رکن تھا اور جس پر پہلگام حملہ کا اہم شوٹر اور ماسٹر مائنڈ ہونے کا شبہ تھا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فوج اور دہشت گردوں کے درمیان 28 جولائی کی صبح 11 بجے تصادم شروع ہوا تھا۔ نیشنل رائفلز اور 4 پیرا اسپیشل فورس کی ٹیم نے ملنار علاقے میں دہشت گردوں کو ہدف بنایا تھا۔ فوج کی طرف سے فوراً کی گئی اس کارروائی میں شدید گولی باری ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ تینوں دہشت گردوں کی موت یقینی طور پر ہوئی۔

نڈا نے راجیہ سبھا میں کھڑگے سے معافی مانگی

نئی دہلی۔ راجیہ سبھا میں ایوان کے لیڈر جگت پرکاش نڈا کو منگل کو اپنے بیان پر اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے سے معافی مانگنی پڑی ایوان میں آپریشن سندور پر بحث کے دوران مسٹر نڈا نے مسٹر کھڑگے کی تقریر میں وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف کئے گئے تبصروں پر اعتراض ظاہر کیا انہوں نے کہا کہ مسٹر کھڑگے نے وزیر اعظم کے لئے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ قابل اعتراض ہیں اور انہیں کارروائی سے ہٹا دیا جانا چاہئے۔ اس دوران انہوں نے مسٹر کھڑگے کے لیے غیر پارلیمانی الفاظ کا استعمال کیا۔ اس پر اپوزیشن ارکان نے ایوان میں ہنگامہ شروع کر دیا۔ اس کے بعد مسٹر نڈا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے کہا کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اپوزیشن ارکان اس سے مطمئن نہیں ہوئے اور انہوں نے کہا کہ مسٹر نڈا کو اپوزیشن لیڈر سے معافی مانگنی چاہئے۔ تب راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے مسٹر کھڑگے کو بولنے کا موقع دیا۔

بہار میں ووٹروں کے ووٹر لسٹ سے اخراج پر سپریم کورٹ نے مداخلت کا عندیہ دیا

بے ضابطگیوں پر دلائل طلب، عدالت عظمیٰ میں حتمی سماعت 12 اور 13 اگست کو ہوگی

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے منگل کے روز زبانی طور پر دوبارہ کہا ہے کہ اگر بہار میں خصوصی نظر ثانی کے عمل کے دوران 65 لاکھ ووٹروں کو ووٹر لسٹ سے باہر کیا گیا تو عدالت اس معاملے میں مداخلت کرے گی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوی مالیا باگچی کی بینچ نے یہ یقین دہانی ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز کی جانب سے پیش ہوئے وکیل پرشانت بھوشن کے خدشات پر دی ہے۔ بینچ کے سامنے وکیل پرشانت بھوشن نے الیکشن کمیشن کے اس بیان کا حوالہ دیا کہ 65 لاکھ افراد نے نظر ثانی کے عمل کے دوران اندراج فارم جمع نہیں کروایا۔ مسٹر بھوشن نے کہا کہ اس وجہ سے ان ووٹروں کے حق رائے دہی سے محروم ہونے کا اندیشہ ہے۔ سپریم کورٹ ان درخواستوں پر 12 اور 13 اگست کو دوبارہ سماعت کرے گی جن میں بہار کے خصوصی نظر ثانی کے عمل کو چیلنج کیا گیا ہے۔

درخواست گزاروں کی طرف سے سینئر وکیل کپل سبل اور ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن پیش ہوئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یکم اگست کو الیکشن کمیشن کی طرف سے جو ووٹر لسٹ کا مسودہ جاری کیا جانا ہے، اس میں کئی اصل ووٹروں کے نام حذف کیے جا رہے ہیں۔ ان کے مطابق یہ عوام کے حق رائے دہی سے محروم کرنے کی سازش ہے۔ عدالت نے کہا کہ چونکہ الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے، اس لیے اس پر لازم ہے کہ وہ قانون کے دائرے میں رہ کر کام کرے۔ اگر کہیں کوئی بے ضابطگی ہے تو اسے عدالت کے نوٹس میں لایا جا سکتا ہے۔ بنچ نے درخواست گزاروں سے کہا، "آپ ایسے 15 افراد کی فہرست دیں جو دعویٰ کے مطابق زندہ ہیں مگر ووٹر لسٹ میں انہیں مردہ قرار دیا گیا ہے، ہم اس پہلو پر غور کریں گے۔" عدالت نے انتخابی کمیشن اور درخواست گزاروں دونوں کی طرف سے دلائل جمع کرانے اور بات چیت کی ریکارڈنگ و تنظیم کے لیے نوڈل افسر مقرر کرنے کا بھی حکم دیا۔ قبل ازیں پیر کے روز عدالت عظمیٰ نے اس مطالبے کو مسترد کر دیا تھا کہ بہار میں ووٹر لسٹ کے مسودے کی اشاعت پر روک لگا دی جائے۔ عدالت نے کہا کہ وہ ان درخواستوں پر ایک بار ہمیشہ کے لیے فیصلہ سنائے گی تاکہ انتخابی فہرست کے حوالے سے پائے جانے والے ابہام دور ہو سکیں۔ عدالت نے ووٹر لسٹ کے لیے آدھار اور ووٹر کارڈ کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ اس نے کہا کہ ان دونوں دستاویزات کی صداقت اور اعتبار کی عمومی سمجھ بوجھ موجود ہے، لہٰذا الیکشن کمیشن کو انہیں تسلیم کرنا چاہیے۔

یوپی کے چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ کی سروس توسیع پر مطلع ہنوز صاف نہیں

لکھنؤ (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے مرکزی حکومت کو تقریباً 15 دن پہلے ہی خط لکھ کر چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ کی سروس توسیع کا مطالبہ کیا تھا لیکن ابھی تک مرکزی حکومت کی ہری جھنڈی نہیں ملی ہے۔ ایسے میں یوپی کی سیاسی گلیاروں میں کئی طرح کی چہ میگوئیاں شروع ہو گئی ہیں۔ حکومت سے متعلق ذرائع کی مانیں تو منوج کمار سنگھ کی مدت ملازمت میں توسیع پر ہنوز کچھ واضح نہیں ہے۔ ان کی سروس میں توسیع کا امکان بہت کم لگتا ہے۔ اگر ان کی توسیع نہیں کی گئی تو یوپی کی بیوروکریسی میں بڑے پیمانے پر ردوبدل کا امکان ہے۔ دراصل منوج کمار سنگھ 31 جولائی کو ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ریاستی حکومت مرکز سے گرین سگنل کا انتظار کر رہی ہے۔ تاہم بعض ذرائع کا خیال ہے کہ مدت ملازمت میں توسیع کے حوالے سے جو بھی خط موصول ہوگا، وہ 31 جولائی کو ہی موصول ہونے کا امکان ہے، اس لیے توسیع ملنے یا نہ ملنے پر شکوک و شبہات موجود ہیں۔ 1988 بیچ کے آئی اے ایس افسر منوج کمار سنگھ کو درگا شنکر مشرا کی ریٹائرمنٹ کے بعد 30 جون 2024 کو چیف سکریٹری مقرر کیا گیا تھا۔ مشرا کو بھی ڈھائی سال کی توسیع ملی تھی۔ ذرائع نے بتایا کہ ریاستی حکومت نے تاہم صنعتی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں سنگھ کے تعاون کا حوالہ دیا ہے۔

گورنر اور صدر کے اختیارات پر سوال

صدارتی ریفرنس پر 19 اگست سے سماعت کرے گا سپریم کورٹ

نئی دہلی: (ایجنسی) ریاستی گورنروں اور صدر جمہوریہ کی جانب سے ریاستی اسمبلیوں سے منظور شدہ بلوں پر فیصلے میں تاخیر جیسے اہم مسئلے پر صدر جمہوریہ کی جانب سے بھیجے گئے ریفرنس پر سپریم کورٹ نے 19 اگست سے 10 ستمبر تک سماعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ معاملہ آئین ہند کے آرٹیکل 200 اور 201 کے تحت گورنروں اور صدر کی قانون سازی سے متعلق اختیارات سے جڑا ہوا ہے۔ عدالت کی پانچ رکنی آئینی بنچ اس بات پر غور کرے گی کہ گورنر اور صدر کو اسمبلی سے منظور شدہ کسی بل پر کتنے دنوں میں فیصلہ سنانا چاہیے۔ سپریم کورٹ کی آئینی بنچ کی سربراہی چیف جسٹس بی آر گوئی کر رہے ہیں، جب کہ جسٹس سوریہ کانت، جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس اے ایس چندورکر بھی اس بینچ کا حصہ ہیں۔ اس مقدمے کی اہمیت اس لیے بھی ہے کہ یہ گورنروں کی جانب سے بلوں پر فیصلے میں تاخیر جیسے معاملات پر قانونی وضاحت فراہم کر سکتا ہے، جو مرکز اور ریاست کے درمیان تناؤ کی وجہ بنتے ہیں۔ مقدمے کی سماعت کے دوران، کیرالہ کی جانب سے سینئر وکیل کے کے وینو گوپال نے عدالت کو بتایا کہ تمل ناڈو کے گورنر سے متعلق ریفرنس میں اٹھائے گئے 14 میں سے 11 سوالوں کے جواب پہلے ہی دیے جا چکے ہیں۔ دوسری جانب تمل ناڈو کی نمائندگی کرتے ہوئے سینئر وکلاء ڈاکٹر اے ایم سنگھوی اور پی ولسن نے ریفرنس کی آئینی حیثیت پر سوال اٹھایا۔ عدالت نے تمام فریقین کو 12 اگست تک اپنی تحریری دلائل داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔

مالیگاؤں بم دھماکہ معاملہ پر فیصلہ کل

متاثرین کی مسلسل کوششوں کی وجہ سے ملزمین عدالت کٹہرے میں

ممبئی (یو این آئی) 2008 میں مہاراشٹر کے شہر مالیگاؤں میں پیش آئے بم دھماکے کے مقدمے کا فیصلہ 31 جولائی بروز جمعرات کو سنایا جائے گا۔ خصوصی این آئی اے عدالت کے جج اے کے لاہوٹی فیصلہ سنائیں گے۔ اس مقدمے میں متاثرین کی غیر معمولی کوششیں قابل ذکر ہیں جنہوں نے ملزمین کو عدالتی کارروائی کا سامنا کرنے پر مجبور کیا۔ متاثرین نے نہ صرف ہر سماعت میں شرکت کی بلکہ گواہان کی گواہی کے بعد تحریری دلائل بھی جمع کروائے اور سخت سزا کا مطالبہ کیا۔ متاثرین نے ضمانت، ڈسچارج، حتیٰ کہ مقدمے کی بند کمرے میں سماعت کی تمام عرضداشتوں کی مخالفت کی اور انصاف کی حصول کے لیے سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ تک مسلسل کوششیں جاری رکھیں۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں سپریم کورٹ نے مہاراشٹر حکومت کو خصوصی عدالت کے قیام کی ہدایت دی۔ جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کی قانونی امداد کمیٹی کی نمائندگی میں سینئر وکیل بی اے دیسائی نے رضاکارانہ خدمات انجام دیں۔ ان کے علاوہ ایڈوکیٹ شریف شیخ، عبدالوہاب خان، شاہد ندیم اور انصار تنبولی سمیت دیگر وکلا نے عدالتوں میں نمائندگی کی۔ 2016 میں این آئی اے کی جانب سے سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کو مقدمے سے ڈسچارج کرنے کی درخواست کے باوجود عدالت نے متاثرین کے اعتراض پر اسے خارج کر دیا۔ مقدمے میں یو اے پی اے قانون کو چیلنج کیا گیا، سادھوی کے الیکشن لڑنے پر اعتراض کیا گیا اور بند کمرے کی سماعت کی مخالفت کی گئی۔ متاثرین نے ہر موڑ پر قانونی مزاحمت جاری رکھی۔ 29 ستمبر 2008 کو رمضان کے دوران عشاء کے وقت بھکو چوک میں بم دھماکہ ہوا تھا، جس میں 6 افراد شہید اور 101 زخمی ہوئے۔ 30 ستمبر کو آزاد نگر پولیس نے ایف آئی آر درج کی، جسے بعد میں اے ٹی ایس نے اپنے ہاتھ میں لیا اور 12 ملزمین کو گرفتار کیا جن میں سادھوی پرگیہ، کرنل پروہت، میجر اپادھیائے، سمیر کلکرنی، اجے راہیکر، سدھاکر دھر دویدی، اونکار چترویدی، راکیش دھاوڑے، جگدیش مہاترے، شیو نارائن کلسانگرا، شیام شاہو اور پروین ٹکلی شامل ہیں۔

بہار ووٹر لسٹ پر بحث کرانے پر اپوزیشن بضد

نئی دہلی (یو این آئی) بہار میں ووٹر لسٹ پر خصوصی نظر ثانی کے مسئلہ پر بحث کے اپنے مطالبے پر اڑے اپوزیشن نے راجیہ سبھا میں منگل کو بھی مسلسل چھٹے دن ہنگامہ کیا، جس کی وجہ سے ایوان کی کارروائی دوپہر 2 بجے تک ملتوی کرنی پڑی۔ پارلیمنٹ کا مانسون اجلاس گزشتہ ہفتے شروع ہوا تھا اور آج ایوان کا ساتواں اجلاس تھا لیکن اپوزیشن اور حکومت کے درمیان تعطل کی وجہ سے اب تک ایک دن بھی وقفہ صفر اور وقفہ سوال کی کارروائی نہیں ہو سکی ہے۔ ڈپٹی چیئرمین ہری ونش نے ایوان میں ضروری قانون سازی کے دستاویزات رکھے جانے کے بعد اراکین کو بتایا کہ انہیں رول 267 کے تحت تحریک التواء کے 24 نوٹس موصول ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کے سندیپ کمار پاٹھک، کانگریس کی رنجیت رنجن، کانگریس کے ہی شکتی سنگھ گوہل، رجنی پاٹل، ناصر حسین اور نیرج ڈانگی، ترنمول کانگریس کے ساکیت گوکھلے اور راشٹریہ جنتا دل کے منوج جھا نے بہار میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی کے معاملے پر بحث کے لیے نوٹس دیے ہیں۔

حکومت پہلگام حملے کا احتساب کرے، وزیر داخلہ استعفیٰ دے دیں

حملہ انٹیلی جنس کی ناکامی، کھڑگے نے سیز فائر کے معاملے پر بھی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا

نئی دہلی (یو این آئی) کانگریس نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کو سیکورٹی کی ایک بڑی کوتاہی اور ناکامی قرار دیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کارگل ریویو کمیٹی کی طرز پر ایک جائزہ کمیٹی تشکیل دے تاکہ جوابدہی طے کی جا سکے اور سچائی کا پتہ لگایا جا سکے اور یہ بھی کہا گیا کہ اگر وزیر داخلہ امت شاہ اس ناکامی اور کوتاہی کے ذمہ دار ہیں تو انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہئے۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھڑگے نے منگل کو پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے جواب میں ہندوستان کے مضبوط، کامیاب اور فیصلہ کن آپریشن سندور پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی سے چار سوالات بھی پوچھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان کے ساتھ تنازعات کے حل کے لیے ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں تیسرے فریق کی ثالثی کی کوئی جگہ نہیں تو پھر پاکستان کے خلاف فوجی کارروائی روکنے کے معاملے میں تیسرے فریق کو کیوں شامل کیا گیا۔ انہوں نے ایک اور سوال کیا کہ جب پاکستان بیک فٹ پر تھا تو یہ فوجی کارروائی کن شرائط پر روکی گئی۔ کیا امریکہ نے اس معاملے میں مداخلت کی؟ کیا یہ فوجی کارروائی امریکہ کے کہنے پر روکی گئی؟ کیا ہندوستان نے امریکہ کی تجارتی دھمکی کی وجہ سے اسے قبول کیا؟

انہوں نے وزیر اعظم اور وزیر دفاع سے آپریشن سندور کے بارے میں اعلیٰ فوجی حکام کے تبصروں اور پاکستان کے خلاف کی گئی فوجی کارروائی کے بارے میں صورتحال واضح کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔ قائد حزب اختلاف نے وزیر اعظم نریندر مودی سے بھی کہا کہ وہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان فوجی کارروائی روکنے کے بار بار کیے جانے والے دعووں پر اپنی خاموشی توڑیں۔ انہوں نے کہا کہ اچانک جنگ بندی کا اعلان کہاں سے ہوا، کس نے کیا، یہ ہمارے وزیر اعظم، وزیر خارجہ یا وزیر دفاع نہیں تھے بلکہ یہ امریکی صدر ٹرمپ تھے، حکومت ماننے کو تیار نہیں لیکن ٹرمپ 29 بار یہ کہہ چکے ہیں، انہوں نے تجارتی دھمکی دے کر جنگ روک دی، یہ تجارت کی بات کس کے فائدے کے لیے ہو رہی ہے؟ انہوں نے سوال کیا کہ مسٹر مودی مسٹر ٹرمپ کے بیان پر خاموش کیوں ہیں؟ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ مسٹر ٹرمپ نے یہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ ہندوستان پاکستان تنازعہ کے دوران پانچ جیٹ طیارے مار گرائے گئے تھے۔ ملک اس کی حقیقت جاننا چاہتا ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ نے 7 اپریل کو جموں و کشمیر میں دعویٰ کیا تھا کہ کشمیر میں دہشت گردی کے نیٹ ورک کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اگر ایسا تھا تو 22 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملہ کیسے ہوا؟ انہوں نے اس حملے سے تین دن قبل کشمیر میں وزیر اعظم کے طے شدہ پروگرام کو ملتوی کرنے پر بھی سوال اٹھائے اور کہا کیا حکومت کو پہلے سے حملے کا کوئی اندیشہ تھا؟

آپریشن سندور روکا کیوں گیا، اکھلیش کا حکومت سے سوال

نئی دہلی: سماجوادی پارٹی کے سربراہ اور لوک سبھا رکن اکھلیش یادو نے منگل کو ایوان میں 'آپریشن سندور' پر بحث کے دوران ہندوستانی فوج کی بہادری کو سلام پیش کیا اور کہا کہ فوج نے پاکستان میں دہشت گرد ٹھکانوں کو تباہ کر کے پورے ملک کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی بہادر ترین افواج میں ہماری فوج صف اول میں شمار ہوگی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ہمیں اپنی فوج کے شجاعت، دلیری اور بے مثال حوصلے پر ناز ہے۔ فوج نے صرف دہشت گردوں کے کیمپ تباہ نہیں کیے بلکہ پاکستان کے ہوائی اڈوں کو بھی نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ جو فوج اتنی طاقتور ہے، وہ پاکستان کو ہمیشہ کے لیے سبق سکھا سکتی تھی، پھر آخر حکومت کیوں پیچھے ہٹ گئی؟ انہوں نے سوال کیا کہ آخر کس کے دباؤ میں حکومت نے جنگ بندی (سیز فائر) پر رضامندی ظاہر کی؟

سماجوادی پارٹی کے رہنما نے پہلگام میں پیش آئے دہشت گردانہ حملے کو انٹیلی جنس کی ناکامی قرار دیا اور کہا کہ جب اتنی بڑی واردات ہوئی تو وہاں سیکورٹی اہلکار کیوں موجود نہیں تھے؟ اکھلیش نے کہا کہ پہلگام میں جب دہشت گرد حملہ ہوا، تو سیاح یہ پوچھتے رہے کہ حفاظت کے لیے کوئی موجود کیوں نہیں؟ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت بتائے کہ اس سیکورٹی چوک کی ذمہ داری آخر لے گا کون؟ اکھلیش یادو نے اس دوران پلوامہ حملے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ بھی انٹیلی جنس کی ناکامی کی وجہ سے ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ نہ حکومت کا ہے، نہ اپوزیشن کا بلکہ ملک کی سلامتی اور عوام کی جان کا ہے۔ پہلگام جیسی لاپرواہی ملک کے شہریوں کی جان لے سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت بتائے، مستقبل میں دہشت گرد حملوں کو روکنے کے لیے کیا حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے۔ اکھلیش نے مشورہ دیا کہ ایسی جامع پالیسی بنائی جائے کہ سرحد پر ہمیشہ کے لیے امن قائم ہو۔ بحث کے دوران اکھلیش یادو نے چین کے خطرے کا بھی ذکر کیا اور حکومت کو متنبہ کیا کہ جتنا بڑا خطرہ پاکستان سے ہے، اتنا ہی چین سے بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں جو دہشت گردی ہو رہی ہے، اس کے پیچھے چین کا ہاتھ ہے۔ چین نہ صرف ہماری زمین پر قابض ہو رہا ہے بلکہ ہمارے بازار بھی چھین رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت چین اور پاکستان پر قابو پانے کے لیے آئندہ 10 تا 15 سال کی طویل المدتی حکمت عملی بنائے تاکہ وہاں سے درآمدات میں کمی کی جا سکے۔ اکھلیش نے کہا کہ اگر ہم نے چین سے کاروبار کم نہیں کیا تو خود انحصاری کا خواب کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔

امدادی مرکز کے قریب اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 13 کی موت

غزہ میں بدترین قحط: عالمی اداروں کی فوری کارروائی کی اپیل سیکشن پر جائیں

غزہ۔(ایجنسی)۔فلسطینی ذرائع کے مطابق غزہ پٹی میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی تقسیم کے ایک مرکز کے قریب اسرائیلی فوجیوں کی فائرنگ کے نتیجے میں کم ازکم 13 افراد ہلاک جب کہ 105 دیگر زخمی ہوگئے۔وسطی غزہ پٹی میں واقع نیٹزارم کوریڈور کے قریب پیش آنے والے اس واقعے کے بارے میں اطلاع فلسطینی ذرائع نے منگل کے روز دی۔ اس واقعے میں قریب 105 فلسطینیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع نیٹزارم کوریڈور سے قریب العودہ ہسپتال کے طبی ذرائع نے دی ہے۔ غزہ پٹی میں ذرائع سے موصولہ ان اطلاعات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی اور اسرائیلی فوج نے بھی ابھی تک اس واقعے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔نیٹزارم کوریڈور میں امداد کی تقسیم کا کام امریکی اور اسرائیلی حمایت یافتہ متنازعہ تنظیم غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن (GHF) کرتی ہے۔اس نوعیت کے مہلک واقعات اکثر غزہ پٹی میں قائم GHF کے چار مراکز کے آس پاس پیش آتے رہتے ہیں۔اسرائیلی فوجیوں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ امداد حاصل کرنے کے لیے اکٹھا ہونے والے ہجوم پر اکثر گولیاں چلاتے رہتے ہیں، تاہم اسرائیلی فوج اس الزام کی تردید کرتی ہے۔اقوام متحدہ کے اعداد وشمار کے مطابق اس طرح اب تک تقریباً900 افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔اسرائیلی فوج عام طور پر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے فوجی انتباہ کے طور پر ہوائی فائرنگ کرتے ہیں۔غزہ پٹی میں جی ایچ ایف کے مراکز کو بین الاقوامی سطح پر تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ناقدین کے مطابق امداد کے حصول کے لیے متاثرہ افراد کو ان مراکز تک پہنچنے کے لیے طویل اور شورش زدہ راستوں سے گزرنا پڑتا ہے، جس دوران بعض اوقات یہ فلسطینی جنگی زون سے گزرنے پر بھی مجبور ہوجاتے ہیں۔

عالمی ادارہ برائے خوراک کی سلامتی (IPC) نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں قحط کا بدترین منظرنامہ تیزی سے حقیقت بن رہا ہے، جہاں لاکھوں افراد بھوک، غذائی قلت اور بیماریوں کا شکار ہو چکے ہیں۔امدادی رسائی کو مکمل طور پر بحال نہ ہوئی تو بڑے پیمانے پر اموات واقع ہو سکتی ہیں۔"دی انٹیگریٹیڈ فوڈ سکیورٹی فیز کلاسیفیکیشن" نامی ادارے (IPC) نے کہا ہے کہ اگر فوری طور پر جنگ بندی نہ کی گئی اور غزہ میں امدادی رسائی کو مکمل طور پر بحال نہ کیا گیا تو مزید بڑے پیمانے پر اموات کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔حماس کے زیر انتظام کام کرنے والی غزہ کی وزارت صحت کے حکام کے مطابق، اسرائیلی فوجی کارروائیوں میں اب تک 000,60 سے زائد فلسطینی موت کے مُنہ میں جا چکے ہیں۔ صرف منگل کے روز مختلف واقعات میں 62 افراد ہلاک ہوئے، جن میں 19 وہ افراد بھی شامل تھے جو امداد کے حصول کی کوشش کر رہے تھے۔IPC نے کہا ہے کہ وہ جلد ہی غزہ کی صورتحال کا باضابطہ تجزیہ کرے گا تا کہ اسے "قحط" کے زمرے میں شامل کیا جا سکے۔ اس اقدام کا مقصد عالمی برادری پر دباؤ ڈالنا ہے تا کہ اسرائیل کو مزید امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت دینے پر مجبور کیا جا سکے۔ اگرچہ اسرائیل نے امدادی رسائی میں نرمی کے کچھ اقدامات کا اعلان کیا ہے، تاہم متعدد بین الاقوامی تنظیموں کا کہنا ہے کہ غزہ میں پہنچنے والی امداد دو اعشاریہ ایک ملین افراد کے لیے ناکافی ہے۔عالمی ادارہ خوراک WFP کے نمائندے راس اسمتھ نے جنیوا سے ویڈیو لنک کے ذریعے ایک خطاب میں کہا، "عارضی جنگ بندیوں کے باوجود، ہم صرف 50 فیصد امداد غزہ میں پہنچا پائے ہیں۔" یہ مقدار امدادی اداروں کے مطابق کم از کم درکار خوراک سے کہیں کم ہے۔قحط جیسی صورتحال میں 7.4 لاکھ افراد، جن میں 90 ہزار خواتین و بچے شامل ہیں شدید خطرے سے دوچار ہیں۔

غزہ پٹی کے شہری دفاع کے ادارے کے مطابق انتیس جولائی منگل کے روز نئے اسرائیلی فضائی حملوں میں مزید کم از کم 30 فلسطینی ہلاک ہوگئے، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔گزشتہ رات اور آج منگل کی صبح نصیرات کے پناہ گزین کیمپ میں ہونے والے ان حملوں میں شہریوں کے گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔شہری دفاع کے ادارے کے ترجمان محمود باسل نے بتایا کہ حملے " شہریوں کے متعدد گھروں " پر کیے گئے، جن کے نتیجے میں شدید جانی نقصان ہوا۔مقامی العودہ ہسپتال نے تصدیق کی ہے کہ اسے 30" لاشیں موصول ہوئی ہیں، جن میں 14 خواتین اور 12 بچوں کی لاشیں بھی شامل ہیں۔"ادھر عینی شاہدین نے بھی بتایا کہ نصیرات کے شمالی علاقوں میں رہائشی عمارتوں پر متعدد حملے کیے گئے۔ ان دعووں کی تاہم آزاد ذرائع سے تصدیق نہیں ہوسکی۔اسرائیلی فوج کی جانب سے ان حملوں پر تاحال کوئی تبصرہ سامنے نہیں آیا۔ یاد رہے کہ اسرائیل کی جانب سے اکتوبر 2023ء میں حماس کے دہشت گردانہ حملے کے بعد غزہ پٹی میں شروع کی گئی فوجی کارروائیوں کو اب تقریباً 22 ماہ ہو گئے ہیں۔غزہ پٹی کی حماس کے زیر انتظام کام کرنے والی وزارت صحت کی رپورٹوں کے مطابق اب تک اس جنگ میں 59,900 سے زائد فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔بین الاقوامی دباؤ کے تحت اسرائیل نے حالیہ دنوں میں غزہ پٹی میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی فراہمی کو ممکن بنانے کے لیے "ٹیکٹیکل وقفوں" کا اعلان کیا ہے، جو روزانہ صبح 10 بجے سے رات 8 بجے تک جاری رہتے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو کے دفتر کے مطابق امدادی قافلوں کے لیے مخصوص راستے صبح 6 بجے سے رات 11 بجے تک محفوظ رہیں گے، تاہم رات کے وقت حملے بدستور جاری ہیں۔اسرائیلی وزارت دفاع کے ادارے COGAT کے مطابق پیر کے روز اقوام متحدہ اور دیگر امدادی اداروں نے 200 سے زائد ٹرکوں کے ذریعے امداد تقسیم کی۔مزید 260 امدادی ٹرکوں کو غزہ پٹی میں داخلے کی اجازت دی گئی، جبکہ اردن اور متحدہ عرب امارات کے طیاروں کے ذریعے غزہ پٹی کے عوام کے لیے فضا سے 20 امدادی پیلٹس بھی گرائے گئے۔

فلسطین کے دو ریاستی حل کا کوئی متبادل نہیں: فرانس

نیویارک، 29 جولائی (یو این آئی) فرانس کے وزیر خارجہ ژاں نوئل بیروٹ کا کہنا ہے کہ اسرائیل اور فلسطین کے لیے دو ریاستی حل کا کوئی متبادل نہیں۔انہوں نے یہ بات نیویارک میں اقوام متحدہ کی ایک کانفرنس کے آغاز میں کہی۔وزیر خارجہ نے کہا کہ صرف ایک سیاسی، دو ریاستی حل اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کی امن اور سلامتی کے ساتھ رہنے کی جائز خواہشات کا جواب دینے میں مدد کرے گا اس کا کوئی متبادل نہیں ہے۔اسرائیل نے لاتعداد بار اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ دو ریاستی حل کی طرف کوئی عمل نہیں ہوگا کیونکہ وہ غزہ پر اپنی جنگ جاری رکھے ہوئے ہے۔فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے کہا ہے کہ فرانس ستمبر میں فلسطین کو تسلیم کرلے گا، یہ فیصلہ مشرق وسطیٰ میں منصفانہ اور پائیدار امن کیلئے کیا ہے۔فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون نے کہا کہ فلسطینی ریاست قبول کرنے کا وہ باقاعدہ اعلان ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب میں کریں گے۔فلسطینی اتھارٹی کے نائب صدر حسین الشیخ نے صدر ایمانوئل میکرون کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔اب سعودی وزارت خارجہ نے بھی ایمانوئل میکرون کے اعلان کو قابل تحسین قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امید ہے دیگر ممالک بھی اسی سمت میں قدم اٹھائیں گے۔ سعودی عرب اور فرانس اٹھائیس تا انتیس جولائی کو دو ریاستی حل سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس کی میزبانی کریں گے تاہم امریکا نے کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ہم دشمن کی آنکھ کا کانٹا بن کے ایران کو ترقی اور عظمت کی بلندیوں پر لے جائیں گے: رہبر انقلاب اسلامی

تہران (ایجنسی)۔ایران کے خلاف صیہونی حکومت کی طرف سے مسلط کردہ 12 روزہ جنگ کے شہداء کے چہلم پر رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی جانب سے حسینیہ امام خمینی (رح) میں شہداء کے اہل خانہ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کی موجودگی میں مجلس ترحیم کا انعقاد کیا گیا۔

رہبر انقلاب اسلامی ایران نے تقریب سے خطاب میں 12 روزہ مسلط کردہ جنگ کو اسلامی جمہوریہ کی قوت اور ارادے کی طاقت میں مضبوطی کا سبب اور بے مثال طاقت کے اظہار کا ذریعہ قرار دیا۔انہوں نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ دشمنوں کی اصل وجہ بدخواہوں کا ایرانی قوم کے ایمان، علم اور اتحاد سے حسد ہے، کہا کہ انشا اللہ ہماری قوم ایمان کی مضبوطی اور مختلف علوم کے فروغ و تحقیق میں بڑے کام کرے گی اور ہم دشمن کی آنکھ کا کانٹا بن کے ایران کو ترقی اور عظمت کی بلندیوں پر لے جائیں گے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے حالیہ جنگ میں شہید ہونے والے فوجی کمانڈروں، سائنس دانوں اور عوام کے پسماندگان کو تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان 12 دنوں میں حاصل ہونے والے عظیم اعزازات کے علاوہ، جس کا آج پوری دنیا اعتراف کرتی ہے، ایرانی قوم نے دنیا کو اپنی طاقت، استقامت، ثابت قدمی اور اسلامی جمہوریہ کے آہنی ہاتھوں کا جلوہ کچھ اسطرح دکھایا کہ آج سب ہماری طاقت کو محسوس کررہے ہیں۔

رہبر انقلاب اسلامی ایران نے اسلامی جمہوریہ کی بنیاد "دین" اور "علم" کے دوستونوں کو قرار دیا اور کہا کہ ان دوستونوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ایران کے عوام اور فوج نے دشمن کو ہر میدان میں پسپائی پر مجبور کیا اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

سپریم لیڈر نے کہا کہ دشمن ایٹم بم، افزودگی اور انسانی حقوق کا جو واویلا کرتا ہے وہ ایک بہانہ ہے اور ان کی بے چینی، عدم اطمینان اور مخالفت کی بڑی وجہ سائنسی، انسانی، فنی اور مذہبی علوم کے مختلف شعبوں میں ایران کی ابھرتی ہوئی صلاحیتیں اور علمی میدان میں نئے مکالمے کا ظہور ہے۔

دوبارہ جارحیت کی تو ہمارا جواب اتنا محکم ہوگا کہ اس کو چھپایا نہیں جاسکے گا: عراقچی

تہران (ایجنسی)۔ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے فاکس نیوز سے انٹرویو کے بعد ٹرمپ اور دیگر امریکی عہدیداروں کی دھمکیوں کے جواب میں کہا ہے کہ ایران اچھی طرح جانتا ہے کہ حالیہ امریکی اسرائیلی جارحیت میں ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے اور ہمارے دشمنوں پر کیا گزری ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے وار کس حد تک سنسر کئے گئے اور انہیں چھپایا گیا۔ایران کے وزیر خارجہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر جارحیت کی تکرار کی گئی تو ہمارا جواب اتنا محکم ہوگا کہ اس کو چھپانا ممکن نہیں ہوگا۔وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے اسی کے ساتھ کہا ہے کہ دس لاکھ ایرانیوں کو نیوکلیئر میڈیسین کی ضرورت ہے جو تہران کے تحقیقاتی ری ایکٹر میں تیار ہوتی ہیں اور یہ ری ایکٹر جو امریکا نے بنایا تھا، بیس فیصد افزودہ یورینیئم سے کام کرتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اسی کے ساتھ ایران کو اپنے نئے ایٹمی ری ایکٹروں کا ایندھن تیار کرنے کے لئے یورینیئم کی افزودگی کی ضرورت ہے۔

اسرائیلی فوجیوں میں خودکشی کے رجحان میں اضافہ

تل ابیب، 29 جولائی (یو این آئی) اسرائیل میں 2025 کے آغاز سے اب تک 16 اسرائیلی فوجیوں نے خودکشی کی ہے۔اس طرح غزہ میں نسل کشی کے آغاز یعنی اکتوبر 2023 سے تاحال اسرائیلی فوج میں خودکشیوں کی کل تعداد 54 ہو گئی ہے۔اسرائیل کے سرکاری نشریاتی ادارے کان کے مطابق تازہ ترین اعداد و شمار میں 8 آن ڈیوٹی، 7 ریزرو اور ایک پیشہ ور فوجی شامل ہے۔ 2024 میں 21 فوجیوں نے خودکشی کی ہے جبکہ 2023 میں یہ تعداد 17 تھی۔نشریاتی ادارے نے، غزہ میں اسرائیلی زمینی حملوں کے لیے بڑی تعداد میں تعینات کئے گئے ریزرو فوجیوں میں، خودکشی کی شرح میں نمایاں اضافے کی نشاندہی کی ہے۔مزید برآں تقریباً 3,770 فوجیوں میں پوسٹ ٹرامیٹک اسٹریس ڈس آرڈر' کی تشخیص ہوئی ہے۔کان کے مطابق غزہ میں قتل وغارت کے آغاز سے تاحال زخمی ہونے والے 19,000 فوجیوں میں سے تقریباً 10,000 نفسیاتی امراض کا سامنا کررہے ہیں اور انہیں وزارت دفاع کے شعبہ بحالی کی طرف سے علاج فراہم کیا جارہا ہے۔اسرائیلی حکام کے مطابق اسرائیلی فوج، نفسیاتی لچک کو فروغ دینے کے لیے ورکشاپوں کا انعقاد کررہی ہے اور جنگ سے لوٹنے والے فوجیوں میں 'تشویش' کے رجحان کو روکنے کے لئے انہیں عسکری ماہرین نفسیات کے پاس بھیج رہی ہے۔روزنامہ یدیعوت احرنوت نے ایک فوجی بیان کے حوالے سے کہا ہے کہ ایک ریزرو فوجی ایریل میر تامان 'اتوار کی رات جنوبی اسرائیل میں اپنے گھر میں مردہ پایا گیا ہے۔اخبار کے مطابق فوج نے موت کی وجہ معلوم کرنے کے لیے تحقیقات شروع کردی ہیں تاہم شبہ ہے کہ فوجی نے خودکشی کی ہے۔فوجی اعداد وشمار کے مطابق، غزہ میں قتل و غارت کے آغاز سے تاحال 895 اسرائیلی فوجی ہلاک اور 6,134 زخمی ہو چکے ہیں۔فوج کو، نقصان کی حقیقی تعداد چھپانے، کے الزام میں ملکی سطح پر تنقید کا سامنا ہے۔واضح رہے کہ اسرائیل، غزہ میں جاری نسل کشی جنگ میں زیادہ تر عورتوں اور بچوں پر مشتمل، تقریباً 60,000 فلسطینیوں کو قتل کر چکا ہے۔فلسطین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق تقریباً 11,000 فلسطینیوں کے، تباہ شدہ گھروں کے، ملبے تلے دبے ہونے کا خدشہ ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ ہلاکتوں کی اصل تعداد غزہ کے حکام کی رپورٹ کردہ تعداد سے کہیں زیادہ ہے اور اندازے کے مطابق یہ تعداد تقریباً 200,000 ہوسکتی ہے۔نسل کشی کے دوران، اسرائیل نے محصور علاقے کو تقریباً کھنڈرات میں تبدیل کردیا ہے اور اس کی آبادی کو عملی طور پر بے گھر کر دیا ہے۔گذشتہ ماہ نومبر میں بین الاقوامی فوجداری عدالت نے، غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت سوز جرائم کے الزامات میں، اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو اور اس کے سابق وزیر دفاع یوآو گیلنٹ کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے تھے۔

امریکہ اور چین کے درمیان اسٹاک ہوم میں تجارتی مذاکرات کا پہلا دن مکمل

اسٹاکہوم، 29 جولائی (یو این آئی) چین اور امریکہ کے اعلیٰ حکام نے پیر کو سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم میں ایک نئے دور کے تجارتی مذاکرات کا پہلا دن مکمل کرلیا، دنیا کی دو بڑی معیشتیں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی عالمی تجارتی پابندیوں کی مہم کے تناظر میں ایک نازک تجارتی جنگ بندی کو آگے بڑھانے کی کوشش کررہی ہیں۔ڈان میں شائع خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق پہلے دن کے مذاکرات رات 8 بجے سے کچھ پہلے اختتام کو پہنچے، دونوں فریقین نے مذاکرات کی پیش رفت سے متعلق کوئی تفصیل فراہم نہیں کی، تاہم امریکی محکمہ خزانہ کے ترجمان نے بتایا کہ بات چیت منگل کو دوبارہ شروع ہونے کی توقع ہے۔یاد رہے کہ رواں سال کے آغاز میں امریکہ اور چین نے ایک دوسرے پر بھاری تجارتی محصولات عائد کیے تھے، تاہم مئی میں طے پانے والے ایک عارضی معاہدے کے تحت ان اقدامات کو وقتی طور پر واپس لے لیا گیا تھا۔یہ 90 روزہ جنگ بندی 12 اگست کو ختم ہورہی ہے، لیکن اشارے مل رہے ہیں کہ اسٹاک ہوم میں جاری مذاکرات کے ذریعے اس مدت میں توسیع کی جاسکتی ہے۔امریکہ کی جانب سے وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ اور چین کی طرف سے نائب وزیر اعظم ہی لی فینگ مذاکرات کی قیادت کررہے ہیں، مذاکرات سویڈن کی حکومت کے مرکزی دفتر روزنباد میں ہورہے ہیں۔مذاکرات سے قبل امریکی تجارتی نمائندے جیمی سن گریئر نے 'سی این بی سی' سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ انہیں 'آج کسی بڑی پیش رفت کی امید نہیں' ہے۔ان کا کہنا تھا کہ 'میری توقع ہے کہ ہم اب تک کیے گئے معاہدے پر عملدرآمد کا جائزہ لیں گے، یہ دیکھیں گے کہ اہم معدنیات کی ترسیل دونوں ممالک کے درمیان جاری ہے یا نہیں، اور مستقبل کے لیے متوازن تجارتی بنیادیں تیار کریں گے۔' تجارتی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ مئی کے وسط میں طے پانے والی پابندیوں اور برآمدی کنٹرولز پر عارضی جنگ بندی میں مزید 90 روز کی توسیع ممکن ہے۔اس توسیع سے اکتوبر کے آخر یا نومبر کے اوائل میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کی ممکنہ ملاقات کے لیے منصوبہ بندی میں آسانی ہوگی۔فنانشل ٹائمز نے پیر کو رپورٹ کیا کہ امریکہ نے بیجنگ سے مذاکرات متاثر نہ ہوں، اس لیے چین کو ٹیکنالوجی کی برآمدات پر پابندیاں عارضی طور پر معطل کردی ہیں تاکہ ٹرمپ کو چینی ہم منصب کے ساتھ ملاقات کے لیے سازگار ماحول مل سکے۔چین اور امریکہ کے درمیان پچھلا مذاکراتی دور لندن میں ہوا تھا، میٹرو ٹیکنالوجی فیوچرز کی سربراہ ایملی بینسن نے 'اے ایف پی' کو بتایا کہ 'لندن مذاکرات کے بعد سے امریکی انتظامیہ کی سوچ میں خاصی تبدیلی دکھائی دیتی ہے' ان کے مطابق اب ماحول زیادہ مثبت ہے اور توجہ اس بات پر ہے کہ کیا ممکن ہے، تعلقات کو بہتر کیسے بنایا جائے اور کشیدگی بڑھانے والے عوامل کو کیسے روکا جائے۔اگرچہ اب تک کوئی حتمی معاہدہ نہیں ہوا، لیکن ایملی بینسن کا کہنا ہے کہ کچھ نایاب معدنیات اور سیمی کنڈکٹرز کی ترسیل دوبارہ شروع ہوگئی ہے، جو مثبت اشارے ہیں۔انہوں نے کہا کہ 'وزیر خزانہ بیسنٹ نے اشارہ دیا ہے کہ وہ 90 دن کی تجارتی جنگ بندی میں توسیع کو ممکنہ نتیجہ سمجھتے ہیں، یہ امید افزا ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقبل میں کچھ ٹھوس پیش رفت ہوسکتی ہے۔'امریکہ۔چین بزنس کونسل کے صدر شان اسٹین نے کہا کہ اسٹاک ہوم مذاکرات میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ماحول کیسا بنتا ہے۔

انڈونیشیا کا ترکیہ سے ففتھ جنریشن لڑاکا طیارے 'کان' خریدنے کا معاہدہ

جکارتہ، 29 جولائی (یو این آئی) انڈونیشیا نے اپنی فوجی طاقت کو مضبوط کرتے ہوئے ترکیہ سے 48 کان لڑاکا طیارے خریدنے کا معاہدہ کر لیا۔غیر ملکی خبر رساں ایجنسی روئٹرز کی رپورٹ کے مطابق انڈونیشیا اور ترکیہ کے درمیان لڑاکا طیارے خریدنے کے معاہدے پر دستخط ہوگئے۔انڈونیشیا کی وزارت دفاع نے بتایا کہ ملک کی جانب سے پرانے فوجی ہارڈ ویئر کو جدید بنانے کیلیے تازہ خریداری کی ہے۔واضح رہے کہ اپنی فضائیہ کو مضبوط بنانے کیلیے انڈونیشیا نے 2022 میں 8.1 بلین ڈالر مالیت کے 42 فرانسیسی رافیل طیاروں کا آرڈر بھی دیا تھا۔ایشیائی ملک چین سے جے 10 لڑاکا طیارے خریدنے پر بھی غور کر رہا ہے جبکہ امریکی ساختہ F-15EX طیاروں کی خریداری کیلیے اس کی بات چیت جاری ہے۔وزارت دفاع کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ انڈونیشیا اور ترکیہ نے گزشتہ ہفتے استنبول میں بین الاقوامی دفاعی صنعت کے میلے کے موقع پر عمل درآمد کے معاہدے پر دستخط کیے۔

نیویارک میں کثیر المنزلہ عمارت میں فائرنگ

پولیس افسر سمیت 4 افراد ہلاک، حملہ آور کی خودکشی

نیویارک، 29 جولائی (یو این آئی) امریکہ کے شہر نیویارک کے مرکزی علاقے مین ہیٹن میں پیر کو ایک بلند و بالا عمارت میں ایک مسلح شخص نے داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں ایک پولیس افسر سمیت 4 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ ایک زخمی کو انتہائی تشویشناک حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا۔نیویارک کے میئر ایرک ایڈمز نے بتایا کہ حملہ آور نے بظاہر خود کو بھی گولی مار کر ہلاک کرلیا۔خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق پولیس کمشنر جیسیکا ٹش کے مطابق حملہ آور کو ایک سی سی ٹی وی فوٹیج میں ایک سیاہ بی ایم ڈبلیو کار سے ایم-4 رائفل کے ساتھ اترتے ہوئے دیکھا گیا، جس کے بعد وہ 345 پارک ایونیو پر واقع عمارت میں داخل ہوا اور فوراً ہی ایک پولیس افسر کو نشانہ بنایا، اس کے بعد اس نے عمارت کی لابی میں اندھا دھند فائرنگ کی۔پولیس کے مطابق حملہ آور 33 ویں منزل تک لفٹ کے ذریعے گیا، جہاں 'روڈن مینجمنٹ' کے دفاتر واقع ہیں، وہاں بھی اس نے فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا اور پھر مبینہ طور پر خود کو گولی مار لی، بعد ازاں پولیس اہلکاروں کو وہ اپنی رائفل کے قریب مردہ حالت میں ملا۔یہ عمارت مشہور کمپنیوں کا مرکز ہے، جن میں بلیک اسٹون ہیج فنڈ، آڈٹنگ فرم کے پی ایم جی اور نیشنل فٹبال لیگ (این ایف ایل) کے دفاتر شامل ہیں۔جیسیکا ٹش نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حملہ آور نے اکیلے ہی کارروائی کی، تاہم تفتیش جاری ہے اور ایف بی آئی بھی تحقیقات میں مدد دے رہی ہے۔انہوں نے حملہ آور کی شناخت لاس ویگاس کے رہائشی شین تمورا کے طور پر کی اور بتایا کہ اس کی گاڑی سے ایک ریوالور، گولیاں، میگزینز اور اس کے نام کی ادویات برآمد ہوئیں، لاس ویگاس پولیس کے مطابق اس شخص کا ماضی میں ذہنی صحت کے مسائل سے تعلق رہا ہے، لیکن نیواڈا میں اس کے پاس اسلحہ رکھنے کا درست اجازت نامہ موجود تھا۔حملہ آور نے حالیہ دنوں میں نیواڈا سے نیویارک تک سفر کیا اور پیر کے دن شہر میں داخل ہوا، واقعہ شام 6 بجے کے قریب پیش آیا، فائرنگ کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی اور علاقہ لاک ڈاؤن کر دیا گیا۔ایک عینی شاہد نے بتایا کہ وہ دفتر سے نکلنے کی تیاری کررہا تھا کہ اچانک اسپیکر پر اعلان ہوا کہ وہ اپنی جگہ پر موجود رہیں اور باہر نہ نکلیں، بعد میں سوشل میڈیا کے ذریعے پتا چلا کہ ایک شخص مشین گن لے کر عمارت میں داخل ہوا ہے۔میئر ایڈمز نے بتایا کہ ہلاک ہونے والے پولیس افسر کی عمر 36 سال تھی اور وہ بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والا تارک وطن تھا، دیگر ہلاک شدگان میں دو مرد اور ایک خاتون شامل ہیں، جبکہ ایک شخص انتہائی نازک حالت میں ہے، پولیس نے ابتدائی طور پر حملے کے محرکات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔شہر میں شام کو دفاتر کی چھٹی کے اوقات میں فائرنگ کے واقعے سے افراتفری پھیل گئی، علاقے میں کئی فائیو اسٹار ہوٹل اور کارپوریٹ دفاتر واقع ہیں جبکہ اقوام متحدہ کا ہیڈکوارٹر بھی قریب ہی ہے، پولیس نے اس دوران ڈرون کا استعمال بھی کیا، جبکہ کئی اہلکار بلٹ پروف جیکٹ اور جدید اسلحے سے لیس تھے۔میئرشپ کے ممکنہ امیدوار زہران ممدانی نے ایکس پر لکھا کہ 'مین ہیٹن کے وسط میں پیش آنے والے ہولناک واقعے پر دل شکستہ ہوں اور متاثرہ خاندانوں، زخمیوں اور پولیس افسر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھ رہا ہوں'۔گن وائلنس آرکائیو کے مطابق امریکہ میں رواں سال یہ 254 واں ماس شوٹنگ واقعہ ہے، اس ادارے کے مطابق 4 یا زائد افراد کے زخمی یا ہلاک ہونے کو ماس شوٹنگ تصور کیا جاتا ہے۔امریکا میں بڑے پیمانے پر فائرنگ کے واقعات عام ہیں، جہاں اسلحہ رکھنے کے آئینی حق کو اکثر سخت قوانین کی مخالفت میں پیش کیا جاتا ہے۔

شمالی چین میں موسلادھار بارش سے 4 افراد ہلاک، 8 لاپتہ

بیجنگ، 29 جولائی (یو این آئی) چین کے دارالحکومت بیجنگ اور قریبی صوبوں میں شدید بارشوں نے تباہی مچادی، جس کے نتیجے میں شمالی صوبہ ہیبی میں لینڈ سلائیڈنگ سے کم از کم 4 افراد ہلاک اور 8 لاپتہ ہو گئے۔حکام نے آئندہ دنوں میں صورتحال کے مزید سنگین ہونے اور قدرتی آفات کے خطرات میں اضافے کی وارننگ جاری کردی ہے۔ڈان میں شائع خبر رساں ایجنسی 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق سرکاری نشریاتی ادارے 'سی سی ٹی وی' نے بتایا ہے کہ بیجنگ کے مضافاتی علاقے می یون میں موسلادھار بارشوں کے باعث اچانک سیلاب اور مٹی کے تودے گرنے سے درجنوں دیہات متاثر ہوئے ہیں، اس دوران 4400 سے زائد افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا ہے۔چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'وی چیٹ' پر گردش کرنے والی تصاویر میں می یون کے ایسے مناظر دکھائے گئے جہاں سڑکیں پانی میں ڈوب چکی ہیں، کاریں اور ٹرک تیر رہے ہیں اور ایک رہائشی عمارت کا نچلا حصہ مکمل طور پر زیرِ آب آچکا ہے، علاقے میں بجلی کی بندش سے 10 ہزار سے زائد افراد متاثر ہورہے ہیں۔گزشتہ برسوں میں شمالی چین میں ریکارڈ بارشیں دیکھنے میں آئی ہیں، جس سے بیجنگ جیسے گنجان آباد شہروں میں سیلاب کا خطرہ بڑھ گیا ہے، کچھ ماہرین موسمیات اس رجحان کو عالمی حدت سے جوڑتے ہیں۔چین کے مرکزی محکمہ موسمیات نے پیش گوئی کی ہے کہ آئندہ 3 دنوں تک شمالی علاقوں میں شدید بارشوں کا سلسلہ جاری رہے گا، سرکاری خبر رساں ادارے 'شنہوا' کے مطابق بیجنگ نے پیر کو سب سے بلند سطح کا سیلاب الرٹ جاری کیا ہے۔یہ طوفان مشرقی ایشیائی مون سون کا حصہ ہیں، جو حالیہ دنوں میں چین بھر میں شدید موسمیاتی واقعات کا سبب بنے ہیں اور ملک کی معیشت پر بھی منفی اثر ڈال رہے ہیں۔می یون ڈیم کے قریب واقع تھیپنگ ٹاؤن کا گاؤں شیوانزی شدید متاثر ہوا ہے جہاں مزید 100 دیہاتیوں کو ایک اسکول میں پناہ دی گئی ہے، بیجنگ کے حکام کے مطابق، می یون ڈیم میں پانی کے بہاؤ کی بلند ترین سطح 6550 مکعب میٹر فی سیکنڈ ریکارڈ کی گئی ہے۔ہمسایہ صوبہ شانشی میں بھی ریاستی میڈیا کی جانب سے نشر کی گئی ویڈیوز میں شدید سیلابی ریلوں سے سڑکوں اور کھیتوں کو زیرِ آب دکھایا گیا ہے، چین کے تاریخی شہر شیان کے صوبے شانشی میں بھی اچانک سیلاب کے خدشے کی وارننگ جاری کردی گئی ہے۔بیجنگ کے ضلع ینگکو میں دو ہائی رسک سڑکوں کو بند کر دیا گیا ہے، حکام مختلف شہروں میں امدادی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں، جن میں داتونگ بھی شامل ہے، جہاں ایک کار ڈرائیور سیلابی پانی میں لاپتہ ہوگیا۔چین کی وزارت آبی وسائل نے بیجنگ اور ہیبی سمیت 11 صوبوں اور علاقوں کو چھوٹے اور درمیانے درجے کے دریاؤں اور پہاڑی ندی نالوں میں ممکنہ سیلاب کے حوالے سے وارننگ جاری کی ہے

گورکھپور میں ریاستی سطحی انعامی کشتی مقابلے کی اختتامی تقریب

وزیر اعلیٰ نے فاتح پہلوانوں کو اعزازات اور انعامات سے نوازا، نوجوانوں کو کھیلوں سے جڑنے کی اپیل

لکھنؤ۔29 جولائی۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ آج ضلع گورکھپور میں منعقدہ ریاستی سطح کے سینئر انعامی مرد کشتی مقابلے کی اختتامی تقریب میں شریک ہوئے۔اس موقع پر انہوں نے "اتر پردیش کیسری"، "اتر پردیش کمار" اور "ویر ابھمنیو" خطاب حاصل کرنے والے پہلوانوں کو نقد انعام، روایتی گدا اور اسناد تقسیم کیں۔وزیر اعلیٰ نے ناگ پنچمی کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر گورکھ ناتھ مندر احاطے میں منعقد ہونے والی یہ روایتی کشتی مقابلہ نہ صرف مشرقی اتر پردیش بلکہ پورے صوبے میں جوش وخروش کی علامت بنتا جارہا ہے۔انہوں نے بتایا کہ پہلے یہ مقابلہ صرف مشرقی یوپی کے نوجوانوں تک محدود تھا،لیکن اب اسے پیشہ ورانہ سطح پر اختیار کرنے والے نوجوان بھی بڑی تعداد میں شریک ہورہے ہیں۔یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ صحت مند جسم کے لیے منظم اور باقاعدہ طرز زندگی ضروری ہے۔کھلاڑیوں کی نظم وضبط والی زندگی ان کے جسم وذہن کی مضبوطی کی ضامن ہوتی ہے،اور یہی کھلاڑی جب قومی وبین الاقوامی سطح پر پہنچتے ہیں تو ریاست وملک کا نام روشن کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ 11 برسوں کے دوران ملک میں کھیلوں کے شعبے میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ 'کھیلو انڈیا' مہم جیسے اقدامات نے کھلاڑیوں کو آگے بڑھنے کا بھرپور موقع دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے بھی اولمپک، ایشین گیمز اور کامن ویلتھ گیمز میں تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں کو ملازمت دینے اور انفرااسٹرکچر کی بہتری کے متعدد اقدامات کیے ہیں۔وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اب تک ریاست میں 500 ہنرمند کھلاڑیوں کو مالی مدد کے ساتھ باوقار سرکاری ملازمتیں فراہم کی گئی ہیں۔ریاستی حکومت دیہی سطح تک کھیلوں کو فروغ دے رہی ہے۔گاؤں میں کھیل کے میدان،بلاک سطح پر منی اسٹیڈیم اور ضلع سطح پر مکمل اسٹیڈیم تعمیر کیے جارہے ہیں۔نوجوانوں کے لیے سپورٹس کٹ کی فراہمی بھی عمل میں لائی جا رہی ہے۔انہوں نے فخر کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حالیہ پولیس ورلڈ چیمپئن شپ میں اتر پردیش پولیس نے ملک میں پہلا اور دنیا بھر میں تیسرا مقام حاصل کیا ہے،جو ریاستی نوجوانوں کی صلاحیت اور حکومت کی پالیسیوں کا مظہر ہے۔مقابلے میں شریک 300 پہلوانوں میں سے نمایاں کارکردگی دکھانے والے کھلاڑیوں کو درج ذیل انعامات دیے گئے:

اتر پردیش کیسری (80 کلوگرام سے زائد):
اول:1,01,000
دوم:51,000
سوم:21,000
انعام کے ساتھ گدا اور سند بھی شامل

اتر پردیش کمار (60-80 کلوگرام):
اول:1,00,000
دوم:51,000
سوم:21,000
ساتھ میں گدا و سند

ویر ابھمنیو (55-60 کلوگرام):
اول:51,000
دوم:25,000
سوم:11,000
گدا اور سند کے ساتھ

یوگی آدتیہ ناتھ نے ناگ پنچمی کے موقع پر سانپوں کی پوجا کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ روایت نہ صرف ہماری روحانی اقدار بلکہ قدرت کی مخلوقات کے احترام کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ تہوار ہمیں سکھاتا ہے کہ کائنات میں انسان کے علاوہ بھی بہت سی مخلوقات کا وجود ہے اور سب کے ساتھ مل کر ہی دنیا کا توازن برقرار رہتا ہے۔اس موقع پر ریاستی وزیر کھیل و نوجوان بہبود گریش چندر یادو نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت میں شروع کیے گئے 'کھیلو انڈیا' اور 'سانسد کھیل پرتیوگتا' جیسے پروگراموں نے نوجوانوں کو آگے بڑھنے کے سنہرے مواقع دیے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کی قیادت میں ریاست ترقی کے نئے سنگ میل طے کررہی ہے۔تقریب میں مقامی عوامی نمائندگان، انتظامیہ اور کھیلوں سے وابستہ اعلیٰ افسران بھی شریک تھے۔

آیت اللہ خامنہ ای کے بارے میں توہین آمیز خبریں نشر کرنے کے خلاف

مولانا کلب جواد نقوی نے وزیر اطلاعات ونشریات کو خط لکھ کر کارروائی کا مطالبہ کیا

لکھنؤ ۲۹ جولائی: مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے میڈیا کے ذریعہ شیعوں کے عظیم مرجع تقلید اور مذہبی رہنما آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کے بارے میں فرضی اور پروپیگنڈہ خبریں نشر کرنے کے خلاف سخت قدم اٹھاتے ہوئے بھارت سرکار کے وزیر برائے اطلاعات ونشریات اشونی وشنو کو خط لکھ کر کارروائی کا مطالبہ کیا۔مولانا کلب جواد نقوی نے وزیر برائے اطلاعات ونشریات کو مطلع کرتے ہوئے لکھا کہ 'ہمارے ملک کا میڈیا شیعوں کے عظیم رہنما آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے بارے میں ایسی بے بنیاد اور جھوٹی خبریں نشر کررہا ہے جس سے ہمارے مذہبی جذبات مجروح ہورہے ہیں۔آیت اللہ خامنہ ای نہ صرف ایران کے سپریم لیڈر ہیں بلکہ وہ شیعوں کے مرجع تقلید اور مذہبی رہنما بھی ہیں جن کے چاہنے والے اور پیروکار بھارت سمیت پوری دنیا میں موجود ہیں،اس لئے ان کے بارے میں توہین آمیز خبریں نشر کرنا بھارت سمیت پوری دنیا کے شیعوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچانے کے مترادف ہے۔'انہوں نے لکھا کہ 'ایران و اسرائیل جنگ کے دوران بھی میڈیا نے فرضی اور جھوٹی خبریں نشر کیں اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ایران جو بھارت کا دیرینہ دوست ہے اور دونوں حکومتوں کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں جس کا احترام میڈیا کو بھی کرنا چاہیے۔ایسی غلط اور جھوٹی خبروں کی بنا پر پوری دنیا میں بھارت کی بدنامی ہوتی ہے جس کو کنٹرول کرنا بھارت سرکار کی ذمہ داری ہے۔مولانا نے مزید لکھا کہ 'حال ہی میں 'انڈیا ٹی وی' اور 'ہندوستان ٹائمز' نے آیت اللہ خامنہ ای کے بارے میں جھوٹی اور پروپیگنڈہ خبر نشر کی کہ 'وہ نشہ کرتے ہیں اور پورا دن سوتے ہیں' جس نے تمام مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہونچائی۔آپ سے گذارش ہے کہ ان کے خلاف بھارت کے آئین کے مطابق سخت کارروائی کی جائے اور میڈیا کے لئے ایک ہدایت نامہ جاری کیا جائے تاکہ وہ ایسی بے بنیاد اور جھوٹی خبریں نشر کرنے سے پرہیز کریں۔مولانا نے کہا کہ 'ہمارا قومی میڈیا اگر اسرائیلی نیوز ایجنسیوں پر اندھا اعتماد کرکے فرضی خبریں نشر کرتا رہے گا تو اس سے ملک کی بدنامی ہوگی۔اس لئے آپ سے گذارش ہے کہ مذکورہ فرضی خبر چلانے کے متعلق انڈیا ٹی وی اور ہندوستان ٹائمز کے خلاف آئین کے مطابق سخت کارروائی کی جائے۔'مولانا کلب جواد نقوی نے یہ خط بذریعہ ایمیل اطلاعات ونشریات کے وزیر جناب اشونی وشنو کے دفتر کو روانہ کیا ہے۔

شہدائے کربلا کی یاد میں مجالسِ عزا، علماء کا خطاب، نوحہ خوانی اور زیارتِ تابوت وعلم

لکھنؤ۔شہدائے کربلا کی یاد میں وقف کربلا روضۂ حضرت قاسم، نشاط گنج میں منعقدہ مجلس عزا سے مولانا سید کشان رضا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام غدیر میں مکمل ہوا اور کربلا میں محفوظ ہوا۔انہوں نے کہا کہ آج جو انسانی حقوق محفوظ ہیں، وہ کربلا کی قربانیوں کا ثمر ہیں۔مجلس کا آغاز تلاوتِ قرآن سے ہوا، جو عارف حسین نے کی۔پیش خوانی کے فرائض فیض رضوی، ساحل رضا اور سید لطیف مہدی نے انجام دیے۔مجلس کے بعد انجمن دربارِ حسینی نے نوحہ خوانی وسینہ زنی کی۔امام باڑہ اصغر حسین قمر حسین، حسن پوریا میں منعقدہ مجلس میں علی امام زیدی نے مرثیہ خوانی کی۔مسحب گنج میں واقع عزاخانہ احتشام حسین رضوی میں منعقدہ مجلس کو مولانا عباس ارشاد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے اسلام، شریعت اور دین کو زندہ کیا۔مجلس کا آغاز علی زیدی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔مجلس کے بعد انجمن محبانِ علی اکبر، گلزار اہل بیت، معراج الاسلام، علمدار حسینی نے نوحہ خوانی کی۔اس کے ساتھ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے تابوت اور علم کی زیارت بھی کرائی گئی۔روضۂ مولا علی، سرفراز گنج میں مولانا حیدر عباس نے مجلس سے خطاب کیا۔انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقصد دینِ اسلام کی حفاظت، انسانیت کی بقا اور لوگوں کی ہدایت تھا۔

دیہی علاقوں میں بائیوگیس پلانٹ لگانے کیلئے مقامی گوشالوں کی شرکت کو یقینی بنایا جائے

لکھنؤ: 29 جولائی۔دیہی علاقوں میں متبادل توانائی کے طور پر بائیوگیس کے امکانات پر آج اندرا بھون میں واقع اتر پردیش گاؤ سیوا کمیشن میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔اس موقع پر Lejmunipv کمپنی کے وفد نے کمیشن کے سامنے اپنا طریقہ کار اور ٹیکنالوجی پر مبنی تجربہ پیش کیا جس کا تعلق دیہی سطح پر کسانوں کے لیے کم لاگت پر بائیوگیس پلانٹس کے قیام سے ہے۔ کمیشن کے چیئرمین، شری شیام بہاری گپتا جی نے، جو میٹنگ کی صدارت کر رہے تھے، کہا کہ "بایو گیس کو صرف ایندھن کے آپشن کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے، بلکہ اسے گاؤں کی توانائی کے خود حکمرانی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد بنانا ہوگی۔ یہ گائے پر مبنی معیشت کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ دیہی سماج کو خود مختار بنا سکتا ہے۔"انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ آج ضرورت صرف منصوبے بنانے کی نہیں بلکہ زمینی سطح پر ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی بھی ہے۔گائے کے گوبر سے نکلنے والے گوبر کا بہتر استعمال، جیسے بائیوگیس کی پیداوار اور نامیاتی کاشتکاری کے لیے گارا کا استعمال، کمیشن کی ترجیحات میں شامل ہے۔آج کی میٹنگ میں کمپنی ELEGUMUP، کی ایک کاروباری پیشکش دیکھی گئی، جس میں انہوں نے دیہی علاقوں میں کسانوں کے لیے انتہائی اقتصادی اور پائیدار بائیوگیس پلانٹ لگائے ہیں۔ انہوں نے اپنے طویل المدتی منصوبوں کو متعارف کرایا۔ کمپنی نے بھارت کی 24 ریاستوں میں 100000 سے زیادہ بائیوگیس یونٹس قائم کیے ہیں، جو 6 لاکھ سے زیادہ دیہی آبادی کو صاف توانائی اور بایوفرٹیلائزر فراہم کررہے ہیں۔ان منصوبوں کی مدد سے، 692000 ٹن CO2 کے مساوی اخراج کو کم کیا گیا، 15 ملین ٹن بائیو ویسٹ پر عملدرآمد کیا گیا، اور 1 ملین ہیکٹر سے زیادہ اراضی کو بایو فرٹیلائزر سے کھاد کیا گیا۔منصوبے NCERT سے تصدیق شدہ ہیں اور کمپنی نے اس سلسلے میں NIT، DHFL وغیرہ جیسی تنظیموں کے ساتھ تعاون کیا ہے۔اتر پردیش نے خاص طور پر 2024-25 میں 2250 بائیوگیس پلانٹ لگانے کا ہدف رکھا تھا، جس میں کسانوں کا حصہ محض 3990 تھا، جب کہ باقی رقم سرکاری امداد اور کاربن کریڈٹ کے ذریعے پوری کی گئی۔میٹنگ میں اس بات پر تبادلہ خیال کیا گیا کہ دیہی علاقوں میں بائیوگیس پلانٹ لگانے کے لیے مقامی گوشالوں کی شرکت کو کیسے یقینی بنایا جائے۔گائے پر مبنی توانائی، بایوفرٹیلائزر اور زراعت کو ایک جامع ماڈل کے طور پر تیار کرنے کے لیے ایک ٹھوس منصوبہ بنایا جانا چاہیے۔کمیشن کی نگرانی میں تربیت، تشہیر اور عوامی بیداری مہم چلانے کی ضرورت ہے، تاکہ زیادہ سے زیادہ کسان اور دیہی خاندان اس اسکیم سے مستفید ہوسکیں۔ایسے پلانٹس کے آپریشن میں خواتین گروپوں، گاؤں کے سربراہوں اور نوجوان کاروباری افراد کی شرکت کو یقینی بنانا۔اجلاس میں موجود افسران اور تکنیکی ماہرین نے دیہی علاقوں کی ضروریات اور عملی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی آراء اور تجاویز دیں۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کمیشن پائلٹ سطح پر کچھ اضلاع میں گائے کی پناہ گاہوں کے ذریعے بائیوگیس یونٹس کے قیام کے لیے ایک ایکشن پلان تیار کرے گا۔ اتر پردیش گاؤ سیوا آیوگ گائے پالنے کو محض تحفظ تک محدود نہ رکھتے ہوئے گاؤں کی ترقی، روزگار پیدا کرنے اور قدرتی کھیتی کے ایک مستقل ماڈل کے طور پر قائم کرنے کی مسلسل کوشش کررہا ہے۔

انیرودھاچاریہ کے بعد پریمانند مہاراج نے لڑکیوں پر کیا تبصرہ

اوپی راج بھر نے پوچھا- کوئی جانچ مشین ہے کیا

لکھنؤ: 29 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش میں مشہور کتھا واچک انیرودھاچاریہ کے بعد اب ورنداون کے معروف سنت پریمانند مہاراج بھی اپنے متنازعہ بیان کی وجہ سے سرخیوں میں آگئے ہیں۔اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں 100 میں سے شاید ہی دو چار لڑکیاں پاکیزہ ہوں، باقی سب بوائے فرینڈ کے معاملات میں ملوث ہیں۔ان کا ویڈیو بیان اب سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہا ہے۔ساتھ ہی اس بیان نے ایک نئے تنازع کو جنم دیا ہے۔اب اس معاملے پر یوگی حکومت میں کابینہ وزیر اوم پرکاش راج بھر نے پریمانند مہاراج کو مشورہ دیا ہے۔اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایس پی ایم پی ڈمپل یادو کے معاملے پر بھی اپنا ردعمل دیا ہے۔سبھاسپا کے سربراہ اور کابینی وزیر اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ ہم اس طرح کے بیان کی مذمت کرتے ہیں۔آدھی آبادی خواتین کی ہے اور تمام اختیارات ان کے پاس ہیں۔سرسوتی، لکشمی اور درگا ایک ہی ہیں۔جیسے ہی وہ درگا کا روپ دھارن کرے گی، اس کا بیان ختم ہوجائے گا۔پھر وہ نظر نہیں آئیں گے۔ساتھ ہی اوپی راج بھر نے مشورہ دیا کہ خواتین پر تبصرہ کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے، بیان دینے سے پہلے سوچ لیں۔آج دروپدی مرمو ایک خاتون کے طور پر ملک کے اعلیٰ ترین عہدے پر براجمان ہیں۔ دراصل کتھا واچک انیرودھاچاریہ کے بعد پریمانند مہاراج نے لڑکیوں کی پاکیزگی پر سوال اٹھائے ہیں۔اس کے بارے میں کابینی وزیر اوپی راج بھر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ کیا وہ (پریمانند مہاراج) ٹیسٹ کرتے ہیں؟ کیا ان کے پاس جانچ کرنے کے لیے کوئی مشین ہے؟ اس بے بنیاد بیان کو روکا جائے۔آپ کو بتاتے چلیں کہ پریمانند مہاراج نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ اگر کسی نوجوان کے 4 لڑکیوں سے تعلقات ہوں تو وہ اپنی بیوی سے مطمئن نہیں رہ سکے گا، کیونکہ اسے زنا کی عادت ہوچکی ہے۔اسی طرح ایک لڑکی جس کے 4 مردوں کے ساتھ تعلقات ہوں وہ شوہر کو قبول کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 100 میں سے شاید ہی دو چار لڑکیاں ایسی ہوں جو پاکیزہ زندگی گزاریں اور ایک مرد کے لیے وقف ہوں۔اس کے علاوہ سبھاسپا کے سربراہ اوپی راج بھر نے بھی ایس پی ایم پی ڈمپل یادو معاملے میں اپنا ردعمل ظاہر کیا ہے۔او پی راج بھر نے کہا کہ مولانا کی زبان غیر مہذب تھی، انہیں حد میں رہ کر بات کرنی چاہیے تھی۔ہم مولانا کے بیان کی مذمت کرتے ہیں۔فی الحال ڈمپل یادو کیس میں پوسٹر وار شروع ہوگئی ہے۔بی جے پی کے ایم ایل سی سبھاش یدوونشی نے اٹل چوک پر ہورڈنگ لگادی ہے۔لکھا ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں کی توہین پر خاموش رہتے ہیں وہ ریاست کی بہنوں بیٹیوں کی حفاظت کیسے کریں گے؟ اور دھکار ہے اکھلیش جی۔مولانا ساجد رشیدی نے ڈمپل یادو پر قابل اعتراض تبصرہ کیا تھا جس کے بعد یہ معاملہ گرم ہوگیا ہے۔

بریلی بدایوں میں اڑتے کھلونے اور ڈرون سے پھیلائی جارہی افواہیں

پولیس نے پکڑا، جانچ میں سچائی کا انکشاف

بریلی:29 جولائی (پی این ایس) ان دنوں اتر پردیش کے کئی اضلاع میں ڈرون کے اڑنے کا شور ہے۔اس سے گاؤں والوں میں خوف وہراس پھیل گیا ہے لیکن حقیقت میں یہ محض افواہ ہے۔بریلی سے اس طرح کے معاملات سامنے آئے ہیں۔پولیس کے مطابق کچھ شرپسندوں نے کھلونا ڈرون سے لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے میڈ ان چائنا کا لیبل لگا رکھا ہے۔اسی طرح کے کھلونا ڈرون ضلع کے کچھ علاقوں سے ملے ہیں جن میں نہ کیمرہ ہے اور نہ ہی ریکارڈنگ۔ان کے پاس صرف ایک لائٹ ہے جو رات کو چمکتی ہے۔دوسری جانب بدایوں ضلع میں مکئی کی کٹائی کرنے والی خاتون کو بھی کھیت میں کھلونا ڈرون پڑا ہوا ملا۔ساتھ ہی دہان خاتون کو ڈرون سمیت بلسی تھانے لے آئے۔پولیس کی تفتیش میں یہ ڈرون نما کھلونا نکلا۔پولیس نے افواہوں پر توجہ نہ دینے کی اپیل کی ہے۔بریلی شہر اور دیہی علاقوں سے ملحقہ علاقوں میں رات بھر ڈرون پرواز کرنے کا بہت شور ہے۔پیر کی صبح اس افواہ کو مزید تقویت ملی جب فتح گنج ویسٹ کے مڈولی گاؤں میں ایک گھر کی چھت پر ڈرون جیسا کھلونا پڑا ہوا ملا۔پولیس کی تفتیش میں پتہ چلا کہ یہ ڈرون نہیں بلکہ کھلونا ہے۔ای کامرس سائٹ پر اس کی قیمت 863 روپے تھی۔اس میں کیمرہ تک نہیں تھا۔یہ ریموٹ رسائی کے ساتھ 300 میٹر تک جاسکتا ہے۔بیٹری بیک اپ بھی صرف پانچ منٹ کا تھا۔ایس پی نارتھ مکیش مشرا نے کہا کہ یہ بیٹری ڈسچارج ہونے کی وجہ سے گرا ہوگا۔یہ کسی شرپسند کا ہاتھ ہے جس کی تحقیقات کی جارہی ہیں۔

"فروغ اردو میں ادبی تنظیموں کی شراکت پر" تقریب کا انعقاد

لکھنؤ:29 جولائی۔بزم اردو لکھنؤ کے تحت ایک شام بعنوان "فروغ اردو میں ادبی تنظیموں کی شراکت پر" یوپی پریس کلب میں ایک پروقار تقریب کا انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز قاری احتشام الحق کے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔بزم کی ممبران نے مست حفیظ رحمانی کی لکھی ہوئی نظم جو بزم اردو کے لئے لکھی گئی تھی پیش کی۔ڈاکٹر پروین شجاعت نے اپنی تنظیم "ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی میموریل سوسائٹی کا تعارف کرایا۔اور اردو کے لئے کی گئی اس کی خدمات کے متعلق بتایا اس کی خدمات کے متعلق بتایا۔ڈاکٹر منصور حسن خاں نے اردو کے لئے ایک نظم پیش کی۔اور اپنے اسکول کے متعلق بتایا۔محترمہ کلثوم طلحہ نے اپنی تنظیم تلفظ اور ہم کی اردو زبان کے لئے کی گئی خدمات بیان کیں۔پروفیسر صابرہ حبیب نے کہا کہ اردو زبان کے فروغ اور بقا کے لئے ہم سب کو کوشش کرنا چاہئے۔صحافی محمد غفران نسیم نے اردو کے فروغ اور بقا کے لئے اردو اخبارات کی خدمات بیان کیں۔جناب پرویز ملک زادہ نے اردو تلفظ اور اردو زبان کے لئے اپنے رسالے "امکان" کی خدمات کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب کو اردو کے اخبارات ضرور خریدنے چاہئے۔پروگرام کی صدارت محترمہ عائشہ صدیقی صاحبہ نے کی۔نظامت کے فرائض بزم اردو لکھنؤ کی جنرل سکریٹری تبسم قدوائی نے بخوبی انجام دی۔مہمانوں کا شکریہ بزم کی نائب صدر محترمہ شبانہ سلمان نے ادا کیا۔اس موقع پر بزم اردو کی سرپرست عائشہ صدیقی، صدر پروفیسر صابرہ حبیب، نائب صدر شبانہ سلمان، جوائنٹ سکریٹری پروین شجاعت، جنرل سکریٹری تبسم قدوائی، جوائنٹ سکریٹری اسماء مطلوب، اسماء یعقوب، تسنیم عرفان، شاہینہ فاروقی، اموبہ کی اعزازی سکریٹری شہلا حق، عذرا انجم، تصویر نقوی، سلسلہ ادب تنظیم کی بانی ساجدہ صبا، نجمہ نورانی، عطیہ، ڈاکٹر جہاں آرا، شبیہا لطیف، شمع پروین، روبی خان، نجمہ نورانی، نزہت شہاب چشتی، نصرین حامد، عمرانہ عظمت، روفیدہ، عزرا خاتون، احتشام الحق، پروفیسر ریشماں پروین، تسنیم رحمن، ام طیبہ قدوائی، پروفیسر جہاں آرا، محمد شکیل الدین، اسماء احمد شمیم وغیرہ خاص طور سے موجود تھے۔

اوسنیشور مندر میں بھگدڑ: ایک دوسرے پر چڑھتے، گرتے، بھاگتے چار ہزار لوگ

بارہ بنکی:29 جولائی (پی این ایس) یوپی میں اوسنیشور مندر کے دروازے اتوار کی رات تقریباً 12 بجے کھل گئے۔تب تک 20 ہزار سے زیادہ عقیدت مند احاطے میں جمع ہوچکے تھے۔عقیدت مندوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔مندر کے مرکزی دروازے سے تقریباً 250 میٹر دور بیریکیڈنگ اور ٹین شیڈ کے نیچے سے تقریباً 4000 عقیدت مند ایک قطار میں کھڑے تھے۔چاروں طرف بم بم بھولے اور ہر ہر مہادیو کی گونج تھی۔عقیدت مند بیل پترا، پھول اور پرساد کی خریداری میں مصروف تھے۔رات 2 بجے کے قریب اچانک لوگوں نے چیخنا شروع کردیا۔وہ دوڑنے لگے،ایک دوسرے کے اوپر چڑھتے ہوئے کہنے لگے، بھاگو، بھاگو... کرنٹ پھیل گیا ہے۔ اس افراتفری میں کچھ عقیدت مند بجلی کا کرنٹ لگنے کے خوف سے زمین پر گر گئے تو کچھ لوگوں کے پیروں تلے روند گئے۔بھگدڑ کی اطلاع ملتے ہی مندر انتظامیہ نے فوری طور پر بجلی کی سپلائی منقطع کردی۔اسی دوران ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکار سیدھا کٹنگ پوائنٹ کی طرف بھاگے۔قریبی دکانداروں کو بھی مدد کے لیے بلایا گیا۔میلے میں پہلے سے کھڑی ایمبولینس نے فوری طور پر زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے کا کام شروع کر دیا۔رات 3 بجے تک تمام زخمیوں کو ہسپتال لے جایا گیا۔عینی شاہدین نے بھی کچھ ایسی ہی صورتحال بتائی۔آس پاس کے دکانداروں نے بتایا کہ پہلے تو کسی کو سمجھ نہیں آئی کہ کیا ہوا ہے۔کرونا شنکر، ہلور رائے بریلی نے بتایا کہ رات کو جب بھگدڑ مچی تو میں بیریکیڈنگ کے قریب تھا۔اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھ پاتا، ہجوم آگیا اور میری دکان بھی گرگئی۔جب مجھے معلوم ہوا کہ کرنٹ پھیل گیا ہے تو فوراً موقع پر جانے کی ہمت نہ ہوئی۔لوگ لائٹ کاٹنے کے لیے چیخ رہے تھے۔

अनुसंधान अभिकल्प एवं मानक संगठन, लखनऊ

GeM बोली संख्या GEM/2025/B/6429200 दिनांक 25.07.2025

संख्या : PGL/VDVT/2025 दिनांक : 25.07.2025

भारत के राष्ट्रपति की ओर से कार्यकारी निदेशक/भंडार इस कार्यालय द्वारा निम्नानुसार GeM बोली (दो पैकेट प्रणाली) आमंत्रित करते हैं-

क्रम	GeM बोली संख्या	संक्षिप्त विवरण	मात्रा	बोली समाप्ति तिथि और समय/ बोली खोलने की तिथि और समय
1	2	3	4	5
1	GEM/2025/B/6429200 Dated 25.07.2025	सुरक्षा जनशक्ति सेवा (संस्करण 2.0) - कार्यालय / वाणिज्यिक /संस्थान/आवासीय: सुरक्षा गार्ड	22 Nos.	25-08-2025 दोपहर 13:00 बजे (सोमवार)
		सुरक्षा जनशक्ति सेवा (संस्करण 2.0)- कार्यालय/ वाणिज्यिक/संस्थान/आवासीय: सुरक्षा पर्यवेक्षक।	01 No.	

बोली की पूरी जानकारी, शर्तों और बोली/निविदा में जारी शुद्धिपत्र (यदि कोई हो) के लिए कृपया GeM की वेबसाइट www.gem.gov.in देखें।

कार्यकारी निदेशक/भंडार/आर.डी.एस.ओ. लखनऊ

اتر ریلوے

تصحیح نامہ

بھیجے گئے ٹینڈر نمبر: ڈبلیو۔سی،بی۔سی،سی،ٹی،وی،۔2025-02 میں ترمیم سے متعلق نوٹس۔حوالہ: ٹینڈر نوٹس نمبر: شمالی ریلوے/آر،ایس،ڈبلیو/،جولائی/سی،سی،ٹی،وی،/2025/02 تاریخ:11.07.2025 جس کی ٹینڈر کھلنے کی تاریخ 12.08.2025 ہے۔کام کی تفصیل :850 ایم،ای،ایم،یو،(MEMU)،ڈی،ای،ایم،یو،(DEMU) اور ای،ایم،یو،(EMU) کوچوں اور 3۔فیز ایئر کنڈیشنڈ اے،سی،ای،ایم،یو،(AC/EMU) کوچوں میں IP پر مبنی نگرانی سسٹم (VSS) کی سپلائی، قیام، ٹیسٹنگ اور کمیشننگ (SITC)۔" درج بالا ٹینڈر دستاویز میں درج ذیل ترمیم کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل	کی گئی ترمیم
1	کام مکمل کرنے کی مدت	کام مکمل کرنے کی مدت 10 ماہ
2	ٹینڈر دستاویز	ترمیم شدہ ٹینڈر دستاویز ویب سائٹ پر اپلوڈ کردی گئی ہے۔
3	سی،اے،ایم،سی کی شرائط	ٹینڈر کی NIT میں سی،اے،ایم،سی، کی شرائط جوڑ دی گئی ہیں۔

ٹینڈر کی دیگر سبھی شرائط پہلے جیسی رہیں گی۔ سبھی ترمیم www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر دیکھی اور ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔

نمبر: ڈبلیو۔سی،بی،سی،سی،ٹی،وی،۔2025-02 تاریخ:28.07.2025

2288/25 گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ضلعی مجسٹریٹ نے خستہ حال اسکول کی عمارت کا لیا نوٹس، طلبہ کی تعلیم اور تحفظ کو یقینی بنانے کی ہدایت

٭٭ دورِ تاکہ، لکھنؤ ٭٭ لکھنؤ کے ضلعی مجسٹریٹ جناب وشاک جی نے آج ایک اخبار میں شائع خبر کا نوٹس لیتے ہوئے کاکوری کے مہپتمؤ میں واقع سابق ابتدائی مدرسہ کا اچانک معائنہ کیا۔انہوں نے ہدایت دی کہ خستہ حال عمارت میں بچوں کی تعلیم متاثر نہ ہو، اس کے لیے فوراً نئے کلاس روم میں دو شفٹوں میں تدریسی عمل شروع کیا جائے اور غیر محفوظ عمارت کو فوری طور پر منہدم کر کے نئے کمروں کی تعمیر کا عمل شروع کیا جائے۔معائنے کے دوران بیسک ایجوکیشن آفیسر نے ضلعی مجسٹریٹ کو بتایا کہ اسکول کی عمارت سنہ 2008 میں تعمیر کی گئی تھی۔بچوں کی پڑھائی متاثر نہ ہو، اس کے لیے ڈی ایم نے حکم دیا کہ نئے تعمیر شدہ اضافی کمروں میں طلبہ کو دو شفٹوں میں بیٹھا کر پڑھائی کا عمل جاری رکھا جائے۔ساتھ ہی، دیہی انجینئرنگ سروس (RES) کے ایگزیکٹو انجینئر کو فوری طور پر خستہ عمارت کا تخمینہ لگا کر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی گئی۔مزید برآں، جس جگہ عارضی شامیانہ لگا کر بچوں کو پڑھایا جارہا تھا، وہاں دو نئے کمروں کی تعمیر کے لیے 'کریٹیکل گیپ' مد کے تحت رقم مہیا کرنے کی منظوری بھی ڈی ایم نے دی۔اس کے لیے RES کے ایگزیکٹو انجینئر کو منصوبہ بندی تیار کر کے جمع کرانے کی ہدایت دی گئی۔معائنے کے دوران ڈی ایم نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ (صدر)، بیسک ایجوکیشن آفیسر اور ایگزیکٹو انجینئر RES کو یہ ہدایت بھی دی کہ خستہ حال عمارت کی فوری نیلامی کر کے اسے منہدم کیا جائے تاکہ نئی عمارت کی تعمیر جلد از جلد شروع کی جاسکے۔اس موقع پر ڈی ایم نے یہ سخت ہدایت بھی جاری کی کہ کسی بھی حالت میں غیر محفوظ یا شکستہ عمارت میں تدریسی عمل نہ چلایا جائے، اور اگر ایسا پایا گیا تو متعلقہ بلاک ایجوکیشن آفیسر کے خلاف سخت جوابدہی طے کی جائے گی۔انہوں نے بیسک ایجوکیشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کو اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں واقع تمام اسکولوں کی چھتوں اور ڈھانچے کی سکیورٹی کا معائنہ تکنیکی کمیٹی سے کرانے اور اس کی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت بھی دی۔معائنے کے دوران بیسک ایجوکیشن آفیسر، سب ڈویژنل مجسٹریٹ (صدر)، ایگزیکٹو انجینئر RES سمیت متعلقہ محکموں کے دیگر افسران بھی موجود تھے۔

اودھ نامہ

کچھ ہاتھ نہ آئے گا کف افسوس ملنے کے سوا

جیسے جیسے زمانہ پیغمبر آخرالزماں کے زمانے سے دور ہوتا جائے گا ویسے ویسے اس میں خرابیاں پیدا ہوتی جائیں گی۔ ممکن ہے کہ ان خرابیوں کو ہم ترقیات سے تعبیر کریں۔ لیکن درحقیقت ایسا ہوگا نہیں۔ ہم آج اکیسویں صدی کے پہلے ربع کے آخری دور میں ہیں، اور دیکھ رہے ہیں کہ یہ دور کئی اعتبار سے نہایت پیچیدہ اور مشکلات سے بھرپور ہے۔ ایک طرف ایسی خبریں بھی آرہی ہیں کہ دنیا میں الاسلام سب سے تیزی کے ساتھ قبول کیا جانے والا مذہب بن گیا ہے اور ہر دن میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور ان خبروں سے ہم بہت خوش بھی ہوجاتے ہیں کہ ہماری تعداد عالمی سطح پر بڑھ رہی ہے پیدائشی اعتبار سے بھی اور جدید لی مذہب کے حوالے سے بھی، مجموعی طور پر مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ لیکن کیا یہی بس کافی ہے کہ ہماری تعداد میں اجافہ ہوتا جارہا ہے اور باقی مذاہب پیچھے چھوٹتے جارہے ہیں۔ ہمیں یہ نظر نہیں آرہا ہے کہ تیز رفتار سائنسی ترقی، تہذیبی تصادم، میڈیا کا غلبہ، فکری انتشار، معاشی بے یقینی اور اخلاقی بحران نے دنیا کے ہر انسان، بالخصوص مسلمانوں کو کافی حد تک متاثر کر رکھا ہے۔ ایک طرف اسلاموفوبیا بڑھ رہا ہے، تو دوسری طرف خود مسلم دنیا داخلی مسائل میں اُلجھی ہوئی ہے۔ ایسے نازک عہد میں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ محض ردِّ عمل تک محدود نہ رہیں بلکہ ایک مثبت فکر، سیاسی بصیرت اور موثر حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھیں۔

نہ صرف ملکی بلکہ عالمی سطح پر دیکھا جائے تو آج دُنیا بھر میں مسلمانوں کو ایک ''سیاسی مسئلہ'' بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ ملک میں مسلمانوں کو ملک دشمن اور مسلم ممالک کو دنیا کو لئے خطرہ، کہیں دہشت گردی کے الزام میں اُنھیں نشانہ بنایا جارہا ہے۔ کہیں اُن کی شناخت کو مشتبہ بنایا جارہا ہے۔ کہیں اُنھیں مذہب کے نام پر زدوکوب کیا جارہا ہے اور کہیں اُنھیں سماجی و سیاسی میدان سے باہر کرنے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ ہندوستان جیسے ملک میں فرقہ وارانہ سیاست کا زور بڑھ رہا ہے۔ اکثریتی سیاست کی پیداوار نے اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کے لیے دائرۂ حیات تنگ کر دیا ہے۔ شہریت ترمیمی قانون (CAA) اور شہریت قومی رجسٹر (NRC) جیسے قوانین، ووٹر لسٹ خصوصی نظر ثانی، ہجومی تشدد، بلڈوزر نظام، مذہبی آزادیوں پر قدغن اور تعلیمی و اقتصادی میدان میں پسماندگی، وقف ترمیم، بے قصور مسلمانوں کی قید و بند کی صعوبتیں وغیرہ اِس سیاسی پس منظر کا حصہ ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر بھی فلسطین، ایران، کشمیر، شام، یمن اور چین کے مسلمانوں کے حالات، مسلم قائدین کے ضمیر کے امتحان کا باعث ہیں، مگر مسلم قیادت یا تو خاموش ہے یا مجبور۔ اِس تناظر میں مسلمانوں کو اَب نئی سطح پر اپنی موجودگی، سیاسی بیداری اور ملکی و عالمی کردار کو اَز سرِ نو متعین کرنے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کے لیے ملکی سیاست بالخصوص ایک اہم اور بڑا مسئلہ ہے۔ اِس لیے موجودہ سیاسی پس منظر میں مسلمانوں کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر سیاسی بیداری پیدا کریں۔ جمہوری نظام میں اپنی قانونی و سیاسی حیثیت کو پہچانیں۔ جذبات سے ہٹ کر حکمت اور فہم سے کام لیں۔ آئینی حقوق کو جانیں اور اُس کے تحفظ کے لیے قانونی سطح پر منظم ہوں، سیاسی جماعتوں کے وعدوں کا تجزیہ کریں اور صرف جذباتی نعروں کے بجائے پالیسیوں کو دیکھ کر فیصلہ کریں، خود اپنے اندر سے قیادت پیدا کریں، چاہے وہ مقامی سطح پر ہو یا قومی سطح پر۔ مسلمانوں کو اِس بات کا علم و ادراک ہونا چاہیے کہ جمہوری نظام میں محض شکوے کافی نہیں، بلکہ پارلیمنٹ، اسمبلی، بلدیات اور پنچایتوں میں موثر شراکت کے ذریعے ہی تبدیلی ممکن ہے۔ بالخصوص آج جب کہ ریاست بہار میں اسمبلی انتخاب قریب ہے، تو ایسے میں مسلمانوں کو اِنتہائی حکمت عملی اختیار کرنی ہوگی اور اپنے قیمتی ووٹوں کو بندر بانٹ ہونے سے بہر صورت روکنا ہوگا۔ سیاسی حقائق بتاتے ہیں کہ مسلم ووٹوں کے دعویداران میں ہر طرح کی سیاسی جماعتیں شامل ہیں۔ اُن میں سیکولر بھی ہیں اور کمیونل بھی ہیں۔ بعض سیکولر جماعتیں خوف و ہراس میں مبتلا کر کے مسلمانوں کا ووٹ حاصل کرنا چاہتی ہیں اور بعض سیکولر جماعتیں جذبات کے نام پر ووٹ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ جب کہ کمیونل جماعتیں اَموال اور ضمیر فروش مسلم قائدین کے سہارے مسلم ووٹوں میں سیندھ مارنا چاہتی ہیں۔ اِس اعتبار سے بہار کا اسمبلی انتخاب مسلمانوں کی سیاسی حکمت عملی کے ساتھ اُن کے مستقبل کو بھی طے کرے گا۔ بلاشبہ اِنڈیا اتحاد، این ڈی اے اتحاد، ایم آئی ایم اور جن سوراج اِن تمام جماعتوں کی نظریں مسلمانوں پر ہیں۔ چناں چہ اگر مسلمان پہلے کی طرح بندر بانٹ کا شکار ہوتے ہیں اور ضمیر فروش مسلم قائدین کے جھانسے میں آتے ہیں، یا پھر برادری واد کے جال میں پھنستے ہیں تو ہجومی تشدد، بلڈوزر نظام، عبادتگاہوں کی بے حرمتی، مذہبی امتیازات، دینی اداروں پر شب خون، وقف سے دست برداری، بے قصور مسلمانوں کی قید و بند، دوسرے درجے کی شہریت ہونا اُن کا مقدر ہے۔ اب یہ فیصلہ مسلمانوں کو کرنا ہے کہ وہ اپنی سیاسی طاقت کا مظاہرہ کس نہج پر مظاہرہ کرتے ہیں اور ریاست سے لے کر مرکز تک اپنے وجود کا اِحساس کتنا موثر انداز سے کرا پاتے ہیں!

اِس سلسلے میں سب سے اہم یہ ہے کہ مسلمان سیاسی و معاشرتی سطح پر منظم و متحد ہوں۔ کیوں کہ مسلمانوں کی بڑی کمزوری اُن کا بکھرا ہوا شیرازہ بھی ہے۔ مسلکی، لسانی اور علاقائی اختلافات نے مسلمانوں کو اِنتشار کی حد تک منقسم کر رکھا ہے۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ آج ہر مسلمان اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے اور فرقہ بندی کے تمام راستے مسدود کردے۔ کیوں کہ اختلافات کو حکمت، رواداری اور مکالمے سے سلجھا کر ایک اُمت بن کر آگے بڑھنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ پھر چوں کہ مسلمان دین اسلام کے پیروکار ہیں اور اِسلام کا سب سے طاقتور پہلو اُس کی اخلاقی تعلیمات ہیں۔ لہٰذا دِیانت، عدل، تحمل، عفو، سخاوت، اور خدمتِ خلق جیسی اقدار کو فرد اور معاشرے کی سطح پر زندہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یہ اخلاقی بلندی ہی تھی جس نے ابتدائی اسلام کو دنیا میں پھیلایا اور وقار کے ساتھ دنیا کے سامنے اپنا سر بلند رکھا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ جدید ذرائع ابلاغ میں اپنی موجودگی کو یقینی بنائیں اور اُس میں اپنی پوزیشن بھی مضبوط و مستحکم کریں۔ بصورتِ دیگر مسلمانوں کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوگی اور پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ☆☆☆

غزہ پر اسرائیلی بربریت، وزیر اعظم مودی کی خاموشی باعثِ شرم

سونیا گاندھی

سونیا گاندھی نے غزہ میں اسرائیلی مظالم کو انسانیت کے خلاف جرم قرار دیتے ہوئے مودی حکومت کی خاموشی کو قابلِ مذمت بتایا۔ انہوں نے فوری جنگ بندی، انصاف اور فلسطینیوں کی حمایت پر زور دیا

اسرائیل میں 7 اکتوبر 2023 کو حماس کے ہاتھوں بے گناہ مرد، عورتوں اور بچوں پر کیے گئے وحشیانہ حملوں یا ان کے بعد اسرائیلی شہریوں کو یرغمال بنائے رکھنے کو کوئی بھی درست قرار نہیں دے سکتا۔ ان کی بار بار اور بغیر کسی شرط کے مذمت ہونی چاہیے لیکن ایک انسان اور عالمی برادری کے رکن کے طور پر یہ تسلیم کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ غزہ کے عوام پر اسرائیلی حکومت کی جوابی کارروائی صرف شدید نہیں بلکہ مجرمانہ حد تک سفاک رہی ہے۔ گزشتہ دو برسوں میں 55000 سے زائد فلسطینی شہری ہلاک ہو چکے ہیں جن میں 17000 بچے شامل ہیں۔ غزہ میں رہائشی عمارتیں، اسپتال اور دیگر بنیادی سہولیات والے ڈھانچے جان بوجھ کر شدید فضائی بمباری کے ذریعے تباہ کر دیے گئے۔ اکتوبر 2023 سے لے کر اب تک کے واقعات دل دہلا دینے والے ہیں اور حالیہ مہینوں میں صورت حال اور زیادہ اندوہناک ہو چکی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح انسانی امداد کو بھی ایک ظالمانہ حکمت عملی کے طور پر ہتھیار بنا دیا گیا۔

اسرائیلی افواج نے غزہ کی مکمل فوجی ناکہ بندی کر کے دوا، خوراک اور ایندھن کی فراہمی کو دانستہ طور پر روکا ہے۔ عام شہریوں کا قتل عام اور انفراسٹرکچر کی اندھا دھند تباہی ایک انسانی المیہ کو جنم دے چکی ہے، جو ناکہ بندی کے باعث اور زیادہ بھیانک ہو چکا ہے۔ بھوک سے موت کی طرف دھکیلنا یقیناً انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ اس تباہی کے بیچ اسرائیل نے اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کی جانب سے آنے والی امداد کو یا تو رد کر دیا یا روک دیا۔ انسانیت کے تمام اصولوں کی توہین کرتے ہوئے اسرائیلی فوج نے ان افراد پر بھی گولیاں برسائیں جو اپنے اہلِ خانہ کے لیے خوراک لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اقوام متحدہ نے بھی اس پر شدید تشویش ظاہر کی ہے اور خود اسرائیلی افواج کو بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنا پڑا ہے۔

ماہرین کے مطابق غزہ میں اسرائیل کا فوجی قبضہ دراصل نسل کشی کے مترادف ہے، جس کا مقصد فلسطینیوں کو ان کی سرزمین سے ختم کرنا ہے۔ اس کا انداز اور اثرات 1948 کی 'نکبہ' کی یاد دلاتے ہیں، جب فلسطینیوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کیا گیا۔ یہ بربریت صرف نوآبادیاتی ذہنیت کا نہیں بلکہ چند لالچی رئیل اسٹیٹ مافیا کے مفادات کی تکمیل کا بھی ذریعہ ہے۔

بدقسمتی سے غزہ کا بحران عالمی نظام کی سنگین کمزوریوں کو بے نقاب کر چکا ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے فوری اور غیر مشروط جنگ بندی کا مطالبہ کیا لیکن اسے نظر انداز کر دیا گیا۔ سلامتی کونسل بھی اسرائیل پر پابندیاں لگانے میں ناکام رہی ہے۔ عالمی عدالتِ انصاف نے 26 جنوری 2024 کو اسرائیل کو نسل کشی سے باز رہنے اور شہریوں تک ضروری امداد پہنچانے کا حکم دیا مگر اسے بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ امریکہ کی جانب سے دیے گئے براہ راست یا بالواسطہ تعاون نے اسرائیل کو ان اقدامات پر نہ صرف اُکسایا بلکہ انہیں ممکن بھی بنایا۔ جب بین الاقوامی قوانین اور ادارے مفلوج ہو جائیں، تو غزہ کے عوام کے لیے آواز بلند کرنا اب دیگر ممالک کی ذمہ داری بن چکی ہے۔ جنوبی افریقہ نے بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسرائیل کو عالمی عدالت لے گیا اور اب برازیل بھی اسی راہ پر ہے۔

فرانس نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا، جبکہ برطانیہ اور کینیڈا نے اسرائیلی رہنماؤں پر پابندیاں لگائیں۔ خود اسرائیل کے اندر بھی اس جارحیت کے خلاف آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ ایک سابق وزیر اعظم نے غزہ میں جنگی جرائم کا اعتراف کیا ہے۔ ایسی عالمی بیداری کے درمیان یہ قومی شرم کی بات ہے کہ ہندوستان خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ ہندوستان ہمیشہ عالمی انصاف کی علامت رہا ہے۔ اس نے نوآبادیاتی قوتوں کے خلاف عالمی تحریکوں کو تحریک دی، سرد جنگ میں سامراجیت کے خلاف آواز بلند کی اور جنوبی افریقہ میں رنگ کی بنیاد پر امتیاز کے خلاف عالمی مہم کی قیادت کی۔ آج جب بے گناہ انسانوں کا قتلِ عام ہو رہا ہے تو ہندوستان کا اپنے ان اصولوں سے انحراف کرنا ہمارے اجتماعی ضمیر پر ایک داغ ہے اور ہماری آئینی قدروں سے غداری ہے۔

آئین کے رہنما اصول حکومت سے توقع کرتے ہیں کہ وہ بین الاقوامی امن کو فروغ دے، قوموں کے درمیان انصاف پر مبنی تعلقات قائم رکھے اور عالمی قوانین و معاہدوں کا احترام کرے۔ اسرائیل کی جانب سے ان تمام اقدار کی خلاف ورزی اور ہماری حکومت کی خاموشی ہمارے آئینی فرائض کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ ہندوستان ہمیشہ دو ریاستی حل اور اسرائیل-فلسطین کے درمیان منصفانہ امن کا حامی رہا ہے۔ 1974 میں اندرا گاندھی کی قیادت میں ہندوستان پہلا غیر عرب ملک بنا جس نے پی ایل او کو فلسطینی عوام کا جائز نمائندہ تسلیم کیا۔ 1988 میں ہندوستان نے فلسطین کو باضابطہ تسلیم کرنے والے ابتدائی ممالک میں جگہ پائی۔

غزہ میں اسرائیلی مظالم کے دوران وزیر اعظم مودی کی شرمناک خاموشی انتہائی مایوس کن ہے۔ یہ اخلاقی بزدلی کی انتہا ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ وہ ہندوستان کی تاریخی وراثت کی نمائندگی کرتے ہوئے انصاف اور انسانیت کی مضبوط آواز بنیں۔ آج جب یہ مسئلہ پوری انسانیت کے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑ رہا ہے، تو گلوبل ساؤتھ ایک بار پھر ہندوستان کی قیادت کا منتظر ہے۔

☆☆☆

(بشکریہ: قومی آواز)

ایجوکیشنل بک ہاؤس کے سو برس

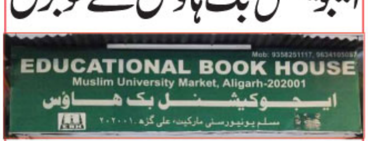

معصوم مرادآبادی

علی گڑھ کی شہرہ آفاق شمشاد مارکیٹ میں کتابوں کی ایک پرسکون دکان کا نام 'ایجوکیشنل بک ہاؤس' ہے۔ جو لوگ اس سے واقف نہیں ہیں، ان کے لیے یہ کتابوں کی ایک عام دکان جیسی ہے، لیکن جنھوں نے علی گڑھ کی تاریخ و تہذیب کو جانا اور پہچانا ہے، ان کے لیے ایجوکیشنل بک ہاؤس کتابوں کا ایک خزانہ ہے جہاں سے اردو کے بڑے بڑے ادیب و شاعر ہی فیض یاب نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں غریب طلباء نے بھی فیض اٹھایا۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس تاریخ ساز اشاعت گھر نے اپنے قیام کی ایک صدی مکمل کر لی ہے۔

ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی علمی و ادبی تاریخ کا ایک ناگزیر حصہ ہے۔ اس سے اردو شعر و ادب کی ہزاروں داستانیں وابستہ ہیں۔ اس بے مثال ادارے کا آغاز اے ایم یو کالج کے ایک سابق طالب علم عبدالشہید خاں نے 1925 میں کیا تھا۔ ان کا وطنی تعلق میرٹھ سے ضرور تھا مگر وہ پوری طرح علی گڑھ کی تہذیب میں رچ بسے تھے۔ اس ادارے کی ابتداء تصویر محل کے پاس فلر روڈ سے ایک معمولی اسٹیشنری شاپ کی صورت میں ہوئی تھی اور بعد کو یہ ترقی کرتے کرتے ایک ایسے شاندار ادارے میں تبدیل ہوا جس نے علی گڑھ ہی نہیں پورے ملک میں اردو شعر و ادب کی کتابوں کا جال بچھا دیا۔ خاص بات یہ ہے کہ سو برس پہلے اس ادارے کی بنیاد جس دیانت اور ایمانداری پر رکھی گئی تھی اس پر وہ آج بھی پوری طرح قائم و دائم ہے۔ اس کا ذاتی تجربہ مجھے گزشتہ دنوں خود ہوا۔ ایک روز میں علی گڑھ کے سفر کے دوران ایجوکیشنل بک ہاؤس پر اس کے مالک دوم احمد سعید خاں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک طالب علم وہاں آیا اور اس نے پچاس برس پرانی ایک کتاب طلب کی۔ بڑی مشکل سے کتابوں کے انبار سے یہ کتاب نکالی گئی۔ طالب علم نے قیمت پوچھی تو وہی بیس روپے طلب کی گئی جو پچاس برس پہلے لکھی گئی تھی۔ قیمت سن کر طالب علم نے جذباتی انداز میں کہا کہ "اس کتاب کی مجھے اتنی شدید ضرورت تھی کہ اگر آپ مجھ سے ایک ہزار روپے بھی مانگتے تو میں ادا کر دیتا۔"

یہ دراصل اس ادارے کی ایمانداری اور دیانت داری کی معمولی مثال ہے ورنہ جاننے والے جانتے ہیں کہ اس ادارے نے اپنا سو سال کا یہ سفر اسی تاجرانہ دیانتداری اور ایمانداری کے ساتھ پورا کیا ہے۔ درحقیقت اس تاریخ ساز اشاعتی ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد طلباء کو معیاری اور سستی کتابیں فراہم کرنا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آج مہنگائی کے اس دور میں بھی جتنی ارزاں قیمت پر کتابیں ایجوکیشنل بک ہاؤس فراہم کرتا ہے اتنی شاید ہی کوئی پرائیویٹ ادارہ کرتا ہو۔ علی گڑھ کے ہزاروں طلباء اس بات کی گواہی دیں گے کہ کس طرح ایجوکیشنل بک ہاؤس نے ان کی ضرورتوں کا خیال رکھا ہے۔ اگر کسی طالب علم کے پاس پیسے نہیں ہوئے تو اسے یا تو ادھار یا پھر مفت میں کتاب فراہم کی گئی تاکہ اس کی تعلیم میں خلل نہ پڑے۔ آپ کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ اس ایجوکیشنل بک ہاؤس پر آکر اپنی علمی پیاس بجھانے والوں میں پروفیسر رشید احمد صدیقی، پروفیسر آل احمد سرور، علی سردار جعفری، معین احسن جذبی اور عصمت چغتائی جیسی اردو ادب کی نابغہ روزگار شخصیات شامل رہی ہیں۔ ان سبھی لوگوں کی نادر و نایاب کتابوں کے پہلے اڈیشن ایجوکیشنل بک ہاؤس نے ہی شائع کئے اور ان کی اشاعت کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ کئی اداروں نے اس ادارے کے نام سے ملتے جلتے نام رکھ کر ترقی پانے کی کوشش کی لیکن وہ ایجوکیشنل بک ہاؤس جیسا وقار اور مرتبہ حاصل نہیں کر سکے۔

ایجوکیشنل بک ہاؤس کی مطبوعات کی تعداد 900 سے زائد ہے۔ اس ادارے نے معیاری درسی، علمی و ادبی کتابیں شائع کر کے اردو زبان و ادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس کے موجودہ مالک اسد یار خاں اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ہر روز سہ پہر کو یہاں آکر بیٹھتے ہیں اور ان کے چھوٹے بھائی احمد سعید خاں دن بھر ڈیوٹی دیتے ہیں۔ یہاں ہر آنے والے کا بڑی خندہ پیشانی سے خیر مقدم کیا جاتا ہے اور اس کی ضرورت کی کتابیں فراہم کرنے میں کوئی تکلف نہیں کیا جاتا۔ کتاب بیزاری کے اس دور میں یہ دونوں بھائی اردو کتابوں کے فروغ میں ایمانداری اور دیانت داری کے ساتھ جو غیر معمولی خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ بلاشبہ لائق تحسین ہیں۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس کی ایک صدی مکمل ہونے پر اپنے کرم فرما اسد یار خاں اور احمد سعید خاں کو مبارکباد اور تہنیت پیش کرتا ہوں۔

زندگی ایک معمہ ہے ہمیشہ خوبصورت نہیں ہوتی

پی چدمبرم

دس جولائی 2025 کو مسٹر جگدیپ دھنکر نے بڑی خوشی کے ساتھ اور پرجوش انداز میں کہا تھا کہ وہ اگست 2027ء میں سبکدوش ہوں گے لیکن ہم سب نے دیکھا کہ کس طرح 21 جولائی کو صرف چند گھنٹوں میں اُنھیں نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ سے استعفیٰ دینا پڑا (استعفیٰ دینے پر مجبور ہونا پڑا) اور اب اُن کے لئے سابق نائب صدر کے الفاظ استعمال کئے جارہے ہیں۔ وہ ملک کے نائب صدر تھے اور بہ اعتبار عہدہ ایوان بالا یعنی راجیہ سبھا کے صدر نشین بھی تھے۔ 21 جولائی کو مسٹر جگدیپ دھنکر نے بڑی خاموشی کے ساتھ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا اور اس طرح صدر نشین راجیہ سبھا کا عہدہ بھی چھوڑ دیا۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر 10 جولائی اور 21 جولائی کے درمیان کیا ہوا کہ اُن کی زندگی اجیرن کردی گئی یا ہوگئی اور زندگی مصیبت بن گئی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ پیر 21 جولائی کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اجلاس معمول کے مطابق شروع ہوئے۔ اس سے ایک دن قبل حکومت نے مختلف سیاسی جماعتوں کے فلور لیڈران کا رسمی اجلاس طلب کیا، اس طرح کے اجلاس حکومت کی جانب سے طلب کئے جانے کی ایک روایت رہی ہے جن میں یہ کہا جاتا ہے کہ بلکہ تیقن دیا جاتا ہے کہ تمام مسائل پر مباحث ہوں گے اور ایوان میں بنا کسی رکاوٹ و خلل کے کارروائی جاری رکھنے میں حکمراں جماعت کے ارکان (حکومت) اور اپوزیشن ایک دوسرے سے تعاون و اشتراک کریں گے لیکن افسوس صد افسوس کہ حالیہ برسوں کے دوران ہندوستانی پارلیمنٹ کے کام کاج میں حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان اس مسئلہ پر اتفاق رائے نہیں پایا گیا کہ ایوان میں کیا مباحث ہوں گے، کب مباحث ہوں گے اور کیسے مختلف مسائل پر بحث کی جائے گی حالانکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ جہاں تک اپوزیشن جماعتوں کا سوال ہے راجیہ سبھا میں اپوزیشن عام طور پر قاعدہ 267 کے تحت بحث کرنے پر اصرار کرتی ہے۔ آپ کو یہ بھی بتادیں کہ یہ ایک پارلیمانی ضابطہ ہے جس کے تحت فوری اہمیت کے حامل مسئلہ پر مباحث کئے جاتے ہیں اور اسے تحریک التواء کہا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ ضابطہ 267 کا استعمال کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن بی جے پی کی زیر قیادت این ڈی اے حکومت نے ہمیشہ اسے حکومت پر عدم اعتماد یا ملامت کی مانند سمجھا ہے۔ آپ کو بتادیں کہ پچھلے 11 برسوں میں صرف نومبر 2016ء میں جب نوٹ بندی پر بحث ہوئی ضابطہ 267 کے تحت ہی اجازت دی گئی تھی۔ جب سے مسٹر دھنکر صدر نشین راجیہ سبھا مقرر کئے گئے انھوں نے ضابطہ 267 کے تحت کسی بھی بحث کی اجازت نہیں دی۔

21 جولائی بھی مختلف نہیں تھا یہ سب کچھ جیسے دھنکر کے بیکرٹ کے مطابق تھا۔ بی جے پی کے ایک رکن نے قاعدہ 167 کے تحت نوٹس دی تاکہ پہلگام دہشت گردانہ حملہ اور آپریشن سندور پر بحث کی جاسکے جبکہ اپوزیشن کے کئی ارکان نے اسی مسئلہ پر قاعدہ 267 کے تحت نوٹس دی۔ صدر نشین راجیہ سبھا نے بی جے پی رکن کی تحریک کسی دن پیش ہونے والی تحریک تسلیم کیا اور اپوزیشن کی تحریک کو اس بنیاد پر مسترد کردیا کہ وہ ضابطہ اور طریقہ کار کے مطابق نہیں تھیں (کسی کو آج تک یہ نہیں معلوم کہ قاعدہ 267 کے تحت کوئی ایسی تحریک کیسے لائی جائے جو ضابطوں اور طریقہ کار کے عین مطابق ہو)۔ وداعی تقریب اور نہ ہی دھوم دھام: صدر نشین راجیہ سبھا نے دوپہر 12 بجکر 30 منٹ پر بزنس اڈوائزری کمیٹی کا اجلاس طلب کیا اُس اجلاس میں جے پی نڈا اور مسٹر کرن رجیجو نے حکومت کی نمائندگی کرتے ہوئے شرکت کی جس میں کچھ دیر تبادلہ خیال کے بعد اجلاس شام ساڑھے چار بجے تک کیلئے ملتوی کردیا۔ جب بزنس اڈوائزری کا اجلاس دوبارہ منعقد ہوا دونوں وزراء غیر حاضر رہے۔ شائد اسی بات پر ناراض ہوکر صدر نشین نے رات 9 بجکر 25 منٹ پر اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا اور اس کیلئے طبی مشورہ کو بنیاد بنایا۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب مسٹر جگدیپ دھنکر نے استعفیٰ دیا تب کسی بھی سیاسی جماعت یا کسی بھی رکن پارلیمنٹ نے استعفیٰ واپس

لینے کیلئے مسٹر دھنکر پر زور نہیں دیا۔ خود بی جے پی کی قیادت اور قائدین نے بھی ایسا نہیں کیا۔ 22 جولائی کو نائب صدر نشین نے صدر نشین کا عہدہ مخلوعہ ہونے کا اعلان کردیا جس سے یہ پوری طرح واضح ہوگیا کہ حکومت نے جگدیپ دھنکر کو بناء کسی وداعی تقریب اور جوش و خروش کے گھر کا راستہ دکھانے کا فیصلہ کرلیا۔

بی جے پی کی ناشکری اور احسان فراموشی: بی جے پی کی زیر قیادت این ڈی اے حکومت کو مسٹر دھنکر کی بہت زیادہ شکر گذار ہونا چاہئے تھا۔ امریکی فٹبال کی اصطلاح میں انھوں نے "صورتحال سے نمٹنے" والے کا کردار ادا کیا۔ انھوں نے ون نیشن ون الیکشن (ONOE) اور دستور کی تمہید سے لفظ "سیکولر" اور سوشلسٹ حذف کرنے کے مطالبہ جیسے معاملات پر آر ایس ایس / بی جے پی کی مدافعت کی، حد تو یہ ہے کہ جگدیپ دھنکر نے (کیشونند بھارتی مقدمہ) میں فیصلے کیلئے سپریم کورٹ کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں بنیادی ڈھانچہ کے نظریہ کو پیش کیا تھا۔ انھوں نے پارلیمنٹ کی طرف سے بنائے گئے عدالتی جائزہ کے نظریئے کو تقویت دی۔ انھوں نے سپریم کورٹ اور ہائیکورٹس میں ججس کی تقرری کیلئے صدر کو مشورہ دینے کے طریقہ پر سوال (سکینڈ جج کیس) اُٹھایا اور سپریم کورٹ کے فیصلہ کو شدید نکتہ چینی کا نشانہ بنایا۔ دھنکو نے آرٹیکل 142 کے تحت گورنرس (اور صدر) کو تین دن کے اندر بلز پر دستخط یا انکار کرنے کا اختیار دینے پر اعتراض کیا جبکہ آرٹیکل 105 کے متضاد مسٹر جگدیپ دھنکر نے ارکان سے کہا کہ وہ اپنی تقاریر میں دستاویزات اور ڈیٹا کا حوالہ دیں۔ انھوں نے پرزور انداز میں سناتن دھرم کی بھی مدافعت کی۔ یہاں تک کہ انھوں نے آر ایس ایس کی زبردست ستائش کی جس سے اُن کے قدامت پسندانہ بازو نظریات کا اندازہ ہوتا ہے اور اُن کے اقدامات سے چاہے وہ گورنر مغربی بنگال ہو یا پھر آخری عہدہ کے دوران کئے گئے اقدامات دیئے گئے بیانات سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے بی جے پی اور اس کی قیادت کو خوش کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ مسٹر دھنکر مختلف اوقات میں مختلف جماعتوں سے وابستہ رہے جیسے جنتا دل، سماج وادی جنتا پارٹی (چندر شیکھر کی پارٹی)، کانگریس اور بی جے پی وغیرہ۔ آخر میں گورنر مغربی بنگال کی حیثیت سے تقرر نے اُن کے کیریئر کو عروج بخشا لیکن انھوں نے بحیثیت گورنر اپنے دستوری فرائض کی انجام دہی کی بجائے ریاستی حکومت (ممتا بنرجی حکومت) کے اُمور میں بار بار مداخلت بلکہ غیر ضروری مداخلت نے اگرچہ اُن کے موافق بی جے پی امیج کو مستحکم کیا لیکن عہدہ گورنر کے وقار کو مجروح کر کے رکھ دیا۔ حیرت انگیز طور پر اُنھیں نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ پر فائز کیا گیا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آر ایس ایس اور بی جے پی کو اُن پر کس قدر اعتماد تھا۔ راجیہ سبھا کی کارروائی کو جس انداز میں انھوں نے چلایا وہ بھی سب پر عیاں ہیں۔ جگدیپ دھنکر کو ہی اس بات کا اعزاز حاصل ہے کہ اُن کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کی گئی۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہر لمحہ بی جے پی کے موقف کی تائید کرنے اور آر ایس ایس کے نظریات کی مدافعت کرنے والے جگدیپ دھنکر نے ایسا کیا کردیا کہ اُنھیں نائب صدر جمہوریہ کے عہدہ سے مستعفی ہونا پڑا۔ آپ کو بتادیں کہ جسٹس یشونت ورما کے خلاف تحریک مواخذہ پیش کرنے کا آئیڈیا 15 جولائی کو کانگریس پارلیمانی حکمت ساز گروپ کے اجلاس کے ذریعہ منظر عام پر آیا اور اس نوٹس پر 63 ارکان پارلیمان نے دستخط کئے تھے۔ اس طرح اپوزیشن نے مسٹر دھنکر کیلئے کوئی موقع ہی نہیں چھوڑا اور نتیجہ میں اُنھیں 21 جولائی کو جسٹس یشونت ورما مواخذہ کی تحریک سے متعلق نوٹس قبول کرنی ہی پڑی (جبکہ اس قسم کی ایک نوٹس لوک سبھا میں اُسی دن حکمراں جماعت کی جانب سے پیش کی گئی) اس نوٹس نے مسٹر دھنکر کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ جسٹس شیکھر یادو کے خلاف مواخذہ کی تحریک پر کارروائی کرے۔ یادو کے خلاف مواخذہ کی نوٹس گزشتہ 7 ماہ سے دھنکو نے روکے رکھا، یہ قیاس آرائیاں بھی گردش کر رہی ہیں کہ مذکورہ دونوں تحریکیں پر فیصلوں سے ہی دھنکر کو رخصت کئے جانے کی راہ ہموار ہوئی لیکن راقم الحروف کے خیال میں دھنکر کے استعفیٰ کی وجہ صرف مذکورہ دونوں تحریکیں نہیں بلکہ یقیناً اور بھی کچھ ہے۔ ویسے بھی زندگی ایک معمہ، ایک راز ہے اور بعض مرتبہ زندگی بدمزہ اور بدصورت بھی ہوجاتی ہے۔

(سابق مرکزی وزیر داخلہ)

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

پانچویں قسط

کربلا کی شیر دل خاتون

سید سرفراز عباس رضوی کراروی
Mob. 7567349023

آپ کی رضاعت: مذہب شیعہ کے مشہور عالم علامہ شیخ محمد بن حسن معروف بہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ہر روز اپنی بیٹی فاطمہ کے گھر تشریف لاتے تھے اور اپنی انگلی کو انکے بچوں کے دہن میں دیکر سیراب کر دیا کرتے تھے (کبریت احمر جز ۳، ص ۱۷ طبع ایران) علامہ شیخ جعفر نزاری رقم طراز ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی تھا کہ آپ اپنی زبان مبارک کو اولاد فاطمہ کے دہن میں دے دیتے تھے جسے وہ چوس کر سیراب ہو جاتے، علامہ مذکور مزید لکھتے ہیں کہ روایات میں اولاد کا لفظ استعمال ہوا ہے جو دختر و پسر دونوں کو شامل ہوگا بنا بریں اس متبرک فضیلت میں حسنین علیہم السلام کے ہمراہ حضرت زینب کبریٰ اور آپ کی بہن ام کلثوم (زینب صغریٰ) بھی شمولیت رکھتی ہیں (زینب کبریٰ، ص ۴۳ وطراز المذہب مظفری، ص ۵۶۴ طبع ایران) شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رضاعت کا یہ طریقہ تمام اولاد فاطمہ کے لئے مخصوص تھا (تہذیب الاحکام)۔

حضرت امام حسینؑ کی مسرت: علامہ شیخ جعفر بن سلطان احمد تبریزی مرحوم رقم طراز ہیں کہ جب شریکۃ الحسین بی بی زینب سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام بچی کو دیکھنے کے لئے حجرۂ فاطمہ میں داخل ہوئے امام حسین علیہ السلام جو اس وقت خردسال تھے دوڑتے ہوئے باباجان کی خدمت میں آ پہنچے اور خوشی خوشی بہن کی ولادت کا مژدہ سنایا، امیر المومنین علیہ السلام اس خبر کے سنتے ہی آبدیدہ ہو گئے اور جب آقا حسین نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا نور نظر اس کا سبب عنقریب آشکار ہو جائے گا پھر آپ نے سانحہ کربلا کی جانب اشارہ فرمایا ملاحظہ ہو (کتاب بحر المصائب مطبوعہ ۱۲۹۵ھ والطراز المذہب، ص ۴۵)

جناب سلمان فارسیؓ کی مبارک باد: کتاب خصائص زینبیہ، ص ۱۹ میں ہے کہ جب شہزادی زینبؑ کی ولادت ہوئی تو سلمان فارسیؓ حضرت رسول خدا ﷺ کی خدمت بابرکت میں تشریف لائے اور بچی کی مبارک بادپیش کی اس پر آپ گریہ کرنے لگے اور آپ نے ان مصائب کا تذکرہ فرمایا جن سے جناب زینبؑ مستقبل میں دوچار ہونے والی تھیں۔ کتاب بطلۃ الکربلا از ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی مصری میں یہ واقعہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی جانب منسوب ہے۔

زینب کبریٰ" مرکز الطاف آل عبا: شہزادی زینب سلام اللہ علیہا وہ باعظمت بی بی ہیں جنہوں نے پنجتن پاک میں سے ہر ایک کا زمانہ دیکھا اور ہر ایک کے فیض صحبت وتربیت سے استفادہ فرمایا یہی وجہ تھی کہ آپ ان حضرات سے بہت زیادہ مانوس تھیں یہ افراد بھی آپ پر بڑی مہربانی وعطوفت کا مظاہرہ کرتے تھے علامہ نزاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جو چیز آپ کی بزرگی اور شرف میں زیادتی کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ **"ان الخمسة الطاهره اهل العباء عليهم السلام كانوا يحبونها حباً شديداً"** پنجتن پاک علیہم السلام میں کی ہر فرد آپ کو بے انتہا چاہتی اور حد سے زیادہ دوست رکھتی تھی (کتاب زینب کبریٰ عربی، ص ۳۹ طبع جدید ایران)

جناب زینبؑ عہد رسالت مآب ﷺ میں: یہ ظاہر ہے کہ جناب زینب سلام اللہ علیہا حضرت رسول اکرم ﷺ کے آخری دور حیات میں متولد ہوئیں اور فقط پانچ برس آپ کے زیر سایہ رہیں تاہم اس مختصر سی مدت میں بھی آپ اپنے برادران حقیقی کی طرح آنحضرت ﷺ کے الطاف وکرم اور عطوفت ومحبت کا ماویٰ وملجا رہیں حسنین علیہم السلام کی رضاعت وتربیت کے سلسلہ میں آنحضور ﷺ کا جو خصوصی رویہ تھا اس میں آپ بھی برابر کی شریک نظر آتی ہیں آپ اپنی اس کمسنی کے لمحہ حیات بڑی آسودہ خاطری اور ناز ونعم کے ماحول میں گزار رہی تھیں کہ ۲۸ صفر ۱۱ھ کو نانا محمد عربی کی جانسوز رحلت ہو جاتی ہے اور اس طرح آپ اپنے نانا کے ظل عاطفت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتی ہیں۔

شرافت نسبی: لغات میں شرف کے معنی علو اور بلندی کے ہیں (مجمع البحرین، ص ۳۷۹ و بیان اللسان و نور اللغات ومصباح منیر) اور نام ونسب میں شرف کا مطلب یہ ہے کہ انسان سب سے زیادہ واضح اور نمایاں شخصیت کی طرف منسوب ہو۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ **"کل بنی امٍ نیتمون الیٰ عصبتهم الا ولد فاطمه فانی انا ابوهم و عصبتهم"** ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے فرزندان فاطمہؑ کے پس میں ان کا باپ ہوں اور وہ سب میری اولاد ہیں

(شرف المسو بد بھانی ص ۵۱ طبع بیروت ۱۳۰۹ھ و بحارالانوار جلد دہم ص ۶۶ طبع قدیم ایران و ینابیع المودہ ص ۱۸۰ طبع نجف اشرف) حقیر کہتا ہے کہ مذکورہ حدیث شریف نے اس بات کی وضاحت کردی کہ جناب زینبؑ اور انکی اولادوں نسلوں پر ذریت رسول کا اطلاق ہوگا اور وہ ذریت رسول اکرم ﷺ کہی جائیں گی یہ اور بات ہے کہ ذریت حسنین علیہم السلام کے برابر ان کا درجہ نہ ہوگا (س۔ع) علامہ اہل سنت ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا روز قیامت میرے حسب نسب کے علاوہ کوئی رشتہ کسی کے کام نہ آئے گا اور سب رشتے منقطع ہو جائیں گے (صواعق محرقہ، ص ۹۳ مطبوعہ مصر) ملا حسین واعظ کاشفی سبزواری روضۃ الشہداء، ص ۴۰۲ میں گہر افشانی فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کی اولادیں ہمیشہ قابل تعظیم سمجھی جاتی رہی ہیں ہمارے نبی ﷺ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ حقدار ہیں۔ صادق آل محمد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے میں اپنی امت کے گناہ گاروں کی شفاعت کروں گا لیکن میری ذریت کو اذیت دینے والا میری شفاعت سے محروم رہے گا (سفینۃ البحار جلد دوم، ص ۲۵۳) کتب شیعہ میں ہے کہ جب امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا ذریت سے مراد آپ آئمہ علیہم السلام ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ نبی اکرم ﷺ کی تمام ذریت مراد ہے (سفینۃ البحار جلد دوم و کبریت احمر مطبوعہ ایران)

حدیث نبوی میں تذکرۂ زینبؑ: علامہ شیخ سلیمان قندوزی حنفی امام قسطنطنیہ اپنی کتاب میں ربیعۃ السعدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں حذیفہ یمانیؓ کے پاس گیا تو اس سے چند سوالات کئے اس پر انہوں نے فرمایا جو مجھ سے سنو اسے ازبر کرلو اور دوسروں تک پہنچانے کی سعی کرو بے شک میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ اصحاب کے مجمع میں تشریف فرما تھے اتفاق سے آپ کے نواسے حسینؑ آئے اور سیدھے منبر پر چڑھ گئے یہ دیکھ کر حضور اکرم ﷺ نے اپنے کاندھے پر بٹھالیا اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے یہ حسینؑ وہ ہے جو تمام دنیا میں بلحاظ حسب نسب سب سے بہتر اور اعلیٰ ہے اسکے نانا رسول اللہ ﷺ اولاد آدم کے سید وسردار ہیں، اس کی نانی خدیجۃ الکبریٰ سابقۃ الایمان ہیں اس کے ماموں قاسم، عبداللہ اور ابراہیم ہیں اس کے چچا جعفر، عقیل اور پھوپھی ام ہانی ہیں **"وهذا الحسين خير الناس اباً و اماً و اخاً و اختاً ابو هُ علی ؑ و امهٗ فاطمهؑ و اخو هُ الحسن و اختهٗ زينب و رُقيه"** یہ حسینؑ ماں باپ اور بھائی بہن کے لحاظ سے کہیں افضل وبرتر دنیا ہے اس کے باپ علی مرتضیٰؑ ماں فاطمہ زہراؑ بھائی حسن مجتبیٰؑ اور بہن زینبؑ ورقیہؑ (ام کلثوم) ہیں پھر فرمایا یہ سب کے سب جنت میں جائیں گے اس کی دونوں بہنیں اور یہ خود جنت میں داخل ہوگا اے لوگو حسین ابن علیؑ کو وہ بلندی حاصل ہے جو انبیاء ماسلف کی ذریت میں کسی کو نصیب نہیں بے شک فضل وشرف و ولایت اللہ کے رسول ﷺ اور اس کی ذریت کے لئے مخصوص ہے لہٰذا تم لوگ باطل اور نفاق کی فریب کاریوں میں نہ آجانا (ورنہ خسارہ میں رہوگے) ملاحظہ کیجئے (ینابیع المودہ باب ۵۸، ص ۳۳۳ طبع ایران) واضح ہو کہ اس حدیث کو صاحب ینابیع المودہ کے علاوہ ابن حیان نے تعبیہ الکبیر اور حافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی نے کتاب درر السمطین اور علامہ سمہودی نے جواہر العقدین میں نقل فرمایا ہے۔

آفتاب عالمتاب کا طلوع نہ کرنا: علامہ ارجستانیؒ رقم طراز ہیں کہ ایک مرتبہ زمانہ حضرت رسالت مآب ﷺ میں آپ کے اصحاب نے یہ دیکھا کہ وقت کافی ہو چکا ہے مگر سورج طالع نہیں ہوا تمام صحابی یہ منظر غریب دیکھ کر متحیر ہو گئے اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں آکر ماجرا سے باخبر کیا یہ سن کر آپ نے جناب سلمان فارسی کو فوراً فاطمہ کے گھر روانہ کیا اور فرمایا میری دلبند فاطمہ سے جاکر کہو کہ حجرے میں زینبؑ سر برہنہ ہے اس کے سر کو جلدی سے چھپادو تا کہ آفتاب طلوع کرے اس لئے کہ آفتاب زینبؑ کو سر برہنہ دیکھنے میں شرم محسوس کرتا ہے چنانچہ فاطمہ زہراؑ نے ایسا ہی کیا اور سورج پہاڑ کی اوٹ سے نکل آیا (انوار المجالس باب دھم، ص ۲۶۶ مطبوعہ ایران ۱۳۳۲ھ وغیرہ)

آنحضرت ﷺ کا خواب کی تعبیر بتلانا: علماء و مورخین لکھتے ہیں کہ جب مرسل اعظم ﷺ کی رحلت کا زمانہ قریب آیا تو حضرت علیؑ و جناب فاطمہؑ نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے دونوں کو آنحضرت کی رحلت کا یقین ہو گیا چنانچہ زن وشوہر محو گریہ ہوئے ناگاہ جناب زینب اپنے نانا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمایا نانا جان **"رأيت البارحة رؤيوياً"** گزشتہ شب میں نے ایک خواب دیکھا اور وہ یہ کہ ایک تیز آندھی آئی جس سے تمام دنیا میں اندھیرا چھا گیا اس آندھی نے مجھے ایک سمت سے دوسری سمت ڈال دیا اسی اثنا میں نے ایک درخت دیکھا اور جلدی اس سے معلق ہو گئی اچانک ہوا کے جھونکے نے اسے اکھاڑ پھینکا اور مجھے زمین پر گرا دیا پھر میں نے درخت کی ایک مضبوط شاخ پکڑ لی لیکن ہوا نے اسے بھی منقطع کر دیا اس کے بعد میں نے ایک دوسری شاخ کو پکڑا ہی تھا کہ وہ بھی ٹوٹ گئی بعد ازاں میں دوسری دوشاخوں سے معلق ہو گئی لیکن ہوا نے اسے بھی توڑ ڈالا بالآخر میں بیدار ہو گئی **"فَبَكی رسول اللهؐ وقالَ الشجره جد کَ والفر ع الاول امُکِ فاطمه و الثانی علی والفرعان الآخران هما اخو کَ الحسنان تسود الدنيا الفقد هم و تلبسينَ لباس الحداد فی رزيتهم"** یہ سن کر حضرت رسول خدا ﷺ رو پڑے اور فرمایا درخت سے مراد تمہارا نانا شاخ اول سے تمہاری ماں فاطمہ زہراؑ شاخ دوم سے علی مرتضیٰؑ اور دوشاخوں سے مراد تمہارے برادر حسنؑ وحسینؑ ہیں۔ یہ سب وہ ہیں جن کی رحلت سے دنیا ومافیہا تاریکی میں بدل جائے گی اور ان کی جاں گداز مصیبت میں لباس سوگ پہن لے گی (الطراز المذہب فی احوال سیدتنا زینبؑ وزینب کبریٰ، ص ۳۴ طبع جدید ایران)۔

☆☆☆☆☆

تیسری اور آخری قسط

گلشن بے خار کی افادیت کے چند پہلو

پروفیسر صالحہ رشید

عشاقؔ ۔ اہل ہنود سے ہیں ۔ قدماء سے تعلق رکھتے تھے۔

سرسبز اور ہوا حسن یار کا
آخر خزاں نے کچھ نہ اکھاڑا بہار کا

عیاشؔ ۔ خیالی رام دہلی کے کایستھوں میں سے اور شاہ نصیرؔ کے شاگرد تھے۔

جام ہے ہاتھ میں اور شیشہ مے زیر بغل
نہیں عیاش کو اب بزم خرابات سے چھوٹ

غافلؔ ۔ رائے سنگھ، فن حساب میں دستگاہ رکھتے تھے۔

وصف کرتا ہے ان لبوں کا جب
غافل اس وقت لعل اگلتا ہے

غافلؔ ۔ بختاور سنگھ مرادآباد کے ایک شاعر تھے۔

بیمار عشق کی نہ دوا ہو طبیب سے
مرجائے یا جئے کوئی اپنے نصیب سے

غلامؔ ۔ راجہ گوپال ناتھ، راجہ رام ناتھ کے بیٹے ہیں جو بادشاہ شاہ عالم کے مقربین میں سے تھے اور اسی نسبت سے غلام تخلص اختیار کیا۔

جو ہمبستر کبھو ہم ہوں غلامؔ اس خوبصورت کے
نہ لیں واللہ تا روز قیامت دوسری کروٹ
خط دے تو نہ دے، گوش برآواز ہیں قاصد
مژدہ تو ہمیں یار کے آنے کا سنا دے

فارغؔ ۔ مکند سنگھ، بریلی کے رہنے والے اور حاتمؔ کے شاگرد ہیں۔

دور سے دیکھ مجھے چیں بجبیں ہوتا ہے
تا کہ کچھ کہہ نہ سکوں یلیے رکھائی تیری

فداؔ ۔ کچھی رام دہلی کے رہنے والے سوداؔ کے شاگرد ہیں۔

گذشتہ حسن کا اب تک نشان باقی ہے
نہ ہوں فریفتہ کیونکر کہ آن باقی ہے
کہا جو ان سے کہ میں دل تو کر چکا ہوں فداؔ
تو ہنس کے بولے ابھی تجھ میں جان باقی ہے

فدویؔ ۔ مکند بقال ۔ لاہور کا رہنے والا ایک لڑکا تھا جو مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ اس شہر میں آکر سوداؔ سے نوک جھونک ہو گئی۔ سوداؔ نے اس کی بہت سی رکیک ہجویں لکھیں جو مشہور ہیں۔ شاہ صابر علی صابرؔ کے شاگردوں میں شمار ہوتا تھا۔ کہتے ہیں کہ سادہ رخوں کی محبت کا نقش اس کے دلنشین تھا اور اس سلسلے میں کئی بار جھگڑے بھی ہوئے اور زخم بھی کھائے۔ بالآخر نواب ضابطہ خان کے دربار میں ملازم ہو گیا اور بعد میں مر گیا۔ بعض تذکرہ نویسوں نے اسے مغل لکھا ہے اور اس کا نام فدائی بیگ بتایا ہے۔

بعد مرنے کے بھٹکتا ہوں تہِ خاک ہنوز ساتھ
پھرتی ہے مرے گردش افلاک ہنوز
چشم پر آب ہے اور تس پہ جگر جلتا ہے
کیا قیامت ہے کہ برسات میں گھر جلتا ہے
آوارہ وسرگشتہ نہ دیوار نہ در کے
سایہ کی طرح ہم نہ ادھر کے نہ ادھر کے
یہ سرو نہیں باغ میں ہے آہ کسی کی
نرگس نہیں تکتا ہے چمن راہ کسی کی

فراسوؔ ۔ تخلص نام کی نسبت سے ہے۔ اہل نصاریٰ سے ہیں۔ زیب النساء بیگم زوجہ سمرو فرانسس کی سرکار میں کسی خدمت پر مامور تھے۔ خیراتی خان دلسوز کو کلام دکھلاتے تھے۔

ہے خواب میں دیکھا تو بظاہر بھی ملیں گے
قسمت سے نہ گر خواب کی تعبیر الٹ جائے

فراقیؔ ۔ پریم کشور، راجہ جگل کشور بادہ فروش کے پوتے تھے جن کا حال ہر چھوٹے بڑے پر آشکارا ہے۔ ترک دنیا کر کے سیر وسیاحت کے لئے نکل گئے۔

ہوئیں آنکھیں گلابی روتے روتے
گلابی کی نہ دیکھی شکل افسوس

فیضؔ ۔ پنڈت کرپا کشن کشمیری لکھنؤ کے شعراء میں سے ہیں۔

لوٹتے خون میں تہ خاک سے بسمل آکر
دیکھتا میرے تڑپنے کو جو قاتل آکر

کاملؔ ۔ پنڈت ٹھاکر داس کشمیری اس وقت عدالت میں وکالت کرتے ہیں۔

پلٹ کر جو دیکھا سر راہ اس نے
لگا تیر اک بازگشتی جگر پر

مشہورؔ ۔ بریلی کے کایستھوں میں سے تھے۔ تخلص مشہور ہے مگر حال معلوم نہیں۔

خوشی سے کیوں نہ اے مشہورؔ تغلیں بجائیں ہم
ملے گا یار ہم سے آج پھر بازو پھڑکتے ہیں

مضطرؔ ۔ کنور سین لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ بارہ سال سے تحصیل ڈبائی میں رہتے ہیں جو بلند شہر کے متعلقات میں سے ہے۔ راقم سے بارہا ملاقات ہوئی۔ ان کو شعر گوئی کا بیحد شوق ہے۔ بہت منکسر المزاج ہیں۔ ایک قصیدہ واقعہ کربلا پر لکھا تھا جس کے دو تین شعر مجھ کو پڑھ کر سنائے تھے، معلوم ہوتا تھا کہ مضامین معقول ہیں۔ خود کو مصحفیؔ کے شاگردوں میں بتلاتے ہیں۔

خلل انداز وفا کون سا غماز ہوا
کہ جواب خط مضطرؔ قلم انداز ہوا
سوز جگر کو دیدۂ پرنم کو دیکھئے
ان آفتوں کو دیکھئے اور ہم کو دیکھئے
ابھی سے بے قراری ہے تو ہم نے
دل مضطرؔ مقرر رات کاٹی

مضطربؔ ۔ درگا پرشاد لکھنؤ کے کایستھوں میں سے ہیں۔ ان کو محمد عیسیٰ تنہاؔ سے حق تلمذ ہے۔

ترے وعدوں پر اب ہے دم شماری
بہت اختر شماری کر چکے ہم

منشیؔ ۔ مول چند کایستھ، شاہ نصیرؔ کے شاگرد اور دہلی کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے شاہنامہ کے قصوں کو ریختہ میں نظم کیا۔

چشم ہے قہر بلا زلف ہے قیامت قامت
اس لئے لوگ تمھیں آفت جان کہتے ہیں
خواہش نہیں کہ ہاتھ مرے سیم وزر لگے
یہ آرزو ہے سینے سے وہ سیم بر لگے

منعمؔ ۔ موہن لال، شاہ نصیرؔ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

کہیں آیا ہے دلا آج قد یار نظر
کچھ قیامت کے سے آتے ہیں جو آثار نظر
وہاں اشارۂ ابرو مطلع ہلالی ہے
ہے یہ آہ کا مصرع مقطع فغانی یہاں

موزونؔ ۔ چھتر سنگھ، دہلی کے کایستھوں میں سے ہیں۔ خود کو مادھو رام کا پوتا بتاتے ہیں۔

بیت ابرو کو تری دیکھ کے اے مطلع حسن
جو ترے کوچہ سے نکلا سو غزل خواں نکلا

مہرؔ ۔ منشی مہر چند، فرخ آباد کے رہنے والے ہیں۔ بہت عرصہ لکھنؤ اور اکبر آباد میں بسر کی، تمام عمر تحصیل کے مختلف مواضعات کی پیشکاری میں گذاری۔

اے کمال ابرو جہاں جاتا ہوں واں تیر اخدنگ
پہنچتا ہے ایک دم میں پاس میرے پر لگا
نیند آگئی ابرو کے تصور میں مجھ کو
تھا خواب میں ہوئے کھینچے تلوار کوئی شخص
یہ تو اپنے خواب میں بھی بر نہ آئی آرزو
ہم خیال وصل جاناں بیشتر باندھا کئے
سرگین چشم کے بیمار کی لے جلد خبر
بولتا ہی نہیں کہتے ہیں بڑی دیر ہوئی

نادرؔ ۔ گنگا سنگھ، لکھنؤ کے رہنے والے میر حسنؔ کے شاگرد ہیں۔

قاصد تو اس بہانہ سے اس پاس جائیو
یہ کس کا خط ہے مجھکو ذرا پڑھ سنائیو

نسیمؔ ۔ مرزا راجہ کیدار ناتھ بہادر، راجہ رام ناتھ بہادر کے پوتے اور ایک متین شخص تھے، رئیسوں میں شمار ہوتے ہیں۔ دربار سلطانی کی نظارت کی پیشکاری پر وراثتاً مامور ہوئے۔ ان کے انتقال کو دو سال ہوئے۔

قتل ہاتھوں سے ترے عاشق رنجور ہوا
درد سر روز کا تھا خوب ہوا دور ہوا

نشاطؔ ۔ ایسری سنگھ عرف بسنت سنگھ کایستھ، سندر داس کے صاحبزادے تھے، جو دفتر خالصہ کے متصدی تھے۔ خود کو انشاء اللہ خان کا شاگرد بتلاتے تھے۔

کوئی تڑپے ہے مارا چشم کا اور کوئی قامت کا
ترے کوچہ میں ہے گرم آج ہنگامہ قیامت کا
پاؤں تک دسترس کہاں ہے نشاطؔ
ہاتھ سے ہاتھ لگ نہیں سکتا
ہو اجازت تو ذرا لیجئے دم سایہ میں
تیرے دیوار کے آپہنچے ہیں ہم سایہ میں
تڑپوں ہوں دیکھنے کو ہے وقت آخری یہ
وہ آئے یا نہ آئے یارو بلا تو دیکھو

نظیرؔ ۔ گھنپت رائے، ایک ہندو، شاہ نصیرؔ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

کیا زرد ہوئیں عشق کے آزار سے آنکھیں
ہم چشم ہیں اب نرگس بیمار سے آنکھیں

والہؔ ۔ فیض آباد کے ہندو ہیں۔ دہلی بھی آتے تھے۔

اعجاز لب اس کا دم عیسیٰ سے نہیں کم
وہ پنجۂ سیمین ید بیضا سے نہیں کم
معدوم کو کیوں کر کوئی ثابت کرے والہؔ مضمون کمر یار کا عنقا سے نہیں کم

وحدتؔ ۔ جمعیت رائے میرٹھ کے کایستھوں میں سے ہیں۔

ہر دم ہے عندلیب کو اب عزم نالگی
فصل بہار آتے ہی اس کو ہوا لگی

ہر چندؔ ۔ ہر چند کشور راجہ جگل کشور بادہ فروش کے پوتے ہیں۔

پردۂ ظلمات دل پر سے وہیں سب اٹھ گئے
شمع روئی جب چراغ بزم کو گل کر دیا

مجملہ گلشن بے خار میں مذکوران غیر مسلم شعراء کے کوائف زندگی اور کلام پر نگاہ ڈالنے سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ اس وقت کی رائج زبان ریختہ ایسی کڑی تھی جس نے بلاامتیاز قوم وملت تذکیر وتانیث سب کو اظہار خیال کا موقع فراہم کیا اور اس زبان کے ارتقاء اور فروغ میں سبھی شامل رہے۔ حالانکہ یہ قصہ دو صدی پرانا ہے۔

سابق صدر شعبہ عربی وفارسی، الہ آباد یونیورسٹی

پروفیسر خواجہ اکرام الدین: اردو زبان کا عالمی سفیر

ابوشحمہ انصاری

اردو زبان کی دنیا میں چند ایسے نام ہیں جنہوں نے قومی حدود سے نکل کر بین الاقوامی سطح پر اپنی زبان، تہذیب اور ادب کا پرچم بلند کیا۔ انہی ممتاز شخصیات میں ایک معتبر نام خواجہ محمد اکرام الدین کا بھی شامل ہے، جنہوں نے اردو زبان وادب کو نہ صرف علمی سطح پر نئی جہتوں سے روشناس کرایا بلکہ اس کے بین الاقوامی فروغ کے لیے عملی اقدامات بھی کیے۔

جھارکھنڈ کے ضلع گریڈیہہ میں پیدا ہونے والے خواجہ اکرام الدین نے ہائی اسکول، انٹر اور بی۔اے آنرس تک کی تعلیم پٹنہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں وہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہیں اردو کے استاد مقرر ہوئے۔ وہ نہ صرف ایک ماہر لسانیات اور محقق ہیں بلکہ ادارہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (NCPUL) کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے بھی نمایاں خدمات انجام دے چکے ہیں۔

تعلیم وتحقیق کی دنیا میں ان کا دائرۂ عمل وسیع ہے۔ وہ نہ صرف اردو کے محقق اور نقاد ہیں بلکہ متعدد تحقیقی منصوبوں کے نگران بھی رہ چکے ہیں۔ کئی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کے ساتھ ساتھ انہوں نے اردو زبان کی بین الاقوامی شناسائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی تحریریں صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پاکستان، خلیج، یورپ اور امریکہ جیسے خطوں میں بھی پڑھا اور سراہا جاتا ہے۔

ادبی خدمات کے اعتبار سے خواجہ اکرام کا دامن بے حد وسیع ہے۔ ان کی تصانیف کی تعداد دو درجن سے زائد ہے جن میں زبان، ادب، میڈیا، تنقید، سفرنامہ، سوانح، اور مخطوطات کی تدوین جیسے متنوع موضوعات پر تحریریں شامل ہیں۔ ایک محقق کی حیثیت سے انہوں نے اردو کی شعری اصناف، اردو میڈیا، اور سفرنامہ نگاری جیسے موضوعات کو نئی جہت عطا کی ہے۔

اگر خواجہ اکرام کی ادبی کائنات پر ایک نظر ڈالی جائے تو ان کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں: رشید احمد صدیقی کے اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ، اردو کی شعری اصناف (دو ایڈیشن)، نوائے آزاد اور دیوان شائق (فارسی مخطوطات کی تنقیدی تدوین)، اسلامی تاریخ کے اہم شہر (ترجمہ)، اردو میڈیا، اردو زبان کے نئے تکنیکی وسائل اور امکانات، اردو سفرناموں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت، اکیسویں صدی میں اردو: فروغ اور امکانات، ملاقاتیں، وسیم بریلوی کی شاعری کے فکری وفنی جہات، اردو کا عالمی تناظر، سید محمد اشرف: نمائندہ افسانے، اردو شاعری: نمائندہ شعرا کا تعارف اور ان کی شاعری، اردو، عربی اور فارسی میں رزمیہ ادب، اور ان کا معروف سفرنامہ مشاہدات۔

حال ہی میں دہلی اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام ان کی تازہ ترین کتاب ڈیجیٹل میڈیا اور اردو زبان وادب منظر عام پر آئی ہے، جو اردو زبان کے مستقبل اور ڈیجیٹل دور میں اس کے امکانات پر ایک بصیرت افروز تصنیف ہے۔ یہ دراصل ایک سیمینار کے منتخب مقالات کا مجموعہ ہے، جس کی ترتیب اور تدوین خود خواجہ اکرام نے نہایت سنجیدگی سے انجام دی ہے۔ مقدمہ جو انہوں نے خود تحریر کیا، وہ اردو زبان کی موجودہ ڈیجیٹل صورتِ حال کا ایک فکری وتحقیقی تجزیہ پیش کرتا ہے۔

زبان وثقافت کے سفیر کی حیثیت سے ان کی پہچان صرف تعلیمی اداروں تک محدود نہیں رہی۔ خواجہ اکرام نے اردو کے فروغ کے لیے بیرون ملک مختلف کانفرنسوں میں شرکت کی اور وہاں اردو تدریس کے ماڈلز پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کا شمار ان گنے چنے ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے اردو زبان کی ڈیجیٹل موجودگی کو ایک سنجیدہ تحقیقی موضوع میں بدل کر اسے عملی میدان میں نافذ کیا۔

دیار غیر میں اردو کی ترویج ہو یا ملکی سطح پر نئی نسل میں اردو کے لیے بیداری، ان کی خدمات ہر سطح پر نمایاں ہیں۔ خواجہ اکرام نے نوجوانوں کے لیے اردو کے نئے وسائل پر کام کیا ہے، جن میں آن لائن لغات، ورچوئل کلاسز، اور ڈیجیٹل لائبریریز شامل ہیں۔ ان کی کوشش رہی ہے کہ اردو زبان کو محض جذباتی طور پر نہیں بلکہ تحقیقی وتکنیکی انداز میں اگلی نسل تک منتقل کیا جائے۔

اردو صحافت پر بھی ان کی نگاہ باریک بین رہی ہے۔ ان کی کتاب اردو میڈیا ایک ایسی کوشش ہے جو اردو صحافت کی تاریخ، موجودہ صورتِ حال اور مستقبل کی راہوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہو چکا ہے، جو اس کے مقبول ہونے کی دلیل ہے۔

تنقید وتدوین کے میدان میں بھی ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے کئی نادر فارسی مخطوطات کو نہ صرف دریافت کیا بلکہ ان کی باقاعدہ تدوین واشاعت بھی کی، جس سے اردو وفارسی ادب کے مابین روابط کی نئی پرتیں وا ہوئیں۔

ادب میں ان کا طرزِ اظہار متوازن، سلیس اور مدلل ہوتا ہے۔ انہوں نے جہاں سادہ بیانی سے قاری کو اپنی گرفت میں رکھا، وہیں تحقیقی استدلال سے تحریر کو علمی وقار بھی عطا کیا۔ ان کے انٹرویوز پر مبنی کتاب ملاقاتیں کئی اہم ادبی شخصیات کے خیالات وافکار کا خزانہ ہے۔

خواجہ محمد اکرام الدین کی شخصیت ایک ایسے انسان کی تصویر پیش کرتی ہے جو علم وادب کے راستے سے انسان دوستی، قومی یکجہتی اور تہذیبی ہم آہنگی کی جانب سفر کرتا ہے۔ انہوں نے اردو زبان کو محض ایک ادبی اظہار کا وسیلہ نہیں، بلکہ تہذیبی شناخت اور بین الاقوامی رابطے کا ذریعہ بنانے کا خواب دیکھا اور اسے عملی جامہ بھی پہنایا۔

آج جب اردو زبان کے مستقبل پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں، خواجہ اکرام جیسے افراد امید کی کرن بن کر سامنے آتے ہیں۔ ان کی تحریریں، تحقیقی کام، تدریسی خدمات اور فکری رہنمائی نئی نسل کو راستہ دکھاتی ہیں کہ اردو محض ماضی کی میراث نہیں بلکہ مستقبل کی زبان بھی بن سکتی ہے، بشرطیکہ اسے سمجھ کر، سنوار کر اور زمانے کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پیش کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

پاکستان کو انسداد دہشت گردی کمیٹی کا وائس چیئر مین بنانا مضحکہ خیز

دہشت گردی سے نجات کے بعد ہی دنیا امن اور ترقی کی جانب گامزن ہو سکے گی جبکہ 'پاکستان میں دہشت گردی ایک کاروبار بن چکی ہے: راج ناتھ

نئی دہلی۔(یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی عالمی تنظیم کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے انسداد دہشت گردی کمیٹی کے وائس چیئرمین کے طور پر پاکستان کی تقرری کا موازنہ 'دودھ کی رکھوالی بلی کو دینے' سے کیا ہے۔مسٹر سنگھ نے پاکستان کو عالمی مالیاتی امداد کے جواز پر بھی یہ کہتے ہوئے سوال اٹھائے کہ پاکستان کو باہر سے ملنے والی مالی امداد کا بڑا حصہ 'وہاں دہشت گردی کے کارخانوں' کو جاتا ہے۔مسٹر سنگھ نے اپریل میں پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان کے فوجی دستوں کی جانب سے پاکستان اور مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کی حمایت یافتہ دہشت گرد تنظیموں کے خلاف کارروائی کے لئے چلائے گئے آپریشن سندور پر راجیہ سبھا میں 16 گھنٹے کی تفصیلی بحث کی شروعات کرتے ہوئے یہ بات کہی۔انہوں نے دنیا کی توجہ پاکستان کے کئی مما لک میں سرگرم اسامہ بن لادن اور دیگر دہشت گرد لیڈروں کو دی جانے والی پناہ گاہوں اور وہاں سے دہشت گردانہ کارروائیوں کے ذریعے ان کی سرگرمیوں کی طرف مبذول کرائی۔ان کا کہنا تھا کہ یہ کمیٹی نائن الیون (نیویارک کے دہشت گرد حملے) کے بعد بنائی گئی تھی اور اس لیے 'پاکستان جیسے ملک کو اس کمیٹی کا وائس چیئر مین بنانا ایک ظالمانہ مذاق سے کم نہیں'۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی سے نجات کے بعد ہی دنیا امن اور ترقی کی جانب گامزن ہو سکے گی جبکہ 'پاکستان میں دہشت گردی ایک کاروبار بن چکی ہے اور اس کی پشت پر کئی بیتال بیٹھ گئے ہیں جو اسے ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہونے دے رہے'۔وزیر دفاع نے کہا کہ دنیا سے دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے اور اس کے لیے پاکستان سے دہشت گردی کا خاتمہ بہت ضروری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 'اگر پاکستان دہشت گردی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تو ہندوستان اس کی مدد کر سکتا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور پاکستان نے آزادی کے بعد ساتھ ساتھ سفر شروع کیا۔ آج ہندوستان کو 'مدر آف ڈیموکریسی' جب کہ پاکستان کو 'فادر آف ٹیررازم' کہا جاتا ہے۔ مسٹر سنگھ نے آج واضح طور پر کہا کہ دہشت گردی کے ذریعے ہندوستان کو 'ہزار زخم' دینے کی پاکستان کی حکمت عملی زیادہ دیر تک کام نہیں کرے گی اور یہ کھیل اس کے لیے مہنگا ثابت ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ عالمی امن اور ترقی کے لیے دہشت گردی کا خاتمہ ضروری ہے اور 'آپریشن سندور' کو وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کا دنیا کے لیے واضح پیغام ہے کہ دہشت گردی کو بالکل بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور میں دنیا نے ہندوستانی افواج کی بہادری اور شجاعت اور ان کی مضبوط حکمت عملی کی کامیابی دیکھی۔ اس آپریشن میں ہندوستانی طیارے کو مار گرائے جانے کے بارے میں اپوزیشن کے سوالات پر انہوں نے کہا کہ آپ کے سوالات عوامی جذبات کے مطابق نہیں ہیں۔انہوں نے کہا کہ وہ یہ بھی نہیں بتانا پسند کریں گے کہ کتنے پاکستانی طیارے مار گرائے لیکن اگر وہ یہ بتا دیں تو ایوان میں تالیاں دیر تک نہیں رکیں گی۔وزیر دفاع نے کہا کہ آپریشن سندور اپنے تمام مقاصد میں مکمل طور پر کامیاب رہا۔ ہندوستان نے دنیا کو واضح اشارہ دے دیا ہے کہ وہ دہشت گردی کو برداشت نہیں کرے گا اور جوہری بم کی دھمکی ہرگز کام نہیں آئے گی۔ ہندوستان نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اس مہم کے دوران مما لک کیا کر رہے تھے اور دنیا نے ہندوستانی فوج کی طاقت اور صلاحیت دیکھ لی ہے۔

وڈودرا کشتی حادثے کے متاثرین کو چھ ہفتے کے اندر ایکس گریشیا ادا کریں: سپریم کورٹ

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کو گجرات کے وڈودرا میں کشتی حادثے کے متاثرین کے لیے 1.2 کروڑ روپے کی ایکس گریشیا رقم متعلقہ خاندانوں کو چھ ہفتوں کے اندر معقول بنیادوں پر تقسیم کرنے کا حکم دیا۔جسٹس بی وی ناگارتھنا اور کے وی وشواناتھن کی بنچ نے حکم دیا کہ یہ رقم 12 بچوں اور 2 اساتذہ کے خاندانوں میں تقسیم کی جائے جو 18 جنوری 2024 کو کشتی حادثے میں ہلاک ہوئے تھے۔ ہرنی جھیل پر کام کرنے والی ٹھیکیدار کمپنی کو میسرز کوٹیا پروجیکٹس کے ذریعہ جمع کرائی گئی 1.2 کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم سے ادائیگی نہ کریں۔عدالت عظمیٰ نے اس سلسلے میں گجرات ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگا دی، جس میں متعلقہ ٹھیکیدار کو حادثے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا۔ بنچ نے عرضی گزار فرم کے سینئر ایڈوکیٹ کا بیان ریکارڈ کیا کہ انہوں نے 81,99,664 اور 30,74,880 روپے وڈودرا کے ڈپٹی کلکٹر کے پاس جمع کرائے ہیں اور انہیں یہ رقم سوگوار خاندانوں میں تقسیم کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

عدالت نے حکم دیا کہ ''اس عرضی کا نوٹس لیتے ہوئے وڈودرا کے ڈپٹی کلکٹر متوفی بچوں کے والدین اور دونوں متوفی اساتذہ کے اہل خانہ کو مذکورہ رقم معقول بنیادوں پر جاری کریں گے۔'' سپریم کورٹ نے ٹھیکیدار فرم کو ایک بڑی راحت دیتے ہوئے گجرات ہائی کورٹ کے حکم پر روک لگا دی جس میں میسرز کوٹیا پروجیکٹس کو سانحہ کے متاثرین کے لیے تقریباً چار کروڑ روپے کی پوری ایکس گریشیا رقم جمع کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ سپریم کورٹ نے ٹھیکیدار کی طرف سے دائر خصوصی چھٹی کی درخواست پر نوٹس جاری کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کیا تھا جس میں کمپنی کو حادثے کے لیے مکمل طور پر ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا۔اس کے علاوہ انشورنس فراہم کرنے والوں اور مشترکہ منصوبے کے شراکت داروں کو شامل کرنے کی اس کی درخواست کو خارج کر دیا گیا تھا۔ گجرات حکومت نے عدالت کو مطلع کیا کہ ایکس گریشیا رقم کا حساب موٹر وہیکل ایکٹ کے اصولوں کا استعمال کرتے ہوئے کیا گیا تھا جب کشتی حادثے کے معاملات میں مالی امداد سے متعلق کوئی خاص قانون موجود نہیں تھا۔عدالت عظمیٰ نے کوٹیا پروجیکٹس کو گجرات ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی بھی اجازت دی تاکہ اس کے جوائنٹ وینچر پارٹنرز اور انشورنس کمپنی کو اس سانحہ کے لیے مالی امداد سے متعلق جاری پی آئی ایل میں شریک جواب دہندگان کے طور پر شامل کیا جا سکے۔عدالت عظمیٰ نے ہائی کورٹ کو ہدایت دی کہ اگر ایسی درخواست کی گئی ہے تو اسے تسلیم کیا جائے۔ گجرات ہائی کورٹ نے 17 فروری 2025 کو کوٹیا پروجیکٹس کو 3.5 کروڑ روپے سے زیادہ کی ایکس گریشیا رقم جمع کرنے کی ہدایت دی تھی۔ وڈودرا میونسپل کارپوریشن نے کوٹیا پروجیکٹس کو ہرنی جھیل کی ترقی اور آپریشن کا کام سونپا تھا۔ عدالت نے 31 مارچ 2025 تک قابل ادائیگی رقم کا 25 فیصد اور باقی ماہانہ قسطوں کے ساتھ چار قسطوں میں مرحلہ وار ادائیگی کی اجازت دی۔

راہل گاندھی کا پاکستان کی گولہ باری میں یتیم ہوئے 22 بچوں کی تعلیم کا خرچ اٹھانے کا اعلان

نئی دہلی۔ جموں وکشمیر کے پونچھ ضلع میں پاکستان کی حالیہ گولہ باری سے جن بچوں نے اپنے ماں باپ یا خاندان کے واحد کفیل کو کھو دیا ہے، ان کے لیے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ایک بڑی انسانیت نواز پہل کی ہے۔ راہل گاندھی نے اعلان کیا ہے کہ وہ ان 22 متاثرہ بچوں کی مکمل تعلیمی کفالت کریں گے تاکہ ان کے تعلیمی سفر میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ جموں وکشمیر کانگریس کے صدر طارق حمید قرہ کے مطابق، راہل گاندھی ان بچوں کے اسکول سے لے کر گریجویشن تک کے تمام تعلیمی اخراجات برداشت کریں گے۔ قرہ نے بتایا کہ پہلی قسط بدھ کے روز جاری کی جائے گی تاکہ بچوں کی پڑھائی متاثر نہ ہو۔ ان کا کہنا تھا کہ ''یہ امداد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک تمام بچے گریجویشن مکمل نہیں کر لیتے۔'' پونچھ ان دنوں پاکستان کی جانب سے شدید گولہ باری کا نشانہ رہا ہے۔ خاص طور پر 8 سے 10 مئی کے درمیان کی گئی فائرنگ، ڈرون اور میزائل حملوں میں 27 شہری مارے گئے جبکہ 70 سے زائد زخمی ہوئے۔ پونچھ میں سب سے زیادہ نقصان ہوا جہاں 16 جانیں گئیں۔ انہی حملوں میں کئی بچے یتیم ہو گئے۔ راہل گاندھی نے مئی میں پونچھ کا دورہ کیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے مقامی کانگریس رہنماؤں سے متاثرہ بچوں کی فہرست تیار کرنے کو کہا۔ فہرست کی تیاری کے بعد سرکاری ریکارڈز کی مدد سے تصدیق کی گئی اور ان 22 بچوں کا انتخاب کیا گیا۔ دورے کے دوران راہل گاندھی کرائسٹ پبلک اسکول بھی گئے تھے، جہاں حملے کا شکار ہونے والے 12 سالہ جڑواں بہن بھائی عریبہ فاطمہ اور زین علی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ راہل نے بچوں سے بات کرتے ہوئے کہا، ''مجھے تم پر فخر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے چھوٹے دوستوں کو بہت یاد کرتے ہو۔ میں تمہارے دکھ میں برابر کا شریک ہوں۔ مگر اب تمہیں ہمت کے ساتھ آگے بڑھنا ہے، دل لگا کر پڑھنا ہے، اور اپنی زندگی کو بہتر بنانا ہے۔'' پونچھ کے ضیاالعلوم اسکول پر بھی حملے میں کئی بچے زخمی ہوئے تھے۔ ان میں ایک ویہان بھارگو بھی شامل تھا جو اپنے گھر والوں کے ساتھ شہر چھوڑنے کی کوشش کر رہا تھا جب شیلنگ کے دوران وہ مارا گیا۔ یہ تمام واقعات اس وقت پیش آئے جب ہندوستان نے پہلگام حملے کے بعد آپریشن سندور کے تحت 7 مئی کو پاکستان اور پی او کے میں دہشت گردوں کے 9 ٹھکانوں کو نشانہ بنایا تھا۔ ان حملوں میں دہشت گردوں کے کئی اڈے تباہ ہوئے تھے۔ جواباً پاکستان نے سرحد پار شدید فائرنگ کی۔ گولی باری کی وجہ سے مقامی لوگوں کو اپنے گھر چھوڑ کر سرکاری راحتی کیمپوں میں پناہ لینی پڑی۔

اے پی جے عبدالکلام جزیرہ سے ڈی آر ڈی او نے سودیشی 'پرلے' میزائل کا کیا کامیاب تجربہ

چنئی (ایجنسی) ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے سودیشی پرلے میزائل کے مسلسل 2 کامیاب تجربے کیے۔ یہ دونوں کامیاب تجربے 28 اور 29 جولائی کو اے پی جے عبدالکلام جزیرے سے کیے گئے۔ یہ تجربہ میزائل سسٹم کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم فاصلے کی صلاحیت کو جانچنے کے لیے کیا گیا تھا۔ میزائل نے طے شدہ سمت میں پرواز کی اور اپنے ہدف کو بالکل صحیح طریقے سے نشانہ بنایا، اس طرح تجربے کے تمام مقاصد حاصل ہو گئے۔ میزائل سسٹم کے تمام پرزوں نے حسب توقع کام کیا۔ ان میں وہ تمام آلات بھی شامل تھے جو ایک جہاز پر نصب کیے گئے تھے اور ہدف کے قریب رکھے گئے تھے۔ پرلے ایک سودیشی میزائل ہے جو ٹھوس ایندھن سے چلتا ہے اور کچھ حد تک بیلسٹک بھی ہے۔ یہ میزائل اپنے ہدف کو انتہائی درستگی سے نشانہ بنانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتا ہے، جیسے اسمارٹ گائیڈنس اور نیویگیشن سسٹم۔ پرلے میزائل الگ الگ قسم کے اسلحے لے جا سکتا ہے اور کئی طرح کے اہداف پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس میزائل کو ریسرچ سنٹر امارت نے بنایا ہے۔ اس میں ڈی آر ڈی او کی کئی دیگر لیبارٹریز بھی شامل تھیں، جیسے ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ لیبارٹری، ایڈوانسڈ سسٹمز لیبارٹری، آرمامنٹ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ، ہائی انرجی میٹریلز ریسرچ لیبارٹری، ڈیفنس میٹالرجیکل ریسرچ لیبارٹری، ٹرمنل بیلسٹکس ریسرچ لیبارٹری، ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ (انجینئرنگ) اور آئی ٹی آر (ایک رینج ٹیسٹ)۔ اس پروجیکٹ میں بھارت ڈائنامکس لمیٹڈ، بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ، اور کئی دیگر کمپنیوں اور چھوٹی صنعتوں کا بھی تعاون رہا ہے۔ میزائل کے کامیاب تجربہ کا ڈی آر ڈی او کے سینئر سائنسدانوں، ہندوستانی فضائیہ اور ہندوستانی فوج کے صارف نمائندوں کے ساتھ ساتھ صنعت کے ماہرین نے مشاہدہ کیا۔ میزائل کے کامیاب تجربوں کی تعریف کرتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ڈی آر ڈی او، مسلح افواج اور صنعت کے شعبے کے تمام ماہرین کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس یہ میزائل سسٹم مسلح افواج کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گا۔ ڈی آر ڈی او کے چیئرمین، محکمہ دفاعی تحقیق و ترقی کے سکریٹری ڈاکٹر سمیر وی کامت نے اس کامیابی کے لیے تمام ٹیموں کو مبارکباد دی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ پہلے مرحلہ کے کامیاب تجربہ سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس سسٹم کو جلد ہی ہمارے مسلح افواج میں شامل کیا جا سکے گا۔

پرینکا گاندھی نے لوک سبھا میں مودی حکومت کی قلعی کھولی

آپریشن سندور سے پاکستان کی حالت خستہ ہو گئی تھی تو یہ جنگ بندی کیوں کی گئی

لوک سبھا میں 'آپریشن سندور' پر جاری بحث میں حصہ لیتے ہوئے کانگریس جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے آج مودی حکومت کو کئی محاذ پر کٹہرے میں کھڑا کر دیا۔ انہوں نے جنگ بندی، ٹی آر ایف، پہلگام حملہ میں ہلاک شبھم اور گزشتہ روز ایوان میں سونیا گاندھی کے آنسوؤں کا تذکرہ کیے جانے پر اپنی بات مختصر لیکن جامع انداز میں سبھی کے سامنے رکھی۔ اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے پرینکا نے کہا کہ ''میں ان سبھی جوانوں کو سلام پیش کرنا چاہتی ہوں جو ہمارے ملک کے ریگستانوں میں، گھنے جنگلوں میں، برفیلی پہاڑیوں میں ہمارے ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔ جو ہر لمحہ ملک کے لیے اپنی جان دینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ 1948 سے لے کر اب تک، جب پاکستان کی طرف سے کشمیر پر حملہ کیا گیا، ہمارے ملک کی سالمیت کی حفاظت کرنے میں ہمارے جوانوں کا بڑا تعاون رہا ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ آزادی ہمیں عدم تشدد کی تحریک سے ملی، لیکن 1948 میں پاکستان کے پہلے حملہ سے لے کر آج تک ملک کی سالمیت کو قائم رکھنے میں فوج کا کردار بہت اہم رہا ہے۔''

مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کے ذریعہ 28 جولائی کو لوک سبھا میں کی گئی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے پرینکا نے کہا کہ ''کل وزیر دفاع نے ایک گھنٹہ کی تقریر کی، جس میں انھوں نے بہت ساری باتیں کیں، لیکن ایک بات چھوٹ گئی۔ 22 اپریل 2025 کو جب 26 لوگوں کو بر سر عام مارا گیا تو یہ حملہ کیسے اور کیوں ہوا؟ اس کا جواب انھوں نے نہیں دیا۔'' بعد ازاں انھوں نے کچھ تلخ سوال داغ دیے۔ انھوں نے کہا ''میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ملک کے شہریوں کی حفاظت کی ذمہ داری کس کی ہے؟ کیا اس ملک کے وزیر اعظم کی نہیں ہے؟ کیا اس ملک کے وزیر داخلہ کی نہیں ہے؟ کیا اس ملک کے وزیر دفاع کی نہیں ہے؟ کیا اس ملک کے این ایس اے کی نہیں ہے؟''

پرینکا گاندھی نے ایک بڑا سوال 'جنگ بندی' سے متعلق اٹھایا۔ انھوں نے پوچھا کہ آپریشن سندور سے پاکستان کی حالت خستہ ہو گئی تھی تو یہ جنگ بندی کیوں کی گئی؟ انھوں نے کہا کہ ''وزیر داخلہ جی نے بتایا کہ پاکستان کے پاس پناہ میں آنے کے بجائے کوئی چارہ نہیں تھا۔ ایسے میں سوال ہے کہ 'آپ نے پناہ دی کیوں؟' دہشت گرد ہمارے ملک میں آ کر لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور آپ انھیں پناہ دے رہے ہیں۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''جیسے ہی پناہ دینے پر سوال اٹھا تو وزیر داخلہ ماضی میں چلے گئے۔ وہ نہرو جی، اندرا جی سے لے کر میری ماں کے آنسوؤں تک پہنچ گئے۔ لیکن اس سوال کا جواب نہیں دیا کہ جنگ بندی کیوں ہوئی، جنگ کیوں رکی؟''

ہماچل کے منڈی میں پھر پھٹا بادل

شدید بارش کے بعد ملبے میں دھنس گئے گھر اور گاڑیاں، 3 کی موت

شملا (ایجنسی) ہماچل پردیش کے منڈی ضلع میں ایک بار پھر بادل پھٹنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہاں بادل پھٹنے کے بعد ندی-نالے اُبھان پر ہیں۔ وہیں پانی کے سیلاب سے ہر طرف تباہی کا منظر دیکھنے کو مل رہا ہے۔ حادثے میں 3 لوگوں کی موت ہو گئی ہے جبکہ 2 لاپتہ ہیں۔ اطلاع کے مطابق صبح 4 بجے شدید بارش کے بعد سیلاب آ گیا۔ نالے میں آئے ابھان سے کئی گاڑیاں بہہ گئیں، وہیں سیلاب کی زد میں آنے سے کئی گھر بھی ٹوٹ گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ دیر رات منڈی میں بادل پھٹنے سے کئی علاقوں میں ملبہ آ گیا۔ پورے علاقے میں سیلاب جیسے حالات بن گئے۔ پانی کا بہاؤ اتنا تیز تھا کہ کئی گاڑیاں اس کی زد میں آ گئیں۔ سڑکوں پر ملبہ بھر گیا جس سے شہر کے راستے بند ہو گئے۔ گھروں سے لے کر دکانوں تک میں ملبہ گھس گیا ہے۔ سیلاب میں لاپتہ 2 لوگوں کی تلاش کے لیے ریسکیو آپریشن چلایا جا رہا ہے۔ منڈی میں آئے سیلاب کے بعد انتظامیہ راحت و بچاؤ کام میں لگ گئی ہے۔ ملبے میں پھنسی گاڑیوں کو نکالنے کا کام جاری ہے۔ وہیں انتظامیہ نے لوگوں کو گھروں میں رہنے کی صلاح دی ہے۔ ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو نے بادل پھٹنے کے واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اسے دردناک بتایا۔ سوشل میڈیا سائٹ 'ایکس' پر کیے گئے اپنے ٹوئٹ میں انہوں نے کہا کہ لاپتہ لوگوں کی تلاش کے لیے بچاؤ دستہ جنگی پیمانے پر کام کر رہا ہے۔ کئی گاڑیاں ملبے میں دب گئی ہیں۔ انتظامیہ پوری طرح مستعد ہے اور بچاؤ کام کو تیزی سے کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ سکھو نے کہا کہ وہ خود حالات پر نظر بنائے ہوئے ہیں اور سبھی ضروری امداد فوراً دستیاب کرائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے راحت کاموں میں لگے مقامی لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت اس مشکل وقت میں متاثرین کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہے۔ وہیں ہماچل پردیش اسمبلی میں اپوزیشن رہنما جے رام ٹھاکر نے بتایا کہ بارش کی وجہ سے منڈی شہر میں کافی نقصان ہوا ہے۔ کل رات بھر شدید بارش ہوئی۔ یہاں نقصان 3.30 سے 4 بجے کے درمیان ہوا۔ اب تک ملی اطلاع کے مطابق 3 لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ این ڈی آر ایف کی ٹیمیں یہاں پہنچ گئی ہیں۔

'وِشوگرو نے ہمیں اور ملک کے لوگوں کو مایوس کیا'

نئی دہلی۔ ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ کنی موزی نے وزیر اعظم مودی کو بنایا ہدف تنقید

لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث کے دوران ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ کنی موزی نے وزیر اعظم نریندر مودی پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'وشو گرو' نے اپنے ہی ملک کے لوگوں کو مایوس کیا ہے۔ اگر ہندوستان حقیقی معنوں میں وشوگرو ہے تو دہشت گردانہ حملے کیوں ہوتے رہتے ہیں؟ ساتھ ہی ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ نے 'آپریشن سندور' کے بعد پاکستان کو بے نقاب کرنے کے لیے بیرون ممالک بھیجے گئے وفود میں شامل کرنے کے لیے حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلی بار بی جے پی نے اپوزیشن پر بھروسہ کیا اور ہمیں ملک کی نمائندگی کرنے کے لیے لیڈران یا وفود کے حصہ کے طور پر بھیجا۔ میں حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں، ساتھ ہی میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ اگر ان وفود کی نمائندگی کرنے کا موقع نہیں ملا ہوتا تو ہم زیادہ خوش اور شکر گزار ہوتے۔ کنی موزی نے کہا کہ ان وفود کو کیوں جانا پڑا؟ حملے کیوں ہوئے؟ بعض مواقع جشن منانے کے نہیں بلکہ ماتم کے لیے ہوتے ہیں۔ یہ مواقع اس لیے آئے کیونکہ امن قائم نہیں ہو سکا اور یہ گہرے درد کی پیداوار ہے۔ ہمیں جانا پڑا کیونکہ آپ نے ہندوستان کے لوگوں کو مایوس کیا ہے، وشوگرو نے ہمیں مایوس کیا ہے۔ آج یہ الزامات در الزامات کا کھیل بن گیا ہے۔ آج بھی وزیر داخلہ نے اپنے خطاب میں صرف اپوزیشن کو مورد الزام ٹھہرانے پر ہی توجہ دی۔ ڈی ایم کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ مئی 2024 میں جموں و کشمیر کے ریاسی میں دہشت گردوں نے 9 عقیدتمندوں کو قتل کر دیا تھا۔ اکتوبر 2024 میں ایک اور حملہ ہوا، نومبر 2024 اور اپریل 2025 میں سری نگر اور پہلگام میں مزید 2 حملے ہوئے۔ پلوامہ میں دہشت گرد 240 کلوگرام آر ڈی ایکس لے کر آئے، ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ہر بار جب کوئی حملہ ہوتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ دوبارہ نہیں ہوگا، لیکن وشوگرو نے کیا سیکھا؟ جب را اور آئی بی نے کہا کہ مشکوک سرگرمیاں ہو رہی ہیں، دہشت گرد ریکی کرنے اور یہ دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے، تب حکومت نے کارروائی کیوں نہیں کی؟ کسی بھی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا، ہم نے اسے کیوں جانے دیا؟ دوسری جانب سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے لوک سبھا میں اپنی بات رکھتے ہوئے پہلگام حملے کو سیکورٹی کی خامی قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کے کہنے پر ہی سیاح وہاں جا رہے تھے۔ حملے کے بعد حکومت نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیا۔ ٹور آپریٹرس کو ذمہ دار قرار دے دیا گیا۔ یہ ایک غیر ذمہ دارانہ بیان ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ پاکستان کو اقوام متحدہ کی انسداد دہشت گردی کونسل کا چیئرمین بنا دیا گیا۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ حکومت کی خارجہ پالیسی مکمل طور سے ناکام رہی ہے۔

دہشت گردی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی: ڈاکٹر فاروق عبداللہ

سری نگر، (یو این آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے داچھی گام انکاؤنٹر میں مارے گئے 3 دہشت گردوں کے بارے میں پارلیمنٹ میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ واقعی وہی دہشت گرد تھے، تو یہ اچھی بات ہے کہ انہیں یہ سبق ملا۔ انہوں نے کہا: دہشت گردی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ موصوف صدر نے ان باتوں کا اظہار منگل کو یہاں ملک بھر سے آئے ہوئے طلبا کے ایک اجتماع سے خطاب کرنے کے بعد نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے ان طلباء کے ساتھ بامعنی زندگی گزارنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ ان اقدار پر عمل کریں گے اور جموں وکشمیر کا نام دنیا بھر میں پھیلائیں گے۔

دہلی سرائے روہیلا ریلوے اسٹیشن کی اپ گریڈیشن مکمل

نئی دہلی۔ شمالی ریلوے، دہلی ڈویژن اپنے ریل کے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے اور اس نے دہلی سرائے روہیلا ریلوے اسٹیشن پر جدید کاری کا ایک اہم منصوبہ مکمل کیا ہے۔ دہلی سرائے روہیلا دہلی خطے کا ایک اہم اسٹیشن ہے جہاں سے روزانہ تقریباً 104 ٹرینیں چلتی ہیں/گزرتی ہیں (اہم ٹرینیں ہیں ڈبل ڈیکر سے جے پور، دورنتو ایکسپریس سے جموں توی، دورنتو ایکسپریس سے یشونت پور، چیتک ایکسپریس سے ادے پور، اجمیر جان شتابدی وغیرہ)۔ دہلی سرائے روہیلا ریلوے اسٹیشن پر روزانہ تقریباً 30,200 مسافر سفر کرتے ہیں۔ دہلی سرائے روہیلا ریلوے اسٹیشن اب ٹرین آپریشن کے لیے بہتر طریقے سے لیس ہے۔ اپ گریڈیشن کا کام 21.7.2025 سے 28.7.2025 تک جاری رہا۔ اس بڑے اپ گریڈیشن پروجیکٹ کی تخمینہ لاگت تقریباً 25 کروڑ روپے ہے۔ یارڈ کو دوبارہ بنانے کا کام (نان انٹرلاکنگ ورک) ایک مشکل کام تھا۔ دہلی سرائے روہیلا یارڈ ریموڈلنگ پروجیکٹ کا بنیادی مقصد ہموار آپریشنز، آپریشنل صلاحیت میں اضافہ، حفاظت، بہتر رابطہ اور آپریشنل کارکردگی کو یقینی بنانا تھا۔ ایک اضافی لوپ لائن اور دو اضافی اسٹیبلنگ لائنیں فراہم کی گئی ہیں، جس سے اسٹیشن کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا اور مزید ٹرینوں کو سنبھالنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ ٹرینوں کی شنٹنگ زیادہ آسان ہوگی۔ آپریشنل کارکردگی میں اضافہ کے علاوہ بہتر حفاظت اور کنیکٹیویٹی کے لیے پرانے انٹرلاکنگ سسٹم کو تقسیم شدہ الیکٹرانک انٹرلاکنگ سے بدل دیا گیا ہے۔ ٹریک لے آؤٹ کو جدید بنایا گیا ہے، یعنی چار ٹرن آؤٹ اور نو ٹریپس لگائے گئے ہیں۔ اس اپ گریڈیشن کے کام میں تقریباً 300 ریلوے افسران/عملہ اور کنٹریکٹ ورکرز شامل تھے۔ 6 JCBs اور 4 Hydras کو سروس میں لگایا گیا۔ ری ماڈلنگ کے کام کو کامیاب بنانے کے لیے ریلوے کی ٹیم نے دن رات کام کیا اور منصوبہ بند بلاک کی مدت کے مطابق کام مکمل کیا۔

چین کے میگا ڈیم منصوبے پر حکومت کی خاموشی افسوسناک

جے رام رمیش نے حکومت پر خاموشی کا الزام عائد کیا اور فوری اقدامات کا مطالبہ کیا

نئی دہلی۔کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے چین کے یرلونگ سانگپو دریا پر اعلان کردہ میگا ڈیم منصوبے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور مودی حکومت پر شدید تنقید کی ہے کہ اس حساس اور اہم مسئلے پر اب تک اس نے کوئی احتجاج تک نہیں کیا۔ جے رام رمیش نے معروف سفارت کار اور سابق سفیر برائے چین اشوک کانتھا کے ایک تازہ مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ براہ راست دریائے برہمپترا کے بہاؤ پر اثر انداز ہوگا اور خاص طور پر آسام اور اروناچل پردیش کے لیے نہایت خطرناک نتائج کا سبب بن سکتا ہے۔ جے رام رمیش کے مطابق اس ڈیم کی تعمیر سے موسم گرما میں برہمپترا کے پانی کے قدرتی بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ اگر بارش بہت زیادہ ہو یا زلزلہ آئے تو یہ ڈیم شدید سیلاب کا باعث بن سکتا ہے، جو اروناچل پردیش اور آسام میں جانی و مالی نقصان کا سبب بنے گا۔ مزید برآں، یہ منصوبہ ایک ایسے پہاڑی علاقے میں بنایا جا رہا ہے جو زلزلہ خیز ہے، اور یہاں بڑے پیمانے پر انجینئرنگ مداخلت سے قدرتی آفات کا خطرہ مزید بڑھ جائے گا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ چین ماضی میں اپنے زیریں پڑوسی ممالک سے دریائی منصوبوں پر مشورہ کرنے سے گریز کرتا رہا ہے۔ خاص طور پر ہندوستان کے ساتھ پچھلی دو دہائیوں میں چین نے آبی معلومات کے تبادلے کے معاملے میں عدم تعاون کا مظاہرہ کیا ہے۔ برہمپترا اور ستلج ندیوں کے بارے میں وہ اکثر موسم سرما کے مہینوں میں آبیاتی اعداد و شمار کی فراہمی روک دیتا ہے، جس سے ہندوستان کی تیاری پر اثر پڑتا ہے۔ جے رام رمیش نے واضح کیا کہ نہ ہندوستان اور نہ ہی چین نے اقوام متحدہ کے 1997 کے بین الاقوامی آبی گزرگاہوں کے غیر بحری استعمال سے متعلق کنونشن پر دستخط کیے ہیں، جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان پانی کے تنازعات کو حل کرنے کا کوئی مشترکہ فریم ورک موجود نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت کو فوری طور پر چین کے اس ڈیم منصوبے پر موثر ردعمل دینا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہندوستان کو چین سے اس منصوبے کی تکنیکی تفصیلات، ماحولیاتی اثرات کی رپورٹ، اور زلزلوں سے نمٹنے کی حکمت عملی کا مکمل انکشاف کروانا چاہیے۔

بھوپال: کانگریس ارکان اسمبلی نے ودھان سبھا سے واک آوٹ کیا

بھوپال، (یو این آئی) کانگریس کے ارکان اسمبلی نے آج مدھیہ پردیش اسمبلی سے واک آؤٹ کیا اور حکمراں پارٹی پر ریاست میں خوف پھیلانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن کے نمائندوں کو جھوٹے مقدمات میں پھنسایا جا رہا ہے۔ وقفۂ صفر کے دوران، سیمریا سے کانگریس کے ایم ایل اے ابھے مشرا اور جوبٹ سے ایم ایل اے سینا پٹیل نے الزام لگایا کہ پولیس انہیں اور اُن کے اہل خانہ کو پریشان کر رہی ہے اور اُس نے ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے ہیں۔ مسٹر مشرا نے کہا کہ ان کے حلقہ میں سابق ایم ایل اے کی حمایت کرنے والے ایک بہت بڑے ہجوم نے تھانے میں گھس کر ہنگامہ کیا اور ان (مسٹر مشرا) پر مقدمہ دائر کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ اس کے بعد ان کے خلاف معاملہ درج کیا گیا۔ مسز سینا پٹیل نے کہا کہ ان کے بیٹے پشپ راج پٹیل کی گاڑی کی ٹکر ہوئی تھی۔

آیۃ اللہ خامنہ ای کی شان میں گستاخی ناقابل برداشت: مجمع علماء وواعظین پوروانچل

ہندوستانی گودی میڈیا اور نام نہاد انڈیا ٹی وی ہندی نے صحافتی معیار کو تار تار کر دیا

MAJMA-E- ULAMA WA WAIZEEN
purvanchal. india.

اعلو، مبارکپور (اعظم گڑھ)۔اسلام وہ پاک و پاکیزہ دین ہے جسے اللہ کی پسندیدگی کی سند حاصل ہے۔پیغمبر اسلام نے اپنی بعثت کی غرض وغایت یہ بیان فرمائی ہے کہ "میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کو مکمل کردوں"۔انسان اس وقت تک اخلاق کی اعلیٰ منزلوں پر گامزن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ روحانی بیماریوں سے پاک وصاف نہ ہو۔اسلام نے جن روحانی بیماریوں کی نشان دہی کی ہے ان میں بہتان طرازی، الزام تراشی، کذب بیانی، افترا پردازی سرفہرست ہیں جن کو اسلام نے حرام اور گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔اور جھوٹوں پر اللہ لعنت کرتا ہے" (سورہ آل عمران آیت ۶۱)۔اسلام نے الزام لگانے والے کی سزا بھی بیان کی ہے۔قرآن مجید میں الزام لگانے والے کے لئے عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے۔کسی پر بے جا تہمت اور بہتان لگانا اسلام کی نظر میں نہایت سخت گناہ اور حرام ہے۔حضرت علیؑ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے، یعنی بہت بڑا گناہ ہے۔ایسا ہی بڑا گناہ انڈیا ٹی وی چینل نے کیا ہے جس کی مذمت سوشل میڈیا پر بھی زور وشور سے کی جا رہی ہے۔اصل میں انڈیا ٹی وی نیٹ ورک چینل نے ۲۷ رجولائی کو اپنے ایک نشریہ میں عظیم روحانی اسلامی پیشوا آیۃ اللہ خامنہ ای کی شان میں انتہائی جھوٹ اور نازیبا تہمت لگائی ہے جسے ہم بیان نہیں کرسکتے۔حقیقت یہ بتائی جاتی ہے کہ اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے آیت اللہ خامنہ ای مدظلہ العالی کے متعلق ایسا پروپیگنڈہ کیا تھا جسے انڈیا ٹی وی نے بھی بلا تحقیق کے اس فیک نیوز کو اپنے چینل پر نشر کردیا۔انڈیا کی زیادہ تر "گودی میڈیا" "جھوٹی میڈیا" "نفرتی میڈیا" کے طور پر تو مشہور ہی ہے مگر اس نے شاید دولت وشہرت کی ہوس ولالچ میں صحافتی معیار ہی کو تار تار کردیا اور جہالت وخباثت سے بھرے بد دماغ میں یہ تک نہیں سوجھی کہ وہ کس پر تہمت لگا رہا ہے؟ وہ آیت اللہ خامنہ ای جو ایران کے سپریم لیڈر بعد میں ہیں دنیا بھر کے شیعہ قوم کے مرجع تقلید و عظیم فقیہ وعالم باعمل وروحانی اسلامی پیشوا پہلے ہیں جن کی دنیا بھر میں شیعہ لوگ تقلید کرتے ہیں۔ہندوستانی اکثر صحافیوں کو شاید "مرجع تقلید" کس کو کہتے ہیں یہی معلوم نہیں ہوگا۔تو سنو اور شیعہ مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب میں اس کے مذہبی پیشوا کے لئے ایسی شرائط مذکور ہوں تو ہمیں بھی بتانا "ضروری ہے کہ جس مجتہد کی تقلید کی جائے وہ مرد، بالغ، عاقل، شیعہ اثنا عشری، حلال زادہ، زندہ اور عادل ہو، اور عادل وہ شخص ہے جو اپنے اوپر تمام واجب شدہ کاموں کو بجالائے اور حرام شدہ کاموں کو ترک کرے۔عادل ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ بظاہر ایک اچھا شخص ہو اور اس کے اہل محلہ یا ہمسایوں یا ہم نشینوں سے اس کے بارے میں دریافت کیا جائے تو وہ اس کی اچھائی کی تصدیق کریں" (توضیح المسائل)۔الحمدللہ بلاشبہ آیت اللہ خامنہ ای ان تمام صفات کے مکمل مصداق اور حامل ہیں اس وجہ سے وہ مرجع تقلید بھی ہیں، ولی فقیہ بھی ہیں اور ولی امر مسلمین بھی ہیں۔شیعہ لوگ ان کی اور آیت اللہ سیستانی مدظلہ کی تصویریں "مرجع تقلید" کی حیثیت سے اپنے گھروں میں، امامباڑوں میں، مجلسوں اور مذہبی پروگراموں میں عقیدت اور خیر وبرکت کی غرض سے بھی لگاتے ہیں۔مجمع علماء وواعظین پوروانچل کی جانب سے انڈیا ٹی وی کی طرف سے مرجع تقلید شیعیان جہان، رہبر معظم حضرت آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای دام ظلہ العالی کی شان اقدس میں جو گستاخی کی گئی ہے اس کی پرزور مذمت کی جاتی ہے۔اس سے دنیا بھر کے شیعہ سمیت ہم ہندوستانی شیعوں کے قلوب کو بھی سخت صدمہ پہونچا ہے۔اس لئے انڈیا ٹی وی کو چاہئے کہ وہ امام خامنہ ای مدظلہ العالی اور ان کے عقیدت مندوں سے بالا علان معافی مانگے۔اور حکومت ہندوستان کو چاہئے کہ انڈیا ٹی وی پر سخت قانونی کارروائی کرے جس نے نہ صرف ایران جیسے غیور وشجاع وامن پسند ملک کے سپریم لیڈر کی ہتک عزت کی ہے بلکہ دنیا کے عظیم ونامور سیاسی ملکی رہنما اور شیعہ قوم کے ۸۶ سالہ بزرگ مرجع تقلید کی اہانت کا قابل تعزیر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔بھارتی "اندھی میڈیا" کی حالت ایسی ہی ہے کہ "اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں"۔آخر میں انڈیا ٹی وی سمیت بھارت کی "گودی میڈیا" کے لئے ایک کہاوت بطور مشورہ عرض ہے "جن کے خود کے گھر شیشے کے ہوں وہ کسی کے گھر پتھر نہیں پھینکتے" سمجھو اگر سمجھ ہو۔

عزاداری ہر دور میں عروج پر رہی ہے یہی عزاداری کی فضیلت پر بہترین دلیل ہے

مولانا محمد عبداللہ واعظ کے عزاخانہ میں منعقد سالانہ مجلس عزا سے مولانا عابد رضا کا خطاب

بارہ بنکی،():اتر پردیش کے ضلع بارہ بنکی کی مشہور بستی سیدواڑہ میں مسلسل مجالس اور جلوس عزا کا سلسلہ جاری ہے۔امام حسین علیہ السلام اور انکے جانثار شہداء کی قربانی کہ جو اسلام کی بقا اور وقت کے ظالم وجابر یزید کی نابودی کے لئے تھی، اور اہل حرم پر ڈھائے جانے والے مظالم پر پورے سیدواڑہ میں لگاتار مجالس برپا ہو رہی ہیں اور جلوس عزا برآمد ہو رہے ہیں۔اسی کڑی میں اتوار کو رات 8 بجے سالہائے گزشتہ کی طرح قدیمی مجلس عزاء عزاخانہ مولانا محمد عبداللہ واعظ ظفرآبادی قادر پور مسارہ، بارہ بنکی میں منعقد ہوئی مجلس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جسے مولانا سید محمد مجتبیٰ زیدی نے انجام دیا بعدہ مولانا ڈاکٹر نجم الحسن، ضامن اور شاداب احمد نے پیش خوانی کی۔مجلس عزاء کو خطاب کرنے آئے مولانا سید عابد رضا رضوی پروفیسر جامعہ ایمانیہ ناصریہ جون پور عزاداروں کی اہمیت اور عزاداری کی فضیلت پر اثر تقریر کی۔مولانا عابد رضا اپنے خطاب میں یہ بھی بیان کیا کہ عزاداری ہر دور میں عروج پر رہی ہے یہی عزاداری کی فضیلت پر بہترین دلیل ہے۔اس کے بعد مولانا موصوف نے مصائب اہل حرم بیان کئے جسے سن کر عزاداروں نے دل کھول کر گریہ کیا۔ختم مجلس پر انجمن معین العزاء موتک پور وانجمن فروغ عزاء دیورہ سادات نے اپنے مخصوص انداز میں نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔مجلس میں بڑی تعداد میں عزاداروں نے شرکت کی۔بانی مجلس مولانا عبداللہ واعظ ظفرآبادی مقیم قادر پور مسارہ نے مجلس میں شریک تمام عزاداروں کا شکریہ ادا کیا۔

مرزا پور میں 9 کانوڑیے زخمی

مرزاپور:29 جولائی (پی این ایس) ضلع مرزاپور میں ایک ٹرک نے کنواریوں سے بھری پک اپ گاڑی کو پیچھے سے ٹکر ماردی۔حادثے میں 9 کانوڑیے زخمی ہو گئے۔زخمی کانوریوں کو ہسپتال پہنچادیا گیا۔سبھی بابا بیجناتھ دھام کے درشن کرنے کے بعد ماں وندھیاواسینی دیوی کے درشن کرنے جارہے تھے۔ہاٹ کوتوالی کے انچارج سدانند سنگھ نے بتایا کہ گاؤں بھسکوری اناری ہائی وے پر ایک ٹرک نے پیچھے سے ایک پک اپ گاڑی کو ٹکر ماردی، جس میں 16 کانوریوں میں سے 9 زخمی ہو گئے۔سبھی کشی نگر کے رہنے والے تھے۔وہ بابا بیجناتھ دھام کا دورہ کرنے کے بعد واپس آرہے تھے اور ماں وندھیاواسینی کے درشن کرنے جا رہے تھے کہ راستے میں یہ حادثہ ہوا۔پک اپ گاڑی میں سوار کانوریوں کے مطابق ڈرائیور موبائل سے لوکیشن چیک کررہا تھا کہ اس دوران حادثہ اونگھ جانے یا اچانک بریک لگانے سے پیش آیا۔

پولیس نے منشیات اسمگلر کو چرس کے ساتھ گرفتار کیا

دیوبند 29 جولائی (فیروز خان) تھانہ انچارج دیوبند دھرمیندر سونکر کی قیادت میں منشیات کے کاروبار کے خلاف چلائی جارہی مہم کے تحت پولیس نے منشیات اسمگلر کو چرس کے ساتھ گرفتار کرکے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ملزم کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی ہے اور اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔دیوبند کوتوالی انچارج دھرمندر سونکر نے بتایا کہ محلہ کنیشھڑا کے آبکاری روڈ کا رہنے والا شعیب عرف شاکر مخبر کی اطلاع پر گرفتار کیا گیا ہے جس کے قبضے سے 122 گرام چرس برآمد ہوئی ہے۔پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم کو عدالت میں پیش کر دیا۔جہاں سے اسے عدالتی حراست میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ علاقے میں منشیات کے کاروبار کے خلاف مہم مستقبل میں بھی جاری رہے گی۔منشیات اسمگلروں کو پکڑنے کے لئے ایک ٹیم تشکیل دے دی گئی ہے۔

بزم ثقلین کے زیر اہتمام جلالپور میں بزم مسالمہ کا انعقاد

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) گزشتہ شب جعفرآباد جلالپور کے مقدس رضا سجاد باغ میں مقامی ادبی و ثقافتی تنظیم بزم ثقلین کے زیر اہتمام ایک روح پرور اور پُروقار بزم مسالمہ کا اہتمام کیا گیا۔جس میں اردو زبان و ادب سے وابستہ ممتاز شعرا اور اہلِ قلم نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔یہ بزم مسالمہ امام حسینؑ کی سیرت، ایثار، صبر، اور عدل و انصاف جیسے عظیم اوصاف کو اجاگر کرنے کے مقصد سے منعقد کی گئی۔جس نے حاضرین کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑا۔نشست کا آغاز تلاوتِ کلام پاک اور نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے ہوا۔جس کے بعد طرحی مسالمہ کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔معروف شاعر وادیب جناب ساجد جلالپوری نے صدارت کے فرائض انجام دیے جبکہ نظامت جناب مولانا مشیر عباس مصطفوی نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی۔شعرا نے بحری تقاضوں کے مطابق اپنے کلام پیش کیے اور کربلا کے پیغام کو فنی مہارت کے ساتھ سامعین تک پہنچایا۔منتخب اشعار حاضرین کی داد سمیٹتے رہے:

هر قدم اب مری پہچان عزاداری ہے
زندگی تلخ تھی ایامِ عزا سے پہلے
ساجد جلالپوری

خون شبیر کا جب تک نہ ہوا تھا شامل
کربلا خاک تھی بس خاک شفا سے پہلے
احمد جلالپوری

شہ نے دو حرفوں کے اک نام کو معنی بخشا
ورنہ بے معنی تھا حر کرب و بلا سے پہلے
خلیل جلالپوری

ہنس کے اصغر نے کچھ اس طرح اتاری عزت
حرملہ مرگیا خود اپنی قضا سے پہلے
مصور قائمی

صبح ہوتے ہی مجالس کی طرف بڑھتے ہیں
شہ کا غم کھاتے ہیں ہم آب و غذا سے پہلے
ابوذر جلالپوری

بزم کے آخر میں بزمِ ثقلین کے اراکین جناب ریحان عون، حسین بہشتی، ثاقب عباس، منظر ایلیا، اور مقدس عباس خشنود نے بزم میں شریک تمام شعرا اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اس عہد کا اعادہ کیا کہ بزمِ ثقلین آئندہ بھی علم وادب کے فروغ کے ساتھ فکرِ حسینیؑ کو نئی نسل تک پہنچاتی رہے گی۔

سرودئے گیان پبلک اسکول دیوبند میں اسکیٹنگ مقابلے کا انعقاد

دیوبند 29 جولائی (فیروز خان) سرودئے گیان پبلک اسکول دیوبند میں اسکیٹنگ مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔جس میں اسکول کے طلباء نے بھرپور جوش وخروش سے حصہ لیکر اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے کھلاڑیوں کو اسکول انتظامیہ کی جانب سے میڈل دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔سہارنپور روڈ پر واقع اسکول کے احاطے میں منعقدہ اسکیٹنگ مقابلے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے طلباء رودر پرتاپ سنگھ، ورون سنگھ، واسو پال اور انّیا تیاگی نے گولڈ میڈل، ونراج کمار اور انت پرتاپ سنگھ نے سلور میڈل جبکہ دھراج، بھویہ سینی اور کارتک پنڈیر نے کانسہ کے تمغے جیتے۔اسکول کے پرنسپل روپیش سینی نے بچوں کی شاندار کارکردگی کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تعلیم ہماری زندگی میں اہم ہے، اسی طرح کھیل بھی صحت کے لیے بہت ضروری ہیں۔انہوں نے بچوں کو اہداف کا تعین کرنے اور تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی حصہ لینے کی ترغیب دی۔اس دوران سبودھ یادو، پرتھوی سنگھ، انیتا سینی، شیوکمار سینی، وندنا دھروا اور سندیپ دھیمان وغیرہ موجود تھے۔

امین بینک کی شاخ میں برانچ منیجر کے خلاف خواتین کا احتجاج

بینک منیجر پر کام کے تئیں لاپرواہی کا الزام، ریجنل منیجر نے کارروائی کا یقین دلایا

بلندشہر 29 جولائی (پریس ریلیز) شکارپور تحصیل علاقے کے آچروکلاں گاؤں میں واقع اترپردیش گرامین بینک کی شاخ میں منگل کو ہنگامہ ہوا۔گروپ سے وابستہ درجنوں خواتین نے بینک منیجر کے خلاف مورچہ کھول دیا ہے۔سی سی ایل (کیش کریڈٹ لمٹ) اور دیگر اہم کاموں میں لاپرواہی کے خلاف خواتین بینک برانچ پہنچی تھیں۔جب ان کے مطالبات نہیں مانے گئے تو انہوں نے بنک کے مین گیٹ کو تالا لگا دیا۔اس کے بعد خواتین نے بینک برانچ کے باہر احتجاج شروع کردیا اور نعرے بازی کی۔خواتین کا الزام ہے کہ برانچ منیجر اپنے کام میں ٹال مٹول کرتے ہیں۔اتنا ہی نہیں ان کے ساتھ بدتمیزی سے بھی پیش آتے ہیں۔خواتین کا کہنا تھا کہ متعدد بار درخواست دینے کے باوجود ان کے گروپ کی سی سی ایل کا عمل مکمل نہیں ہوا۔نہ ہی بینک سے متعلق دیگر کاموں کو سنجیدگی سے لیا جارہا ہے۔ہنگامہ آرائی کی اطلاع ملتے ہی علاقائی بینک منیجر موقع پر پہنچ گئے۔انہوں نے خواتین کو تسلی دینے کی کوشش کی اور انہیں یقین دلایا کہ ان کی شکایات پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔ریجنل منیجر نے برانچ منیجر کے خلاف تحریری شکایت طلب کی ہے۔اس سے قواعد کے مطابق تحقیقات کی جا سکیں گی۔ریجنل منیجر کی یقین دہانی کے بعد خواتین نے احتجاج ختم کر دیا۔جس کے بعد بنک برانچ کا تالا کھول دیا گیا۔اب پورے معاملے کی جانچ کی جارہی ہے اور بینک برانچ میں معمول کا کام بحال ہوگیا ہے۔

بھارتیہ کسان یونین مہاشکتی کارکنان نے کیا ایس ڈی ایم دفتر پر مظاہرہ

دیوبند 29 جولائی (فیروز خان) بھارتیہ کسان یونین مہاشکتی نے بجاج شوگر مل پر بقایہ گنا رقم کی ادائیگی اور دیگر مطالبات کو لے کر ایس ڈی ایم دفتر پر مظاہرہ کیا اور گنے کی ادائیگی فوری نہ ہونے پر اسمبلی انتخابات 2027 میں بی جے پی کا بائیکاٹ کرنے کا انتباہ دیا۔تنظیم کے ضلع صدر امر تیاگی کی قیادت میں ایس ڈی ایم آفس پہنچے کسانوں نے مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ بجاج شوگر مل گنا کسانوں کو ان کی بقایہ رقم وقت پر ادا نہیں کر رہی ہے جس کی وجہ سے کسان مالی اور ذہنی بحران سے گزر رہے ہیں۔قرض کے بوجھ تلے دبے کسانوں نے اب ناگل علاقے سے نقل مکانی شروع کردی ہے۔کسانوں نے کہا کہ جعلی لائسنس ہولڈر ہر گاؤں میں کسانوں کو نقلی کیڑے مار ادویات فروخت کررہے ہیں، جس پر سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ناگل ترقیاتی بلاک کے بیسیڈا اور چندینا کولی گاؤں کے تالابوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ناگل بس اسٹینڈ سے تجاوزات ہٹوانے اور عوامی بیت الخلاء کی تعمیر کا بھی مطالبہ کیا۔بعد ازیں کسانوں نے نائب تحصیلدار کے توسط سے وزیر اعلیٰ کو پانچ نکاتی میمورنڈم ارسال کر کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا۔احتجاج کرنے اور میمورنڈم دینے والوں میں ششکر تیاگی، سوربھ پرجاپتی، ڈاکٹر ہنسراج گوتم، جاوید علی، اشوک کمار، نیرج کمار، ارجن سنگھ اور انوج کمار وغیرہ شامل تھے۔

صباح الدین اے ایم یو کے سید حامد سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز) کے باضابطہ پرنسپل مقرر

علی گڑھ 29 جولائی (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سید حامد سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز) کے سینئر پوسٹ گریجویٹ ٹیچر صباح الدین کو فوری اثر سے اسکول کا باضابطہ پرنسپل مقرر کیا گیا ہے۔وہ اگلے احکامات تک یا جنرل سلیکشن کمیٹی کے ذریعے باقاعدہ پرنسپل کی تقرری تک، جو بھی پہلے ہو، اس عہدے پر کام کریں گے۔ماہر تعلیم، صباح الدین نے 1993 میں اے ایم یو میں جغرافیہ میں ماسٹر ڈگری مکمل کی اور اس کے بعد 1994 میں انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ اسٹڈیز ان ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ سے تعلیم میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی، جہاں انہیں میرٹ اسکالرشپ سے نوازا گیا۔انہوں نے اپنے تدریسی کیریئر کا آغاز 1998 میں سید حامد سینئر سیکنڈری اسکول (بوائز) میں پوسٹ گریجویٹ ٹیچر (جغرافیہ) کے طور پر کیا، اور تب سے وہ جغرافیہ کے سبجیکٹ انچارج کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔2012 میں، اس نے یونیورسٹی کے زیر اہتمام امیدوار کے طور پر انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ریموٹ سینسنگ، دہرادون، ڈپارٹمنٹ آف اسپیس، حکومت ہند سے ریموٹ سینسنگ اور GIS میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ مکمل کیا۔انہوں نے کلاس روم سے آگے تحقیق اور اکیڈمکس میں بھی سرگرم ہیں۔وہ ترمیم شدہ جلد" شہری ہندوستان میں آبادی اور سماجی ترقی" کے شریک مصنف ہیں۔انہوں نے متعدد قومی اور بین الاقوامی سیمینارز میں مقالے پیش کیے اور معروف علمی جرائد میں مضامین شائع کیے ہیں۔انہوں نے یکم جنوری 2018 سے 21 فروری 2020 تک علامہ اقبال بورڈنگ ہاؤس، اے ایم یو کے وارڈن انچارج کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔

گرگاؤں کے پردھان پر ٹریکٹر ٹرالی چلا کر کسان کی فصل کو تباہ کرنے کا الزام

بھارتیہ کسان یونین مہاشکتی کے عہدیداروں نے میمورنڈم دے کر کارروائی کا مطالبہ کیا

ضلع نائب صدر، دھیریندر جادون ضلع تنظیم سکریٹری، ہرش روپ شرما، ارشد علی ضلع جنرل سکریٹری اور شمبھو تومر بلاک جنرل سکریٹری سمیت دیگر عہدیداران موجود تھے۔

بلندشہر 29 جولائی (پریس ریلیز) خورجہ دیہی تھانہ علاقے کے فرانا گاؤں میں ایک سنگین معاملہ سامنے آیا ہے۔یہاں گاؤں کے دبنگ قسم کے پردھان پر کسان کی فصل کو زبردستی برباد کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔بھارتیہ کسان یونین مہاشکتی کے عہدیداروں نے متاثرہ کسان کے ساتھ مل کر خورجہ علاقائی آفیسر (سی او) مسز پورنیما سنگھ کو ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔میمورنڈم میں بتایا گیا کہ گاؤں کے پردھان نے بھارتیہ کسان یونین مہاشکتی کے بلاک سکریٹری وجے ولد نریندر سنگھ کے دھان کے کھیت میں زبردستی ٹریکٹر ٹرالی چلا کر فصل کو برباد کر دیا ہے۔متاثرہ کسان کا الزام ہے کہ اس معاملے کی شکایت کرنے پر اسے دھمکیاں دی جارہی ہیں۔کسان تنظیم نے ملزم گاؤں کے پردھان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔پولیس نے معاملے کی جانچ کے بعد کارروائی کی یقین دہانی کرائی ہے۔میمورنڈم پیش کرنے والوں میں سندیپ سنگھ بھاٹی ریاستی تنظیمی سکریٹری، ٹھاکر پنٹو راگھو سینئر ریاستی جنرل سکریٹری، ستپال تومر ضلع نائب صدر، ستیندر جادون، وجے سولنکی بلاک تنظیم سکریٹری، سریندر پال سنگھ بلاک صدر، لکشمی نارائن

گورکھ ناتھ مندر پہنچے سی ایم یوگی، ریسلنگ مقابلہ جیتنے والوں کو دیں گے انعام، بڑھائیں گے حوصلہ

گورکھپور:29 جولائی (پی این ایس) سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ منگل کی دوپہر گورکھناتھ مندر پہنچے۔رُکی پوجا اور ہون کیا۔سی ایم یوگی گورکھ ناتھ مندر میں منعقدہ کشتی مقابلے کی اختتامی تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔وہ جیتنے والوں کو انعام دیں گے۔بدھ کو لکھنؤ واپس آئیں گے۔ناگ پنچمی کے موقع پر گورکھ ناتھ مندر میں دو روزہ کشتی مقابلے کا پیر کو افتتاح ہوا۔جس میں ریاست بھر سے پہلوان حصہ لے رہے ہیں۔ریجنل اسپورٹس آفیسر علی حیدر نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ یوگی مہمان خصوصی کے طور پر مقابلے کی اختتامی تقریب میں شرکت کریں گے۔اس دوران وہ پہلوانوں سے خطاب بھی کریں گے۔اس کے ساتھ وہ جیتنے والے پہلوانوں کو مختلف انعامات دے کر ان کے حوصلے بلند کریں گے۔

آم کی مٹھاس ہمارے دلوں کیلئے راحت بخشتی: نظام الدین

سہارنپور (احمد رضا) اتراکھنڈ کی معیاری سوشل اور ایجوکیشنل سوسائٹی" عبدالمجید میموریل سوسائٹی" کی جانب سے کل روڑکی کے نامور ہائر سیکنڈری اسکول سینٹ مارس اکیڈمی" میں کنور جاوید اقبال کی جانب سے شاندار مینگو پارٹی کا انعقاد کیا گیا جسمیں اتراکھنڈ اترپردیش اور دہلی سے تشریف لائے سیکڑوں معزز مہمانوں نے شرکت کرتے ہوئے لاجواب خوشبو اور مٹھاس بھرے طرح طرح کی قسموں کے آموں کو کھا کر راحت کا احساس کیا اس موقع پر اسپیشل جوڈیشیل مجسٹریٹ ونود شریواستو، ممبر اسمبلی قاضی نظام الدین، ممبر اسمبلی میڈم ممتا راکیش، ممبر اسمبلی ویریندر جاتی، کنور ضیاء الدین کنور حاتم جاوید، کنور عبداللہ جاوید ، ایڈوکیٹ عظیم رضا، ایڈوکیٹ راحل رضا، پروفیسر راجیش چندرا، ڈاکٹر رویندر کپور، سچن گپتا، پرویز احمد، راؤ آفاق، شاہد خان، منوج جین، وریندر جین، سردار سرجیت سنگھ، ڈاکٹر چندر شیکھر گروور، کلدیپ تیاگی، ابھیشیک چندرا، میڈم پوجا نندہ، شری گوپال نارسن، مکیش مسیح اور پروفیسر راجیش جیسی نامور شخصیات نے اس مینگو پارٹی میں شرکت کرتے ہوئے تقریب کی ہندو مسلم سکھ اور عیسائی اتحاد کی رمق کو دوبالا کرتے ہوئے پورے ملک کو بھائی چارہ الاثانی پیغام دیا تقریب کے آخر میں کنور جاوید اقبال چیئرمین عبدالمجید سوسائٹی، حاتم جاوید عبداللہ جاوید نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا!

وجیش کنسل بنے انڈین انڈسٹریز ایسوسی ایشن دیوبند یونٹ کے چیپٹر چیئرمین

دیوبند 29 جولائی (فیروز خان) انڈین انڈسٹریز ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ کا انعقاد مقامی دفتر پر کیا گیا جس میں تنظیم کے قومی صدر دنیش گوئل نے صنعت کار وجیش کنسل کو دیوبند کا چیپٹر چیئرمین مقرر کیا۔منعقدہ میٹنگ میں نومنتخب چیئرمین سے تنظیم کو مضبوط کرنے اور عوام کے مفاد میں کام کرنے کی اپیل کی گئی۔وہیں وجیش کنسل نے شیوم سنگھل کو تنظیم کا نائب شہر صدر، کنال گردھر کو سکریٹری اور سچن چھابڑا کو خازن عہدہ کے لئے نامزد کرتے ہوئے تقرری لیٹر سونپا اور ان سے عوام کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنے، ظلم کے خلاف آواز اٹھانے اور تنظیم کو مزید مضبوطی فراہم کرنے پر زور دیا۔پروگرام میں نومنتخب عہدہ داران کو پھولوں کے ہار پہنا کر خوش آمدید کہا گیا۔میٹنگ میں ڈاکٹر ڈی کے جین، سیٹھ کلدیپ کمار، وجے گردھر، پنکج گپتا، ڈاکٹر روی پرکاش کھرانہ، ایوب بیب، پنیت جنسل اشونی متل، ریشی کپور، امیت شرما، دیپک سنگھل اور ضرار بیگ سمیت دیگر عہدہ داران وممبران موجود تھے۔

الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کا الیکشن: راکیش پانڈے بنے صدر، اکھلیش شرما جنرل سکریٹری منتخب

پریاگ راج 29 جولائی (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن (ایچ سی بی اے) کے انتخابات 2025-26 کے نتائج کا اعلان منگل کو کیا گیا۔راکیش پانڈے (ببوا) 2121 ووٹوں سے جیت کر صدر بن گئے۔جبکہ اکھلیش کمار شرما جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔انہیں 2885 ووٹ ملے۔23 جولائی کو 28 عہدوں کے لیے انتخابات ہوئے۔گزشتہ تین دنوں سے کل 8,332 ووٹوں کی گنتی ہورہی ہے۔ایگزیکٹو کے اہم عہدوں کے لیے فاتحین کا اعلان کردیا گیا ہے۔دیگر جیتنے والوں کے نام بھی جلد سامنے آنے والے ہیں۔صدر کے عہدے کے لیے کل 12 امیدوار میدان میں تھے۔ان میں راکیش پانڈے کو سب سے زیادہ 2121 ووٹ ملے۔ان کے قریب ترین حریف ڈاکٹر چندر پرکاش اپادھیائے (سی پی اپادھیائے) کو 1928 ووٹ ملے۔اشوک کمار سنگھ نے 1734 ووٹ حاصل کرکے تیسرا مقام حاصل کیا۔دیگر امیدواروں میں ویر سنگھ کو 1003 ووٹ، پربھا شنکر مشرا کو 522 ووٹ، امت کمار کو 316 اور اے سی تیواری کو 223 ووٹ ملے۔کل 25 ووٹ غلط اور 18 بیلٹ پیپرز خالی پائے گئے۔جنرل سکرٹری کے عہدے کے لیے 9 امیدوار میدان میں تھے۔اکھلیش کمار شرما 2885 ووٹ لے کر جیت گئے۔ان کے قریبی حریف رائے صاحب یادو کو 1948 ووٹ ملے۔سنتوش کمار مشرا کو 1149 ووٹ ملے۔دیگر امیدواروں میں دھرمیندر پرتاپ سنگھ کو 851 ووٹ، ششی پرکاش سنگھ کو 649 ووٹ، جمیل احمد اعظمی کو 329 اور اودے شنکر تیواری کو 317 ووٹ ملے۔اس عہدے کے لیے 21 ووٹ کالعدم اور 37 ووٹ خالی قرار دیے گئے۔

خریف سیزن کیلئے ریاست میں کھاد کی مناسب دستیابی کو یقینی بنائیں

کسانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق ہی کھاد خریدیں

لکھنؤ: 29 جولائی۔اتر پردیش حکومت خریف کی فصلوں کی بوائی اور گنے کی کھڑی فصلوں کی ٹاپ ڈریسنگ کے لیے کسانوں کو بروقت اور مناسب کھاد فراہم کرنے کے لیے پوری طرح پابند عہد ہے۔اس وقت ریاست میں 18.9 لاکھ میٹرک ٹن یوریا اور 58.5 لاکھ میٹرک ٹن فاسفیٹک کھاد (ڈی اے پی، این پی کے) کی دستیابی ہے۔ یہ دستیابی کوآپریٹو سیکٹر اور پرائیویٹ سیکٹر دونوں کے ذریعے کسانوں کو فراہم کی جا رہی ہے۔ریاست کے زراعت، زرعی تعلیم اور زرعی تحقیق کے وزیر جناب سوریہ پرتاپ شاہی نے منگل کو قانون ساز اسمبلی میں اپنے دفتر کے کمرے میں ریاست کے تمام کھاد بنانے والوں اور سپلائی کرنے والی تنظیموں کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کی۔ میٹنگ میں، خریف سیزن کے لیے حکومت ہند کی طرف سے ریاست کو الاٹ کی گئی یوریا کی سپلائی کی پیش رفت پر گہرائی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ پیش کردہ تفصیلات کے مطابق ریاست کو مجموعی طور پر 10 لاکھ میٹرک ٹن یوریا کی فراہمی ہوئی ہے جس کے مقابلے میں اب تک صرف 37.5 لاکھ میٹرک ٹن فراہم کی گئی ہے جو کہ مقررہ ہدف کا صرف 59 فیصد ہے۔اجلاس میں معلوم ہوا کہ کچھ کمپنیوں نے یوریا کی بہت کم فیصد سپلائی کی ہے جس کی وجہ سے کسانوں کو وقت پر کھاد نہیں مل رہی۔ KRIBHCO کی طرف سے صرف 36 فیصد، IFFCO کی طرف سے 55 فیصد، RCF کے ذریعے 63 فیصد اور IPL کی طرف سے صرف 8 فیصد سپلائی کی گئی ہے۔وزیر شاہی نے اس صورت حال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور متعلقہ کمپنیوں کو ہدایت کی کہ وہ جلد ہی باقی رقم کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔انہوں نے KRIBHCO کو شاہجہاں پور پلانٹ سے بقیہ یوریا فوری طور پر ریاست کو فراہم کرنے کی ہدایت کی۔ این ایف ایل نے یقین دہانی کرائی کہ وہ باقی ماندہ 14122 میٹرک ٹن یوریا اسی ماہ میں ہی دستیاب کرائے گا۔ RCF نے بتایا کہ اگلے تین دنوں میں یوریا کے تین ریک ریاست کو بھیجے جائیں گے، جبکہ IFFCO نے کہا کہ وہ جلد ہی 21000 میٹرک ٹن یوریا بھیجنے جا رہا ہے۔اجلاس میں یہ بھی ہدایت کی گئی کہ تمام کمپنیاں خوردہ فروشوں کے مراکز کو فارن کموڈٹی کی بنیاد پر کھاد کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائیں۔ اگر کھادوں کی اوور ریٹنگ، ٹیگنگ یا دیگر مصنوعات کی زبردستی فروخت کے حوالے سے کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو متعلقہ کمپنی کے خلاف ضروری اشیاء ایکٹ 1955 اور فرٹیلائزر کنٹرول آرڈر 1985 کے تحت ایف آئی آر درج کر کے قانونی کارروائی کی جائے گی۔یکم جولائی سے 29 جولائی کے درمیان حکومت ہند کی طرف سے ریاست کو یوریا کے کل 176 ریک بھیجے گئے تھے، جن میں سے 151 ریک ریاست کو موصول ہو چکے ہیں جبکہ باقی 25 ریک راستے میں ہیں، جو اگلے 2 سے 3 دنوں میں متعلقہ اضلاع میں پہنچ جائیں گے۔ اس وقت ریاست میں یوریا کی اوسط کھپت 48384 میٹرک ٹن ہے، جب کہ اوسطاً صرف 18187 میٹرک ٹن یوریا روزانہ موصول ہو رہا ہے۔ اس فرق کو دیکھتے ہوئے، ریاستی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعہ تقسیم کی جانے والی کھاد کا 50 فیصد کوآپریٹو سوسائٹیوں کو فراہم کیا جائے، تاکہ کسانوں کو ان کے قابل اعتماد ذریعہ سے کھاد مل سکے۔حکومت بین ریاستی اور بین الاقوامی سرحدوں سے متصل اضلاع میں کھاد کی سپلائی پر خصوصی نظر رکھے ہوئے ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ ہدایات بھی دی گئی ہیں کہ اگر پلائی ووڈ فیکٹریوں، پولٹری فیڈ یونٹس اور پینٹ انڈسٹریز میں ٹیکنیکل گریڈ یوریا کی بجائے سبسڈی والی نیم کوٹیڈ یوریا کے استعمال کی تصدیق ہوئی تو ذمہ داروں کے خلاف فوری ایف آئی آر درج کر کے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔کاشتکاروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنی فصلوں کی پودے لگانے اور ٹاپ ڈریسنگ کی اصل ضرورت کے مطابق ہی کھاد خریدیں۔ آنے والی فصلوں کے لیے پیشگی کھاد کی خریداری اور ذخیرہ نہ کریں، تاکہ تمام کسانوں کو ان کی ضرورت کے مطابق کھاد مل سکے۔اگر کسی کسان کو کھاد کی اوور ریٹنگ، ٹیگنگ، بلیک مارکیٹنگ یا کسی اور مسئلے سے متعلق کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ڈسٹرکٹ ایگریکلچر آفیسر کے دفتر میں قائم کنٹرول روم میں اپنی شکایت درج کرا سکتا ہے۔اس کے علاوہ ریاستی سطح کے کنٹرول روم، لکھنؤ میں قائم فرٹیلائزر کنٹرول روم کے ٹیلی فون نمبر 0522-2209650 پر بھی شکایت کی جا سکتی ہے۔ اس وقت کوآپریٹو اور پرائیویٹ سیکٹر ڈویژن کے لحاظ سے یوریا کی کل دستیابی 18.9 لاکھ میٹرک ٹن ہے اور فاسفیٹک کھاد کی دستیابی 58.5 لاکھ میٹرک ٹن ہے۔ ان میں کانپور، پریاگ راج، وارانسی، لکھنؤ، آگرہ، علی گڑھ اور بریلی ڈویژن میں سب سے زیادہ دستیابی ریکارڈ کی گئی ہے۔ ریاستی حکومت حکومت ہند کے ساتھ مسلسل تال میل قائم کر کے خریف سیزن کے دوران تمام ضروری کھادوں کی دستیابی کو برقرار رکھنے کے لیے سرگرم عمل ہے۔

کسان لیڈر راکیش ٹکیت نے کی نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک سے ملاقات

لکھنؤ: 29 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش میں آئندہ اسمبلی انتخابات 2027 میں تجویز کیے گئے ہیں، انتخابات میں ابھی کافی وقت باقی ہے، لیکن سیاسی پارٹیوں نے ابھی سے اپنا میدان تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسمبلی انتخابات کی وجہ سے آئے روز نئے سیاسی مساوات بنتے اور ٹوٹ رہے ہیں۔ حکمراں بی جے پی جیت کی ہیٹرک اسکور کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنا چاہتی۔ یہی وجہ ہے کہ بی جے پی لیڈر اپنے ناراض لیڈروں کو متحد کرنے میں مصروف ہے۔اس کے ساتھ ہی وہ کسانوں، نوجوانوں اور عوام سے جڑے مشترکہ مسائل پر بات کرنے والے لیڈروں کو بھی اپنے پاس لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔اسی سلسلے میں یوپی کے دو بڑے لیڈروں کی ملاقات ہوئی ہے، اس ملاقات کے بعد یوپی کی سیاست میں ہر طرح کے چرچے ہونے لگے ہیں۔دراصل، بھارتیہ کسان یونین کے لیڈر راکیش ٹکیت نے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک سے ملاقات کی ہے۔کافی دیر تک جاری رہنے والی یہ ملاقات کئی لحاظ سے اہم سمجھی جاتی ہے۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان آئندہ انتخابات سمیت کئی اہم امور پر بھی بات چیت ہوئی ہے۔اس دوران کسان لیڈر راکیش ٹکیت نے ڈپٹی چیف منسٹر کے ساتھ کسانوں سے متعلق مسائل بھی اٹھائے ہیں۔ اس ملاقات کے بعد دونوں لیڈروں نے تصاویر شیئر کیں اور اپنے اپنے موقف کو پیش کیا۔راکیش ٹکیت نے کہا کہ آج انہوں نے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اس دوران کسانوں اور عوام کے مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔اس سے پہلے انہوں نے سابق ڈی جی پی پرشانت کمار سے بھی ملاقات کی جو سی ایم یوگی کے قریبی تھے۔اسی دوران راکیش ٹکیت سے ملاقات کے بعد نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ انہوں نے بھارتیہ کسان یونین کے سینئر لیڈر راکیش سنگھ ٹکیت سے ملاقات کی ہے اور ان کی خیریت دریافت کی ہے۔ تاہم سیاسی ماہرین کا خیال ہے کہ یہ ملاقات صرف خیریت جاننے تک محدود نہیں ہے۔ کیونکہ راکیش ٹکیت کسانوں کے بڑے لیڈر ہیں اور کسانوں میں بھی ان کی بہت اچھی رسائی ہے۔اس کی مثال کسانوں کی تحریک میں دیکھی گئی ہے۔راکیش ٹکیت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر جب ملک بھر کے کسان مشتعل ہوئے تو کسان تحریک نے وسیع شکل اختیار کر لی۔ اس لیے یہ ملاقات کئی لحاظ سے اہم ہے۔آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں کسانوں اور نوجوانوں سمیت کئی اہم مسائل ہونے والے ہیں۔ بی جے پی تمام مسائل کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی حکمت عملی بنا رہی ہے۔ایسے میں اگر کسان بی جے پی کے خلاف نہیں جاتا ہے تو آنے والے انتخابات میں بی جے پی کا راستہ آسان ہو جائے گا۔ بی جے پی کسانوں کو اپنے ساتھ لانے کے لیے تمام حربے اپنا رہی ہے۔ مغربی یوپی میں اپوزیشن کو کراری شکست دینے کے لیے آر ایل ڈی بی جے پی کے ساتھ ہے۔لیکن اگر ٹکیت بھائی بھی بی جے پی کے لیے نرم پڑ جاتے ہیں تو بی جے پی ایسی کئی سیٹوں پر جھنڈا لہرا سکتی ہے جن پر فی الحال ایس پی مضبوط ہے۔ کیونکہ بی جے پی کی اصل لڑائی سماج وادی پارٹی سے ہے۔ ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کسانوں، نوجوانوں، بجلی، مہنگائی اور دیگر عوام کے مسائل اٹھا رہے ہیں۔اس کے ساتھ وہ ذاتوں کو جوڑنے کے لیے پی ڈی اے کے نعرے پر کام کر رہے ہیں۔

وزیر توانائی کی اپوزیشن کو نصیحت، پہلے خود دیکھو آئینہ

لکھنؤ: 29 جولائی (یو این آئی) اپنے محکمے کے افسروں کی غلط کاریوں کا انکشاف کر کے سرخیوں میں آنے والے اتر پردیش کے وزیر توانائی اروند کمار شرما نے اب اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ بجلی پر تشویش کا اظہار کرنے والے سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس کے لیڈروں کو مشورہ دینے سے پہلے انہیں اپنے طرز عمل پر غور کرنا چاہئے۔شرما نے منگل کو اپنے آفیشل سوشل میڈیا پیج پر ایک پوسٹ میں لکھا،"اگر آپ دونوں (ایس پی اور کانگریس) نے اپنے طویل دور حکومت میں بجلی کا ایک چوتھائی بھی خیال رکھا ہوتا تو بی جے پی کو ملک اور ریاست کی اتنی بری حالت وراثت میں نہ ملتی۔کانگریس کا طویل دور ہر طرف اندھیرا تھا اور اسے مٹانے کے لیے صرف چراغ ٹمٹماتے تھے۔ ہندوستان کی کئی نسلوں نے اپنی زندگی نیم کے تیل اور مٹی کے تیل کے چراغ میں گزاری ہے۔ اندھیرے اور انارکی سے بھرے سماج وادی پارٹی کے چار دور حکومت کے بعد، 2012-17 میں بجلی کی اوسط سب سے زیادہ مانگ 13 ہزار میگاواٹ تھی۔ جبکہ گزشتہ تین سال کی اوسط طلب 30 ہزار میگاواٹ رہی ہے۔انہوں نے لکھا،"آج، اتر پردیش گزشتہ تین سالوں میں ملک میں سب سے زیادہ بجلی فراہم کرنے والی ریاست بن گئی ہے۔ پہلے یہ سب سے نیچے تھی، آج، 2017 کے مقابلے میں دوگنا سے زیادہ صارفین کو بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔آپ کے دور میں رہ جانے والے تقریباً 1.50 لاکھ گاؤں کو اب بجلی فراہم کر دی گئی ہے۔ 2017 میں، یوپی کی اپنی زیادہ سے زیادہ بجلی کی پیداوار 5160 میگاواٹ تھی جو 2022 میں بڑھ کر 5820 میگاواٹ ہو گئی اور آج یہ 9120 میگاواٹ ہے، یعنی آپ کی تقریباً دگنی ہے۔ 2017 میں یوپی میں تمام ذرائع سے 11803 میگاواٹ بجلی دستیاب تھی، جو 2022 میں بڑھ کر 15395 میگاواٹ ہو گئی اور آج 2025 میں یہ 20038 میگاواٹ ہے، یعنی آپ کے وقت سے تقریباً دوگنا۔شرما نے کہا،" 2017 میں، بڑے سب اسٹیشنوں کی کل صلاحیت MVA39000 تھی جو 2022 میں بڑھ کر ایک لاکھ ایم وی اے ہو گئی اور آج 2025 میں یہ دو لاکھ ایم وی اے ہے، یعنی آپ کے وقت سے تقریباً چھ گنا بڑھ گئی ہے۔ تقسیم کی صلاحیت میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ مثال کے طور پر، آپ کے وقت میں چھوڑے گئے 1.59 لاکھ کلومیٹر خستہ حال تار گذشتہ تین سال میں بدلے گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آپ کے دور میں صرف تین سالوں میں 29 لاکھ ٹوٹے اور لٹکے کھمبوں کو نئے کھمبوں سے تبدیل کیا گیا ہے، آپ کے دور میں صرف چند منتخب اضلاع اور دیہاتوں میں بجلی دستیاب تھی، آج ہر گاؤں، ہر قصبہ، ہر ضلع، ہر دکان، ہر اسٹیبلشمنٹ اور ہر جگہ بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔شرما نے کہا کہ آج روزمرہ کی زندگی میں بجلی کی زیادہ ضرورت ہے۔ ہم اسے سمجھتے ہیں اور اسے ایک چیلنج کے طور پر لیتے ہوئے، ہم نظام کو موثر بنانا چاہتے ہیں اور ملک اور دنیا میں بہترین نظام بنانا چاہتے ہیں۔ ہمارے دور میں بجلی کی پیداوار بڑھی ہے، سپلائی بڑھی ہے اور اسے ہر جگہ پہنچانے کا انفراسٹرکچر بھی مضبوط ہوا ہے۔مزید بہتری لانے کا کام جاری ہے۔اپنی پوسٹ کے آخر میں شرما نے لکھا ہے کہ خدا کی مہربانی اور وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے آشیرواد اور عوام کے آشیرواد سے ہم یقینی طور پر اس کام کو اور بھی بہتر طریقے سے کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

گائے پناہ گاہوں میں چارہ، گھاس، روشنی اور ادویات کی مناسب سہولیات کو یقینی بنایا جائے

وزیر مویشی پروری جناب دھرم پال سنگھ نے 16 نئے تعمیر شدہ بڑے گائے تحفظ کے مراکز کا افتتاح کیا

لکھنؤ: 29 جولائی۔اتر پردیش کے وزیر مویشی پروری اور دودھ ترقیات جناب دھرم پال سنگھ نے آج اینمل ہسبنڈری ڈائریکٹوریٹ میں منعقدہ ایک پروگرام میں بے سہارا گایوں کے تحفظ کے لیے ریاست کے 12 اضلاع میں 16 بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز کا عملی طور پر افتتاح کیا۔اس کے تحت للت پور ضلع میں 03 بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز، شراوستی میں 02 اور جھانسی، بھدوہی، پرتاپ گڑھ، بلرام پور، سون بھدرا، رائے بریلی، باندہ، لکھیم پور کھیری، فتح پور اور کانپور دیہات میں 01-01 کا 100 صد فیصد تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے۔ان 16 گائے کے تحفظ کے مراکز کی تعمیر کی کل لاگت 92.2561 لاکھ روپے ہے۔ ہر مرکز میں تقریباً 400 گایوں کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔جناب سنگھ نے اس موقع پر کہا کہ عزت مآب وزیر اعلیٰ کی رہنمائی میں گائے کے تحفظ اور فروغ کا کام کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ گائے کی پناہ گاہوں کی تعمیر اور مویشیوں کی دیکھ بھال میں معیار کا کام ترجیحی بنیادوں پر کیا جا رہا ہے۔اس موقع پر جناب دھرم پال سنگھ نے علاقائی ایم ایل ایز، گرام پردھان، ضلع مجسٹریٹ، چیف ویٹرنری آفیسر اور متعلقہ اضلاع کے نگرانوں سے بھی گایوں کی دیکھ بھال اور تعاون کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے عہدیداروں سے کہا کہ گائے کے تحفظ کے کاموں میں مقامی سطح پر عوامی نمائندوں کا تعاون بھی لیا جانا چاہیے اور گائے کے تحفظ کے مراکز کے تعمیراتی کام میں معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جانا چاہیے۔بے سہارا گایوں کے لیے تمام ضروری انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔گائے پناہ گاہوں میں گائے بھوکی نہیں رہنی چاہیے، چارہ، بھوسے، روشنی کا مناسب انتظام ہونا چاہیے۔ موسم برسات اور متعدی بیماریوں سے بچانے کے لیے ویکسینیشن اور ضروری انتظامات کیے جائیں۔ جناب سنگھ نے اپیل کی کہ کسانوں اور مویشی پالنے والے گایوں کو دودھ دینے کے بعد انہیں بے سہارا نہ چھوڑیں۔مسٹر سنگھ نے کہا کہ مویشی پالنے کا محکمہ گائے کی پناہ گاہوں کو خود کفیل بنانے کے لیے کثیر جہتی تجربات کر رہا ہے۔گائے کے گوبر کا استعمال گائے کے لیمپ، بخور کی چھڑیاں، گائے کے نوشتہ جات، گائے کے گوبر کے برتن، ورمی کمپوسٹ اور سی بی جی پروڈکشن یونٹ بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس ان یونٹس کو چلانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔گائے کے تحفظ کے پروگرام کے ذریعے دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع اور معاشی ترقی کے بہت سے مواقع دستیاب ہو رہے ہیں۔مسٹر سنگھ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے اب تک 560 بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز کو منظوری دی ہے، جن میں سے 403 مراکز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور 387 مراکز کو فعال کر دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت بے سہارا گائے کے تحفظ کے میدان میں بے مثال اور قابل ذکر کام کر رہی ہے۔محفوظ گایوں کی دیکھ بھال کے لیے 100 صد فیصد گرانٹ کی رقم جون 2025 تک DBT کے ذریعے ادا کر دی گئی ہے۔گائے کے تحفظ کے پروگراموں کے ذریعے دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع اور معاشی ترقی کے بہت سے مواقع دستیاب ہو رہے ہیں۔مسٹر سنگھ نے کہا کہ سڑکوں اور شاہراہوں کے قریب دیہاتوں میں اگر رات کے وقت مویشی مالکان کے مویشی سڑک پر آ جائیں تو سڑک حادثہ کا امکان ہے، اس لیے جانوروں کے گلے میں ریڈیم کی پٹیاں ڈالنے کا کام تیز رفتاری سے کیا جا رہا ہے۔اس وقت 1236656 بے سہارا گائے کل 7608 گائے پناہ گاہوں میں محفوظ ہیں جن میں دیہی علاقوں میں 6615 عارضی گائے پناہ گاہیں، 387 بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز، 302 کانجی گھر اور شہری علاقوں میں 304 کنہا گائے شیلٹر شامل ہیں۔ عزت مآب چیف منسٹر سہوگیتا یوجنا کے تحت 176921 بے سہارا گائیں 114141 مستفید افراد کے حوالے کی گئی ہیں۔ریاستی حکومت سہوگیتا یوجنا کے تحت دی گئی گایوں کی دیکھ بھال اور گائے کی پناہ گاہوں میں محفوظ گایوں کی دیکھ بھال پر روزانہ تقریباً 00.07 کروڑ روپے خرچ کر رہی ہے۔اس موقع پر محکمہ اینمل ہسبنڈری کے پرنسپل سکریٹری امیت کمار گھوش، اسپیشل سکریٹری حیوانات مسٹر دیویندر کمار پانڈے، ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ ڈاکٹر یوگیندر سنگھ پنوار، ڈائریکٹر ڈیزیز کنٹرول اینڈ فیلڈ ڈاکٹر راجیو کمار سکسینہ، ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر سنگیتا تیواری، ڈاکٹر میمپال سنگھ، ڈاکٹر راجندر سنگھ، پلاننگ آفیسر ڈاکٹر راجیو سنگھ اور دیگر افسران موجود تھے۔اور دیگر اعلیٰ حکام پروگرام میں موجود تھے۔

سیاسی فائدے کیلئے بیوی کی توہین پر خاموش ہیں اکھلیش

ڈمپل یادو پر مولانا ساجد کا تبصرہ: یوگی کی وزیر ہوئیں برہم

لکھنؤ: 29 جولائی (پی این ایس) بی جے پی نے سماجوادی پارٹی کی رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو پر مولانا ساجد کے تبصرہ کے معاملے میں ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کی خاموشی کو نشانہ بنایا ہے۔ خواتین بہبود کی وزیر بے بی رانی موریہ نے کہا کہ خواتین کی عزت کے خلاف مولانا کے تبصرے پر ایس پی صدر کی خاموشی یہ ثابت کر رہی ہے کہ ان کی پارٹی ووٹ کے لالچ میں کسی بھی سطح تک جا سکتی ہے۔ کابینہ وزیر نے کہا کہ نئی دہلی کی مسجد میں ہونے والی میٹنگ کے بعد کچھ مسلم مذہبی رہنماؤں نے ڈمپل یادو کے لباس پر قابل اعتراض تبصرہ کرتے ہوئے انہیں سیاسی ہندو خاتون قرار دیا تھا۔ یہ نہ صرف ایک خاتون رکن پارلیمنٹ پر بلکہ ہندوستانی خواتین اور ثقافت پر حملہ تھا۔ ووٹوں کی خاطر خواتین کے وقار پر سمجھوتہ کرنا ایس پی کی سیاسی خود غرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ محترمہ موریہ نے کہا ہمارا اور ڈمپل یادو کا نظریہ الگ ہو سکتا ہے، لیکن خواتین کی توہین بی جے پی کو قبول نہیں ہے۔ کیا اس پر اکھلیش کی خاموشی اس سوچ کے ساتھ ہے کہ اب ایس پی میں خواتین کی عزت کا فیصلہ مولوی کریں گے؟ یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ وہ طالبانی ذہنیت کے حامل لوگوں کے اتنے بڑے حامی ہیں کہ سیاسی فائدے کے لیے اپنی بیوی کی توہین پر بھی خاموش ہیں۔ ایس پی میں بھی اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اپنے ایم پی کی عزت کی حفاظت کرے۔ بے بی رانی نے کہا کہ یہ مسئلہ صرف ڈمپل یادو کا نہیں ملک کی ہر بیٹی کا ہے۔ بی جے پی ہر بیٹی کے احترام میں پرعزم ہے۔ ساتھ ہی کانگریس کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 'لڑکی ہوں لڑ سکتی ہوں' کا نعرہ دینے والی پرینکا گاندھی واڈرا بھی اپنی ساتھی خاتون رکن پارلیمنٹ کی توہین پر خاموش ہیں۔ ووٹ بینک کے لیے راہل کی زبان پر بھی تالا لگا ہوا ہے۔

پی جی آئی کی طرح اب کے جی ایم یو میں بھی انٹروینشنل ریڈیولوجی کی ملے گی سہولت

لکھنؤ: 29 جولائی (پی این ایس) ایس جی پی جی آئی کی طرح راجدھانی لکھنؤ میں واقع کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) میں انٹروینشنل ریڈیولوجی کی سہولت دستیاب ہوگی۔ ریڈیوڈائگنوسس اور نیورولوجی کے ماہرین ایک خصوصی او ٹی میں مریضوں کا علاج کریں گے۔اس کے لیے 18 کروڑ روپے سے ایک ہائبرڈ او ٹی بنایا جا رہا ہے۔ کے جی ایم یو کے ترجمان پروفیسر کے کے سنگھ نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کو ریاستی حکومت سے ساز و سامان کی شے میں 300 کروڑ روپے ملے ہیں۔اس سے بہت سے ضروری اور جدید آلات خریدے جا رہے ہیں۔اس رقم سے 18 کروڑ روپے ہائبرڈ او ٹی کے لیے نکالے گئے ہیں۔ انٹروینشنل ریڈیولوجی کیسز اس OT میں دیکھے جائیں گے۔انٹروینشنل ریڈیولاجی ایک تیزی سے ترقی پذیر شعبہ ہے۔ بہت سے معاملات میں یہ روایتی سرجری کا ایک محفوظ اور موثر متبادل ہو سکتا ہے۔اس میں چھوٹے چیرا یا پنکچر کے ذریعے جسم میں کیتھیٹر ڈالا جاتا ہے۔امیج گائیڈڈ ٹیکنالوجی جیسے ایکسرے، سی ٹی اسکین، ایم آر آئی اور الٹراساؤنڈ کی مدد سے جسم کے اندر داخل کیتھیٹر کو دیکھا جاتا ہے۔ یہ شریانوں کی رکاوٹ، ویریکوز رگوں، خون کے جمنے کا علاج کرتا ہے۔اس میں چھوٹے چیرا ہونے کی وجہ سے مریض کو زیادہ دیر اسپتال میں نہیں رہنا پڑتا۔انٹروینشنل ریڈیولاجی ٹیومر کو تباہ کرنے اور خون کی فراہمی کو روکنے کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔اس کے علاوہ گردے کی پتھری کو ٹیوب کے ذریعے نکالا جا سکتا ہے۔انٹروینشنل ریڈیولاجی کو بائل ڈکٹ بلاکیج کے علاج کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اثاثوں کی ڈیجیٹائزیشن کیلئے جدید تکنیکوں پر تربیت کا آغاز

تربیت میں ہردوئی، بلند شہر اور پیلی بھیت کے 56 ٹرینیوں نے حصہ لیا

لکھنؤ: 29 جولائی۔حکومت ہند کی دیہی ترقی کی وزارت کے ڈیجیٹل انڈیا لینڈ ریکارڈز ماڈرنائزیشن پروگرام (DILMP) کے تحت چلائے جانے والے 'نکشا پروجیکٹ' کے پہلے پائلٹ ٹریننگ بیچ کا پیر کو راجہ ٹوڈرمل سروے اور بھولیکھ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، ہردوئی میں افتتاح کیا گیا۔اس چھ روزہ تربیتی پروگرام میں ہردوئی، انوپشہر (بلند شہر) اور پیلی بھیت اضلاع کے ریونیو، شہری اداروں اور دیگر محکموں کے کل 56 اہلکاروں نے حصہ لیا۔ تربیت حاصل کرنے والوں میں ہردوئی کے 34، انوپشہر کے 10 اور پیلی بھیت کے 12 شامل تھے۔ یہ تربیت مدھیہ پردیش الیکٹرانکس ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ذریعہ تیار کردہ سافٹ ویئر کے ذریعہ ڈرون اور روور ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے شہری اثاثوں کی ڈیجیٹلائزیشن پر مرکوز ہے۔ ٹریننگ سیشن میں ریونیو بورڈ اتر پردیش کے اسپیشل ایگزیکٹو آفیسر ونیت کمار، اجے اگروال (کنسلٹنٹ)، ایم پی ایس سی آئی ٹی-جی آئی ایس ایکسپرٹ پرسنا ایس نے ٹریننگ سیشن کا انعقاد کیا۔ مسوری، ریسرچ آفیسر اکھلیش یادو، ایس ڈی ایم پیلی بھیت پرمیش کمار، نگر پالیکا پریشد انوپشہر کے ایگزیکٹو آفیسر گارگی، مدھیہ پردیش الیکٹرانکس ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے منیش کمار تیواری، سروے آف انڈیا کے ایس کے شکلا اور ڈرون کمپنی کے ڈیمانسٹریٹر امیت مشرا شامل تھے۔ ※ 'نکشا پروجیکٹ' کے ذریعے جدید ترین ٹیکنالوجی کی مدد سے شہری علاقوں میں جائیدادوں کا ایک اپڈیٹڈ ڈیجیٹل ریکارڈ تیار کیا جا رہا ہے، جو شہریوں کو ایک کلک پر دستیاب ہوگا۔ اس سے نہ صرف جائیداد کے تنازعات کے فوری حل میں مدد ملے گی بلکہ سٹی پلاننگ اور ٹیکس سسٹم کو مزید موثر اور شفاف بنایا جائے گا۔

سکرا گاؤں کے بعد اب گدای کھیڑا میں چوری

○○ کاکوری، لکھنؤ○○ ریاستی دارالحکومت لکھنؤ سے متصل کاکوری تھانہ علاقے میں چوروں کا خوف کم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ چند روز قبل سکرا گاؤں میں دو گھروں میں چوری کی واردات کے بعد آج (منگل) کو گدای کھیڑا گاؤں میں ایک اور چوری کا واقعہ پیش آیا ہے۔ان لگاتار پیش آنے والی وارداتوں نے مقامی پولیس کی رات کی گشت اور اس کی کارکردگی پر سنجیدہ سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ مسلسل چوریوں سے پولیس کی غفلت اور بے حسی کھل کر سامنے آ گئی ہے، جس کا خمیازہ اب عام دیہاتیوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ پولیس کے اس سست روی والے رویے کی وجہ سے پورے علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہو چکا ہے۔ تازہ واقعہ منگل کے روز پیش آیا، جب کاکوری تھانہ حلقے کی گھور گھوری تالاب چوکی کے تحت آنے والے گدای کھیڑا گاؤں میں وشنو ناتھ کے گھر چوری ہوئی۔ متاثرہ وشنو ناتھ نے بتایا کہ خاندان کے تمام افراد گھر میں سو رہے تھے، تبھی نامعلوم چور گھر میں داخل ہوئے اور وہاں رکھے گئے 37 ہزار روپے نقد (جو کسی جاننے والے کی ادائیگی کے لیے رکھے گئے تھے) چوری کر کے لے گئے۔ نقدی کے ساتھ چور دو جوڑی چاندی کی پائل، ایک سونے کا منگل سوتر اور کچھ قیمتی کپڑے بھی چرا کر لے گئے۔ وشنو ناتھ کے مطابق، یہ واقعہ آج ہی پیش آیا ہے۔ متاثرہ شخص گاؤں کے باہر ایک چھپر میں پلاسٹک ڈال کر رہتا ہے اور یہی واقعہ کا مقام بھی ہے۔ان تازہ وارداتوں سے قبل بھی، کچھ دن پہلے کاکوری کے سکرا گاؤں میں دو گھروں میں چوری ہوئی تھی، جن کا انکشاف تا حال پولیس نہیں کر پائی ہے۔ لگاتار ہونے والی ان چوریوں سے دیہاتیوں میں پولیس کے خلاف ناراضی بڑھتی جا رہی ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ چور کھلے عام کاکوری پولیس کو چیلنج کر رہے ہیں۔ چند دنوں میں ہی پیش آنے والی ان تین وارداتوں نے پولیس کی رات کی گشت اور حفاظتی اقدامات پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

23 سے 25 ستمبر تک فرانس کے دارالحکومت پیرس میں آئی ایف ٹی ایم 2025 کا انعقاد ہوگا

لکھنؤ: 29 جولائی۔اتر پردیش کا محکمہ سیاحت یورپ کے معروف B2B ٹریول اینڈ ٹورازم ٹریڈ شو انٹرنیشنل اینڈ فرانسیسی ٹریول مارکیٹ (IFTM) ٹاپ ریسا 2025 میں شرکت کے لیے بالکل تیار ہے۔ یہ باوقار تقریب 23 سے 25 ستمبر تک فرانس کی راجدھانی پیرس کے پورٹ ڈی ورسلز نمائشی مرکز میں منعقد ہوگی۔ IFTM۔اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے جہاں دنیا بھر سے ٹورازم بورڈز، ڈسٹینیشن مینجمنٹ کمپنیاں، ایئر لائنز، مہمان نوازی کے برانڈز اور ٹریول آپریٹرز جمع ہوں گے۔ یہ اتر پردیش کو عالمی سطح پر اپنی سیاحتی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ یہ اطلاع اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ IFTM ٹاپ ریسا ایک بڑا بین الاقوامی سیاحتی تجارتی میلہ ہے جو ہر سال فرانس کے دارالحکومت پیرس میں منعقد کیا جاتا ہے۔ اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کو امید ہے کہ یہ سیاحت کی معیشت کو نئی بلندیوں تک لے جانے کا ایک پلیٹ فارم بن جائے گا۔ نیز، یہ ریاست کو ایک ٹریلین ڈالر کی معیشت بنانے کے ہدف کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔فرانس ہندوستان کے لیے اندرون ملک سیاحتی منڈیوں میں سے ایک ہے۔ سال 2023 میں تین لاکھ سے زیادہ فرانسیسی سیاحوں نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ اس سے ملک کو تقریباً 1800 کروڑ روپے کا زرمبادلہ حاصل ہوا۔ فرانسیسی سیاحوں کا قیام طویل ہوتا ہے اور وہ بھی زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ وہ روحانیت، تندرستی، وراثت اور ثقافتی تجربات میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں، جو اتر پردیش کی سیاحتی خصوصیات سے بالکل میل کھاتا ہے۔ کورونا کی وبا کے بعد واپس آنے والے یورپی سیاحوں کے جوش و خروش کے ساتھ، IFTM ٹاپ ریسا 2025 یوروپی سیاحت کے بازار تک رسائی کے لیے اتر پردیش کے لیے ایک مناسب اور اسٹریٹجک پلیٹ فارم ثابت ہو سکتا ہے۔ محکمہ سیاحت ریاست کی سرمایہ کاری کے لیے دوستانہ سیاحتی پالیسی کی وسیع پیمانے پر تشہیر کرے گا، جس کے تحت پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) ماڈل کو فروغ دیا جائے گا۔ ریاست کے تاریخی قلعوں، حویلیوں اور مذہبی مقامات کو دوبارہ استعمال کرنے کے مواقع، بوتیک ہوٹلوں، ایکو ریزورٹس اور آیورویدک فلاح و بہبود کے مراکز کی ترقی کے مواقع پیش کیے جائیں گے۔ اتر پردیش کی ترقی پسند سیاحت کی پالیسی کیپٹل سبسڈی، زمین کی آسان الاٹمنٹ اور سنگل ونڈو کلیئرنس جیسی سہولیات کے ذریعے سرمایہ کاروں کو راغب کرنے پر توجہ مرکوز کرے گی۔ اس مدت کے دوران، ریاست کا وفد یورپی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مکالمے، کاروباری ملاقاتوں، کو-برانڈنگ اور ثقافتی تبادلے کے پروگراموں کے ذریعے تعاون اور شراکت داری کے نئے دروازے کھولے گا۔اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ آئی ایف ٹی ایم ٹاپ ریسا 2025 ریاست کے روحانی اور ثقافتی ورثے کو عالمی پلیٹ فارم پر پیش کرنے کے لیے ایک اسٹریٹجک پہل ہے۔ فرانس اور یورپ نہ صرف اہم سیاحتی بازار ہیں بلکہ اتر پردیش میں طویل مدتی سرمایہ کاری کے امکانات کے نقطہ نظر سے بھی اہم ہیں۔